بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 71

شمارہ 42

ایڈیٹر منصور احمد

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

شرح چندہ
سالانہ 850روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50پاؤنڈیا
80ڈالرامریکن
یا 60یورو

23/ربیع الاوّل 1444ہجری قمری • 20/اِخاء 1401ہجری شمسی • 20/اکتوبر 2022ء

ارشاد باری تعالیٰ

وَالَّذِیۡنَ یُمَسِّکُوۡنَ بِالۡکِتٰبِ
وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ ؕ
اِنَّا لَا نُضِیۡعُ اَجۡرَ الۡمُصۡلِحِیۡنَ
(الاعراف:171)

ترجمہ: اور وہ لوگ
جو کتاب کو مضبوطی سے پکڑ لیتے ہیں
اور نماز کو قائم کرتے ہیں،
ہم یقیناً اصلاح کرنے والوں کے
اجر کو ضائع نہیں کیا کرتے۔

اخبار احمدیہ

الحمدللہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیروعافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 14/اکتوبر 2022 کو مسجد بیت الرحمن (میری لینڈ) امریکہ سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ وناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین۔

وہ غرض جو ہم چاہتے ہیں اور جس کیلئے ہمیں خدا تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے
وہ پوری نہیں ہو سکتی جب تک لوگ یہاں بار بار نہ آئیں اور آنے سے ذرا بھی اکتائیں

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

مرکز میں بار بار آنے کی تاکید

دسمبر 1899ء کے جلسہ سالانہ پر بہت کم لوگ آئے۔ اس پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بہت اظہار افسوس کیا اور فرمایا: ’’ہنوز لوگ ہمارے اغراض سے واقف نہیں کہ ہم کیا چاہتے ہیں کہ وہ بن جائیں۔ وہ غرض جو ہم چاہتے ہیں اور جس کیلئے ہمیں خدا تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے وہ پوری نہیں ہو سکتی جب تک لوگ یہاں بار بار نہ آئیں اور آنے سے ذرا بھی اکتائیں۔‘‘

اور فرمایا: ’’جو شخص ایسا خیال کرتا ہے کہ آنے میں اُس پر بوجھ پڑتا ہے یا ایسا سمجھتا ہے کہ یہاں ٹھہرنے میں ہم پر بوجھ ہوگا، اسے ڈرنا چاہیے کہ وہ شرک میں مُبتلا ہے۔ ہمارا تو یہ اعتقاد ہے کہ اگر سارا جہان ہمارا عیال ہو جائے تو ہماری مہمات کا متکفل خدا تعالیٰ ہے۔ ہم پر ذرا بھی بوجھ نہیں۔ ہمیں تو دوستوں کے وجود سے بڑی راحت پہنچتی ہے۔ یہ وسوسہ ہے جسے دلوں سے دُور پھینکنا چاہیے۔ میں نے بعض کو یہ کہتے سنا ہے کہ ہم یہاں بیٹھ کر کیوں حضرت صاحب کو تکلیف دیں۔ ہم تو نکمے ہیں۔ یُوں ہی روٹی بیٹھ کر کیوں توڑا کریں۔ وہ یہ یاد رکھیں، یہ شیطانی وسوسہ ہے جو شیطان نے اُن کے دلوں میں ڈالا ہے کہ اُن کے پیر یہاں جمنے نہ پائیں۔‘‘

ایک دن حکیم فضل دین صاحب نے عرض کیا کہ حضور میں یہاں نکما بیٹھا کیا کرتا ہوں۔ حکم ہو تو بھیرہ چلا جاؤں۔ وہاں درس قرآن کریم ہی کروں گا۔ یہاں مجھے بڑی شرم آتی ہے کہ میں حضورؑ کے کسی کام نہیں آتا اور شاید بیکار بیٹھنے میں کوئی معصیت نہ ہو۔‘‘ فرمایا: ’’آپ کا یہاں بیٹھنا ہی جہاد ہے اور یہ بیکاری ہی بڑا کام ہے۔‘‘

غرض بڑے دردناک اور افسوس بھرے لفظوں میں نہ آنے والوں کی شکایت کی اور فرمایا: ’’یہ عذر کرنے والے وہی ہیں جنھوں نے حضور سرور عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے حضور عذر کیا تھا اِنَّ بُیُوۡتَنَا عَوۡرَۃٌ اور خدا تعالیٰ نے ان کی تکذیب کر دی کہ اِنۡ یُّرِیۡدُوۡنَ اِلَّا فِرَارًا (الاحزاب:14) فرمایا: ’’ہمارے دوستوں کو کس نے بتایا ہے کہ زندگی بڑی لمبی ہے۔ موت کا کوئی وقت نہیں کہ کب سر پر ٹوٹ پڑے اس لیے مناسب ہے کہ جو وقت ملے، اُسے غنیمت سمجھیں۔‘‘

فرمایا: ’’یہ ایام پھر نہ ملیں گے اور یہ کہانیاں رہ جائیں گی۔‘‘

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 410، مطبوعہ قادیان 2018)

حضرت ابراہیم اپنی ہر ایک خوبی کو نعمت الٰہی سمجھتے تھے اور تمام صفات کو خدا تعالیٰ کا دیا ہوا خزانہ قرار دیتے تھے
جس قدر آپ کی خوبیاں نکھرتی تھیں اسی قدر آپ شکر اور انابت الی اللہ میں بڑھتے تھے

تم ابراہیم کی طرح بنا، جو اوصاف ان کے ہیں وہ اپنے اندر پیدا کرنا
اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ نے جو سلوک ابراہیم سے کیا تھا وہی سلوک تمہارے ساتھ کرے گا

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ النحل آیت 122 شَاکِرًا لِّاَنۡعُمِہٖ ؕ اِجۡتَبٰىہُ وَہَدٰىہُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ (ترجمہ: (وہ) اس کے انعاموں کا شکر گزار تھا۔ اس (کے ربّ) نے اسے برگزیدہ کیا اور ایک سیدھی راہ کی طرف راہنمائی کی) کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

یعنی وہ اپنی ہر ایک خوبی کو نعمت الٰہی سمجھتا تھا اور وہ ان تمام صفات کو خدا تعالیٰ کا دیا ہوا خزانہ قرار دیتا تھا۔ پس چونکہ وہ تمام نعمتوں کو خدا ہی کی عطا سمجھتا تھا اس لئے جس قدر زیادہ اسکی خوبیاں نکھرتی تھیں اسی قدر وہ اپنے شکر اور انابت الی اللہ میں بڑھتا تھا۔ جب انسان میں یہ باتیں ہوں تو پھر اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ اسکو اپنے فضل کیلئے چن لیتا ہے چنانچہ فرمایا تب ان نیکیوں کے بدلے میں مَیں نے اسکو پسند کر لیا اور اسکو ہر خوبی سے متصف پا کر اپنا برگزیدہ بنا لیا تھا اور اسکو ایسے راہ پر ڈال دیا جو مستقیم تھی۔ یعنی خدا تک پہنچانے والی تھی۔

مستقیم کے لفظ میں اس طرف اشارہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ تک پہنچانے والی راہ تھی کیونکہ مستقیم راستہ وہی ہوتا ہے جو دو نقطوں کے درمیان ہو، اور دین کے معاملہ میں ایک نقطہ انسان ہے اور دوسرا نقطہ خدا ہے۔ پس جو راستہ خدا تعالیٰ تک پہنچائے وہی صراط مستقیم ہوگا۔ اور جو راہ خدا تعالیٰ تک نہیں پہنچاتا وہ مستقیم کہلا ہی نہیں سکتا کیونکہ اس کا رخ اس نقطہ سے ہٹ گیا جس کی طرف پہنچانا مقصود تھا۔

اس آیت کا تعلق پہلی آیت سے یہ ہے کہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ تم کو بھی انعام ملیں گے تم مکہ والوں کی طرح نہ بن جانا جنہوں نے شریعت ہی کا انکار کر دیا اور اپنے لئے خود ساختہ قانون کافی سمجھا۔ اور تم یہود کی طرح بھی نہ بنا جنہوں نے خدائی شریعت میں اختلاف شروع کر دیئے اور اسکی خلاف ورزی کرنے لگ گئے۔

اب بتاتا ہے کہ تم کیسے بنا۔ فرمایا تم ابراہیمؑ کی طرح بنا۔ جو اوصاف اسکے ہیں، وہ اپنے اندر پیدا کرنا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جو سلوک ہم نے ابراہیمؑ کے ساتھ کیا تھا وہی تمہارے ساتھ کریں گے۔

(تفسیر کبیر، جلد 4، صفحہ 269، مطبوعہ قادیان 2010ء)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اگر کوئی کسی کی انگلی کو دانت سے کاٹے
اور کاٹنے والے کا دانت ہاتھ کھینچنے پر ٹوٹ جائے
تو دانت کا قصاص نہیں ملے گا

(2265) حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں جیش العُسرۃ (یعنی جنگ تبوک) میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ میں شامل ہوا تھا اور میرے نزدیک یہ کام میرے ان اعمال میں سے تھا جو (بلحاظِ ثواب) سب سے بڑھ کر قابل بھروسہ ہو سکتے تھے۔ (میرے ساتھ) میرا ایک مزدور بھی تھا جو ایک آدمی سے لڑ پڑا۔ لڑائی کے دوران ان دونوں میں سے ایک نے اپنے ساتھی کی انگلی کاٹ لی۔ جب اس نے اپنی انگلی کو زور سے کھینچا تو دوسرے کے دانت کو جھٹکا لگا جس سے وہ گر گیا۔ اس پر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکایت لیکر گیا۔ آپؐ نے اسکے دانت کا کوئی بدلہ نہ دلایا اور فرمایا: کیا وہ اپنی انگلی تیرے منہ میں رہنے دیتا کہ تو اسے چبا جاتا؟ (ابن جریج) کہتے تھے: میرا خیال ہے کہ آپؐ نے یہ فرمایا: جس طرح سانڈ چباتا ہے۔

(بخاری، جلد 4، کتاب الاجارۃ، مطبوعہ 2008ء قادیان)

......☆......☆......☆......

اس شمارہ میں

اداریہ
خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 30/ستمبر 2022ء (مکمل متن)
سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)
سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)
ممبران نیشنل عاملہ لجنہ اماء اللہ فن لینڈ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے آن لائن ملاقات اور حضور کی زرّیں نصائح
رپورٹ دورہ امریکہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ
نماز جنازہ حاضر وغائب
خطبہ جمعہ بطرز سوال وجواب
اعلان وصایا
خلاصہ خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

جمیل احمد ناصر، پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

جلسہ سالانہ میں شمولیت کو اہمیت دیں کیونکہ :

”یہ وہ امر ہے جسکی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے“

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خاص اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کی منشاء سے جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھی۔ آپؑ نے جلسہ سالانہ کے بہت ہی عظیم الشان فوائد بیان فرمائے ہیں۔ اس سے جہاں ہر فردِ بشر کو ذاتی طور پر رُوحانی فائدہ ہوتا ہے وہاں بحیثیت مجموعی پوری قوم روحانیت اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت اور آپس کی مودّت اور اسلام کی خاطر ایثار و قربانی میں ترقی کرتی ہے اور آگے بڑھتی ہے۔ ہم جلسہ سالانہ کے عظیم الشان فوائد سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں آئندہ سطور میں درج کریں گے۔ یہاں ہم پہلے جلسہ سالانہ کا ایمان افروز پس منظر نہایت اختصار کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔

جب سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا تو مولوی محمد حسین بٹالوی آپؑ سے ناراض ہوگیا اور آپؑ پر کفر کا فتویٰ لگانے کے لئے اپنے استاد مولوی نذیر حسین دہلوی کے پاس پہنچا۔ مولوی نذیر حسین دہلوی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کفر کا فتویٰ لگا کر پورے ملک میں سخت اشتعال کی ایک آگ بھڑکا دی۔ ان کا عقیدہ تھا کہ بنی اسرائیل کے نبی حضرت عیسیٰ آسمان پر زندہ ہیں اور آسمان سے ہی نزول فرمائیں گے لہٰذا اُمت محمدیہ میں سے کسی کا مسیح ہونے کا دعویٰ کفر ہے۔ حق و باطل میں فیصلہ کے لئے اور اتمام حجت کی خاطر سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دہلی کا سفر اختیار فرمایا تا کہ میاں مولوی نذیر حسین دہلوی سے جو اہل حدیث کے سب سے بڑے عالم جانے جاتے تھے، حیات و وفاتِ مسیح پر مباحثہ کر سکیں اور اس سے عوام کو حق معلوم کرنے کا موقع مل جائے۔ لیکن مولوی نذیر حسین دہلوی کسی بھی طور مباحثہ کے لئے راضی نہ ہوئے اور راہِ فرار اختیار کی۔ اس کی نہایت دلچسپ تفصیل رُوحانی خزائن جلد 4 کے شروع میں ملاحظہ فرمائیں۔

مولوی نذیر حسین دہلوی نے مباحثہ ٹالنے کیلئے یہ حیلہ اختیار کیا کہ یہ شخص کافر ہے اور کافر سے مباحثہ نہیں ہوسکتا۔ دہلی سے واپسی پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کتاب ”آسمانی فیصلہ“ تحریر فرمائی اور اس میں مولوی نذیر حسین کو آسمانی فیصلہ کے ذریعہ مقابلہ کی دعوت دی۔ آپ نے فرمایا کہ قرآن کریم میں متقی اور مؤمن کی چار نشانیاں بیان کی گئی ہیں۔ ان چار نشانوں میں مولوی نذیر حسین میرا مقابلہ کرلیں اگر مَیں کافر ہوں اور نذیر حسین مؤمن ہیں تو اللہ تعالیٰ کی تائید میرے ساتھ نہیں ہوگی نذیر حسین کیساتھ ہوگی۔ اور وہ چار نشانیاں مومنین و متقین کی یہ ہیں :

اوّل یہ کہ مومن کامل کو خدائے تعالیٰ سے اکثر بشارتیں ملتی ہیں یعنی پیش از وقوع خوشخبریاں جو اس کی مرادات یا اس کے دوستوں کے مطلوبات ہیں اس کو بتلائی جاتی ہیں **دوئم** یہ کہ مومن کامل پر ایسے امور غیبیہ کھلتے ہیں جو نہ صرف اس کی ذات یا اس کے واسطے داروں سے متعلق ہوں بلکہ جو کچھ دنیا میں قضا و قدر نازل ہونے والی ہے یا بعض دنیا کے افراد مشہورہ پر کچھ تغیرات آنے والے ہیں ان سے برگزیدہ مومن کو اکثر اوقات خبر دی جاتی ہے **سیوم** یہ کہ مومن کامل کی اکثر دعائیں قبول کی جاتی ہیں اور اکثر ان دعاؤں کی قبولیت کی پیش از وقت اطلاع بھی دی جاتی ہے۔ **چہارم** یہ کہ مومن کامل پر قرآن کریم کے دقائق و معارف جدیدہ و لطائف و خواص عجیبہ سب سے زیادہ کھولے جاتے ہیں۔ (آسمانی فیصلہ رُوحانی خزائن جلد 4 صفحہ 323)

اور ہار جیت کا فیصلہ کس طرح ہو اس کے لئے آپؑ نے تحریر فرمایا کہ : ”مقابلہ کیلئے احسن انتظام یہ ہے کہ لاہور میں جو صدر مقام پنجاب ہے **اس امتحان کی غرض سے ایک انجمن مقرر کی جائے** اگر فریق مخالف اس تجویز کو پسند کرے تو انجمن کے ممبر بتراضی فریقین مقرر کئے جائیں گے اور اختلافات کے وقت کثرت رائے کا لحاظ رہے گا اور مناسب ہوگا کہ چاروں علامتوں کی پورے طور پر آزمائش کیلئے فریقین ایک سال تک انجمن میں بقید تاریخ اپنی تحریرات بھیجتے رہیں اور انجمن کی طرف سے بقید تاریخ و بہ تفصیل مضمون تحریرات موصول شدہ کی رسیدیں فریقین کو بھیجی جائیں گی۔ **علامت اوّل** یعنی بشارتوں کی آزمائش کا طریق یہ ہوگا کہ فریقین پر جو کچھ منجانب اللہ بطریق الہام و کشف وغیرہ ظاہر ہو وہ امر بقید تاریخ و بہ ثبت شہادت چار کس از مسلماناں پیش از وقوع انجمن کی خدمت میں پہنچا دیا جائے اور انجمن اپنے رجسٹر میں بقید تاریخ اس کو درج کرے اور اس پر تمام ارکان انجمن یا کم سے کم پانچ ممبروں کے دستخط ہو کر پھر ایک رسید اس کی فریسندہ کو حسب تصریح مذکور بھیجی جائے اور اس بشارت کے صدق یا کذب کا انتظار کیا جائے اور کسی نتیجہ کے ظہور کے وقت اس کی یادداشت معہ اس کے ثبوت کے رجسٹر میں لکھی جاوے اور بدستور ممبروں کی گواہیاں اس پر ثبت ہوں۔“ (ایضاً صفحہ 325)

اسی طرح سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چاروں نشانوں کے متعلق تفصیل سے بیان فرمایا کہ اُن میں مقابلہ کا کیا طریق ہوگا۔ آپؑ نے اُوپر جس انجمن کا ذکر فرمایا ہے اسکی تشکیل پر غور کرنیکے لئے احبابِ جماعت کو ہدایت فرمائی کہ وہ 27 دسمبر کو قادیان پہنچ جائیں۔ ”چنانچہ اس تاریخ کو مسجد اقصیٰ میں احباب جمع ہوئے۔ بعد نماز ظہر اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ سب سے قبل مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ عنہ نے حضرت اقدسؑ کی تازہ تصنیف (آسمانی فیصلہ) پڑھ کر سنائی۔ پھر...... حاضرین نے بالاتفاق یہ قرار دیا کہ سردست یہ رسالہ شائع کر دیا جائے اور مخالفین کا عندیہ معلوم کر کے بتراضیٔ فریقین انجمن کے ممبر مقرر کئے جائیں۔ اسکے بعد جلسہ ختم ہوا اور حضرت اقدسؑ سے دوستوں نے مصافحہ کیا۔ یہ جماعت احمدیہ کا سب سے پہلا تاریخی اجتماع اور پہلا سالانہ جلسہ تھا جس میں...... 75 احباب شامل ہوئے تھے۔“ (تاریخ احمدیت جلد 1 صفحہ 440 مطبوعہ قادیان 2007)

جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد

تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اللہ اور رسول مقبولؐ کی محبت دل پر غالب آجائے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اِسی کتاب یعنی آسمانی فیصلہ میں آئندہ سالوں میں تاریخ مقررہ پر احبابِ جماعت کو جلسہ میں حاضر ہونے کی اطلاع دیتے ہوئے اور تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ :

تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو لیکن اس غرض کے حصول کیلئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے تا اگر خدائے تعالیٰ چاہے تو کسی برہان یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دُور ہو اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولہ عشق پیدا ہو جائے سو اس بات کیلئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہئے اور دُعا کرنا چاہئے کہ خدائے تعالیٰ یہ توفیق بخشے اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہئے کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی۔

تمام دوستوں کو محض للہ ربّانی باتوں کے سننے کیلئے اور دعا میں شریک ہونے کیلئے آنا چاہئے

اور چونکہ ہر یک کیلئے بباعث ضعف فطرت یا کمیٔ مقدرت یا بعد مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کیلئے آوے کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعال شوق نہیں کہ ملاقات کیلئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے پر روا رکھ سکیں لہٰذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کیلئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرط صحت و فرصت و عدم موانع قویّہ تاریخ مقرر پر حاضر ہو سکیں سو میرے خیال میں بہتر ہے کہ وہ تاریخ 27 دسمبر سے 29 دسمبر تک قرار پائے۔ یعنی آج کے دن کے بعد جو 30 دسمبر 1891 ہے آئندہ اگر ہماری زندگی میں 27 دسمبر کی تاریخ آجاوے تو حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کیلئے اور دعا میں شریک ہونے کیلئے اس تاریخ پر آجانا چاہئے۔

ایمان اور یقین اور معرفت میں ترقی کا ذریعہ

اور اِس جلسہ میں ایسے **حقایق اور معارف** کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو **ترقی دینے** کیلئے ضروری ہیں اور نیز اُن دوستوں کیلئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہِ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔

رشتہ تودّد و تعارف ترقی پذیر ہوگا

اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تودّد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اس کیلئے دعائے مغفرت کی جائے گی اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کیلئے ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کیلئے بدرگاہ حضرت عزت جل شانہ کوشش کی جائے گی اور اس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔

کم مقدرت احباب پہلے سے فکر رکھیں

اور کم مقدرت احباب کیلئے مناسب ہوگا کہ پہلے ہی سے اس جلسہ میں حاضر ہونے کا فکر رکھیں۔ اور اگر تدبیر اور قناعت شعاری سے کچھ تھوڑا تھوڑا سرمایہ خرچ سفر کیلئے ہر روز یا ماہ بماہ جمع کرتے جائیں اور الگ رکھتے جائیں تو بلا دقت سرمایہ سفر میسر آجاوے گا گویا یہ سفر مفت میسر ہو جائے گا۔

اور اب جو 27 دسمبر 1891 کو دینی مشورہ کیلئے جلسہ کیا گیا اِس جلسہ پر جس قدر احباب محض للہ تکلیف سفر اٹھا کر حاضر ہوئے خدا ان کو جزائے خیر بخشے اور ان کے ہر یک قدم کا ثواب ان کو عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین۔

(آسمانی فیصلہ رُوحانی خزائن جلد 4 صفحہ 351)

جلسہ کی بڑی غرض دینی فائدہ اور معلومات میں اضافہ

پھر ماہِ دسمبر کے پہلے ہفتے میں آئندہ سال یعنی 1892 میں ہونے والے جلسہ کے متعلق آپؑ نے احبابِ جماعت کو بذریعہ اشتہار شمولیت کی تحریک فرماتے ہوئے لکھا :

بخدمت جمیع احباب مخلصین التماس ہے کہ 27/دسمبر 1892 کو مقام قادیان میں اس عاجز کے محبوں اور مخلصوں کا ایک جلسہ منعقد ہوگا۔ اس جلسہ کے اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اُٹھانے کا موقع ملے اور ان کے معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔ پھر اس کے ضمن میں یہ بھی فوائد ہیں کہ اس ملاقات سے تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے گا اور اس جماعت

باقی صفحہ نمبر 18 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

’’ہماری جماعت کیلئے خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے خصوصاً اس خیال سے بھی کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں ...... جس کا دعویٰ ماموریت کا ہے تا وہ لوگ جو خواہ کسی قسم کے بغضوں کینوں یا شرکوں میں مبتلا تھے یا کیسے ہی رو بہ دنیا تھے ان تمام آفات سے نجات پاویں۔‘‘ (حضرت مسیح موعودؑ)

آج سے ایک سو بیس سال پہلے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر جس جھوٹے دعوے دار اور دشمنِ اسلام کی ہلاکت کی پیش گوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی تھی آج اس کے شہر میں جس کے بارے میں اس کا اعلان تھا کہ کوئی مسلمان یہاں داخل نہیں ہوسکتا جب تک وہ عیسائی نہیں ہو جاتا اللہ تعالیٰ نے جماعت کو مسجد بنانے کی توفیق دی

عظیم ہے مرزا غلام احمد جو مسیح ہے جنہوں نے ڈوئی کے عبرت ناک انجام کی خبر دی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ حاصل ہونے والی فتح کو مستقل تبلیغ اور دعاؤں سے دائمی کرنے کی ضرورت ہے

ہم نے مسلمانوں کو بھی دین واحد پر جمع کر کے ان کے اندر سے تمام بدعات کو ختم کرنا ہے اور غیر مسلموں کو بھی اسلام کی خوبصورت تعلیم سے آشنا کروا کر انہیں خدائے واحد کی عبادت کرنے والا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والا بنانا ہے

پس آج اس مسجد کا افتتاح عظیم تب بنے گا جب ہم اس حقیقت کو پہچان لیں کہ ہماری زندگی کا مقصد کیا ہے

ہمارا مقصد مسجدوں کو آباد کرنا اور اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے آباد کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے آباد کرنا ہے اور ہونا چاہیے

اے مسیح محمدی کے غلامو! ہر فتح کا نشان ہمارے اندر ایک انقلاب پیدا کرنے والا ہونا چاہیے، پس یہ عہد کریں کہ آج کا دن ہمارے اندر ایک روحانی انقلاب لانے کا دن ہوگا

مسجدِ فتحِ عظیم صیحون امریکہ کے افتتاح کے موقع پر احبابِ جماعت کو مساجد کے حقوق ادا کرنے نیز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی تلقین

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 30؍ستمبر 2022ء بمطابق 30؍تبوک 1401 ہجری شمسی بمقام مسجد فتح عظیم، زائن، یو.ایس.اے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۬ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○

آج آپ یہاں زائن (Zion) کی مسجد کے افتتاح کیلئے جمع ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ امریکہ کو توفیق دی کہ اس مسجد کی تعمیر کرے اور اس شہر میں کرے جو جماعت کی تاریخ میں ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ دو دن پہلے ایک جرنلسٹ نے مجھ سے سوال کیا کہ یہ مسجد یہاں کیلئے اتنی اہم کیوں ہے؟ مسجد تو ہمارے لیے ہر ایک اہم ہوتی ہے۔ میں نے اسے یہی کہا تھا۔ تمام مساجد ہی ہمارے لیے اہم ہیں۔ اس کا خیال تھا کہ صرف اس مسجد کیلئے خاص طور پر میں یہاں آیا ہوں۔ میں نے کہا پہلے بھی میں مساجد کے افتتاح کیلئے جاتا رہتا تھا۔ تو بہرحال اس کو میں نے کہا کہ اس مسجد کی ایک اہمیت بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ مسجد اس شہر میں تعمیر ہوئی ہے جو ایک مخالفِ اسلام کا آباد کیا ہوا شہر ہے اور جن لوگوں کو تاریخ سے دلچسپی ہے وہ اس تاریخ کے جاننے کی کوشش کریں گے اور کیونکہ جماعت کے علاوہ تو کوئی اس شہر کی تاریخ کو نہیں جانتا، نہ ڈوئی کو جانتا ہے۔ اس تاریخ کے بتانے کیلئے ایک نمائش کا اہتمام بھی جماعت نے کیا ہوا ہے جس سے اس تاریخ پر روشنی پڑتی ہے جو جماعت کے نزدیک اس شہر کی اہمیت ہے اور جن کو دلچسپی ہے وہ اس نمائش سے کچھ حد تک فائدہ بھی اٹھا سکتے ہیں۔ شاید وہ کل اس بارے میں آرٹیکل بھی لکھے گی۔ بہرحال جیسا کہ میں نے کہا اس شہر کی تاریخی اہمیت اور ایک نام نہاد دعوے دار اور اس کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف غلط زبان استعمال کرنا اور پھر اس کا خاتمہ ہونا اور اس شہر میں جماعت کا قائم ہونا ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے والا بناتا ہے اور بنانا چاہیے اور اس کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ہم اس شہر کے لوگوں کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے باوجود اس کے کہ شروع میں کونسل نے مسجد کی تعمیر کی مخالفت کی تھی، بنانے سے انکار کر دیا تھا۔ لوگ ہمارے حق میں کھڑے ہوئے اور کونسل کو مجبور کیا کہ وہ ہمیں مسجد کی تعمیر کی اجازت دے دے۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی یہ ارشاد ہے کہ جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کا بھی شکرگزار نہیں ہے۔ (سنن الترمذی، ابواب البر والصلۃ، باب ماجاء فی الشکر لمن احسن الیک، حدیث 1954)

پس اس ارشاد کے تحت ہمیں خدا تعالیٰ، اس عظیم خدا کا شکریہ ادا کرنا چاہیے جس نے ہمیں اس مسجد کی تعمیر کی توفیق دی۔ پس اس لحاظ سے ہم احمدیوں کیلئے ایک صرف خوشی کا دن نہیں ہے بلکہ انتہائی شکرگزاری کا دن بھی ہے۔ اس خدا کی شکرگزاری کا دن جس نے ہمیں مسجد کی تعمیر کے ساتھ زمانے کے امام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کی سچائی کا بھی زندہ نشان دکھایا۔

تاریخ کے اوراق میں بھی، جو اس زمانے کی تاریخ ہے اس میں سے بھی چند باتیں میں بیان کروں گا جس سے اس اہمیت کا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی کا اور لوگوں کے اس کو تسلیم کرنے کا پتہ چلتا ہے اور جتنا ہم شکرگزار بنیں گے اتنا ہی خدا تعالیٰ ہمیں اپنے فضلوں سے نوازتا رہے گا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کے نشان ہم پر کھلتے جائیں گے۔

پس یہ ہماری شکرگزاری کی حالت ہے جو ہمیں ان نشانوں کی سچائی کا گواہ بنائے گی۔ بے شک حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے وعدے ہیں، جماعت کی ترقی کے بے شمار وعدے ہیں وہ آپ کو جماعت کی ترقیات دکھائے گا۔ دکھائے اور دکھا رہا ہے اور آئندہ دکھائے گا لیکن ہم ان ترقیات کے دیکھنے اور ان کا حصہ بننے کے حق دار تب ہوں گے جب ہم اللہ تعالیٰ کے شکرگزار ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کو بجالانے والے ہوں گے اور اس کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔

بے شمار وعدے ہیں جو ہم نے اپنی زندگیوں میں پورے ہوتے دیکھے۔ اللہ تعالیٰ اپنے وقت پر ہر وعدے کے پورا ہونے کے نظارے دکھاتا ہے۔ یہ وعدوں کے پورا ہونے کا نظارہ نہیں تو اَور کیا ہے کہ آج سے ایک سو بیس سال پہلے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر جس جھوٹے دعویدار اور دشمنِ اسلام کی ہلاکت کی پیش گوئی آپؑ نے فرمائی تھی آج اس کے شہر میں جس کے بارے میں اسکا اعلان تھا کہ کوئی مسلمان یہاں داخل نہیں ہو سکتا جب تک وہ عیسائی نہیں ہو جاتا اللہ تعالیٰ نے جماعت کو مسجد بنانے کی توفیق دی۔

پس یہ ہیں اللہ تعالیٰ کے کام۔ ایک ارب پتی اور دنیاوی جاہ وحشمت رکھنے والے کو اللہ تعالیٰ نے جھوٹا کر دیا، ختم کر دیا اور پنجاب کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں رہنے والے اپنے فرستادے کا دعویٰ جو اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے ساتھ کیا گیا تھا۔ دنیا کے دو سو بیس ممالک میں گونجنے کے سامان پیدا کر دیے۔ لیکن کیا یہاں ہمارا کام ختم ہو جاتا ہے؟ کیا یہی کافی ہے کہ امریکہ کے ایک چھوٹے سے شہر میں ہم نے مسجد بنا لی اور جماعت کو ترقی مل گئی؟ نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیلئے تو اللہ تعالیٰ نے پوری دنیا کو میدانِ عمل بنایا ہے۔ ہم نے تو چھوٹے شہر، بڑے شہر اور ملکوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں لانا ہے۔ ہم اگر اپنے وسائل دیکھیں تو یہ بڑا وسیع کام نظر آتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس سب کے باوجود ہمارے سپرد یہ کام کیا ہوا ہے اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ ہے لیکن آپؑ نے فرمایا یہ سب کام جو کیے جا رہے ہیں یہ تو ہماری معمولی

کوشش ہے۔اس کے ساتھ اصل میں تو دعاؤں کی ضرورت ہے، دعاؤں سے یہ کام ہونے ہیں۔

پس اس اہم بات کو ہمیں ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیے کہ دعاؤں کی طرف توجہ دیں اور مساجد کی تعمیر بھی اس لیے ہوتی ہے کہ اس میں عبادت کیلئے لوگ جمع ہوں۔ پانچ وقت اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں۔ جمعوں میں باقاعدگی اختیار کریں۔ دنیا کے لہو ولعب اور کاموں میں اپنی عبادتوں کو نہ بھول جائیں۔ اگر ہم اپنی عبادتوں کو بھول گئے تو یہ مسجد بنانا صرف ایک ظاہری ڈھانچہ کھڑا کرنا ہے۔ دنیا کو ہم بتا رہے ہوں گے کہ یہاں مسلمانوں کی ایک مسجد بن گئی ہے، لیکن ہمارے عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس قابل نہیں ہوں گے کہ اس مسجد کی برکات سے فیض پانے والے ہوں یا ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مددگاروں میں سے ہوں۔ آپؑ نے تو فرمایا ہے کہ مسلسل دعاؤں سے میرے مددگار بنو، تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جلد سے جلد پورا ہوتا دیکھیں۔

پس آج ہم میں سے ہر ایک کا کام ہے کہ مقبول دعاؤں کیلئے اپنی عبادتوں کو زندگیوں کا حصہ بنالیں۔ اپنے بچوں کو بھی عبادت کی عادت ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق اپنی نمازوں کو سنوار کر ادا کریں۔ خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں اور اس سے مزید فتوحات کی بھیک مانگیں۔ کتنے خوش قسمت ہوں گے ہم میں سے وہ جن کو یہ سب کچھ حاصل ہو جائے اور پھر وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش برستا دیکھیں۔

اگر ہم اپنی عبادتوں کے معیار بلند کریں گے، دین کو دنیا پر مقدم کریں گے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے جو وعدے ہیں انہیں اپنی زندگیوں میں پورا ہوتے دیکھیں گے۔

پس ہمیں اپنی حالتوں کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ ان ترقی یافتہ ممالک میں آکر دنیا میں نہ کھو جائیں۔ اب گذشتہ کچھ عرصہ سے نئے اسائلم سیکر بھی یہاں آئے ہیں پس دنیا میں نہ ڈوب جائیں۔ یہاں ہر تعمیر ہونے والی مسجد ایک نیا جوش اور ولولہ اور اللہ تعالیٰ سے تعلق ہمارے اندر پیدا کرنے والی ہونی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے تو اپنے وعدے پورے فرمانے ہیں۔ یہ نہ ہو کہ ہمارے عملوں کی وجہ سے ان کے پورا ہونے کا وقت دُور ہو جائے یا وہ کسی اَور کے ذریعہ سے، بعد میں آنے والے لوگوں کے ذریعہ سے پورے ہوں اور ہم محروم رہ جائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کا اسلام کی فتح کا وعدہ تھا اور اللہ تعالیٰ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیارا کون نبی ہو سکتا تھا اور ہے لیکن کیا اس کے باوجود جنگ بدر کے موقع پر آپ کی گریہ وزاری، عجز، خوف، خشیت اور دعا ایک عظیم مقام پر نہیں پہنچی ہوئی تھی؟ اس قدر گریہ وزاری تھی کہ آپؐ کی چادر بار بار کندھے سے اتر جاتی تھی اور پھر جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! فتح و نصرت کا اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے تو پھر آپؐ اس قدر بے چینی کا کیوں اظہار فرما رہے ہیں؟ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔ فتوحات میں بھی مخفی شرائط ہوتی ہیں اس لیے میرا کام نہایت تضرع سے اللہ تعالیٰ سے اس کی مدد مانگنا ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات، جلد اول، صفحہ 11)

اور پھر دشمن کے مختلف مواقع پر بار بار حملوں اور ہر طرح سے نقصان پہنچانے کے باوجود چند سالوں کے بعد ہی اللہ تعالیٰ نے جو فتح دی اس جیسی فتح عظیم نہ تاریخ نے دیکھی نہ سنی کہ جان کے دشمن نہ صرف مسلمان ہو گئے بلکہ آپؐ کے عاشق بن گئے، اپنی جانیں آپ پر نچھاور کرنے کی عملی تصویر بن گئے۔ دنیا پر یہ ثابت کر دیا کہ کوئی دشمن ہماری لاشوں پر سے گزرے بغیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک نہیں پہنچ سکتا اور جن کی قسمت میں ذلت و رسوائی لکھی تھی، انہیں اللہ تعالیٰ نے تباہ و برباد کر دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ وہ فانی فی اللہ کی دعائیں ہی تھیں جو یہ انقلاب لائیں۔ (ماخوذ از برکات الدعاء، روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 11)

پس آج بھی فانی فی اللہ کے غلام صادق کی دعائیں ہی ہیں جو اپنے وقت پر پوری ہو کر دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے نیچے لائیں گی لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تم جو میری طرف منسوب ہوتے ہو اپنی دعاؤں اور اپنے عمل سے میری مدد کرو۔

آج ہم اس مسجد میں بیٹھے ہیں، اس کا افتتاح کر رہے ہیں، اس کا نام بھی 'فتحِ عظیم' مسجد رکھا ہے اور یہ نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام اور پیش گوئی کے حوالے سے رکھا گیا ہے۔ آپ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر ڈوئی کی ہلاکت کی پیش گوئی فرمائی تھی اور آپؑ نے فرمایا تھا کہ یہ نشان جس میں فتح عظیم ہو گی عنقریب ظاہر ہو گا۔ (ماخوذ از حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 511 حاشیہ) اور دنیا نے دیکھا کہ پندرہ بیس دن کے اندر ہی اللہ تعالیٰ نے اسے ہلاک کر دیا اور بڑی ذلت سے ہلاک کر دیا۔ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اس سے کیا سلوک کیا وہ ایک علیحدہ تفصیل ہے۔ بہرحال اسکی ہلاکت کے نشان کو اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر آپؑ نے فتح عظیم قرار دیا اور آج اس کا اگلا قدم ہے جو اس شہر میں ہم مسجد کا افتتاح کر رہے ہیں۔ آپؑ کے الہام کے ایک حصہ کو ہم نے تقریباً ایک سو پندرہ سال پہلے پورا ہوتے دیکھا اور اس کا اگلا قدم ہم آج پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ ایک سو پندرہ بیس سال پہلے اس وقت کے اخباروں نے جو دنیاوی اخبار ہیں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چیلنج کو اپنے اخباروں میں جگہ دی اور پھر اسکی ہلاکت کی بھی خبر دی۔ پس یہ خدا تعالیٰ کا نشان تھا جسے دنیا نے مانا۔ ایک اخبار کے کچھ حصہ کا میں یہاں ذکر کر دیتا ہوں، زیادہ تو نہیں ہو سکتا۔ 23/ جون 1907ء کے The Sunday Herald Boston نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تعارف لکھا۔ پھر آپؑ کا دعویٰ اور چیلنج لکھا۔ پھر ڈوئی کے حوالے سے لکھا۔ اسی اخبار کے کچھ الفاظ میں پیش کر دیتا ہوں۔ وہ کہتا ہے، اس نے ہیڈنگ یہ جمایا۔

عظیم ہے مرزا غلام احمد جو مسیح ہے جنہوں نے ڈوئی کے عبرت ناک انجام کی خبر دی اور اب وہ طاعون سیلاب اور زلزلے کی پیشگوئی کر رہے ہیں۔ یہ کہتا ہے کہ اگست کے تیئس دن گزرے تھے جب قادیان ہندوستان کے مرزا غلام احمد نے الیگزینڈر ڈوئی جو ایلیا ثانی کہلاتا تھا، اس کی موت کی خبر دی جو گذشتہ مارچ میں پوری ہو گئی۔ پھر کہتا ہے کہ یہ انڈین آدمی دنیا کے مشرقی علاقوں میں کئی سالوں سے شہرت رکھتا ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ آخری زمانے میں جس سچے مسیح نے آنا تھا وہ میں ہوں اور خدا تعالیٰ نے اسے عزت بخشی ہے۔ امریکہ میں پہلی دفعہ اس کا ذکر 1903ء میں ہوا جب ایلیا سوم کے ساتھ اس کا تنازعہ منظرِ عام پر آیا۔ ڈوئی کی وفات کے بعد سے انڈین نبی نے شہرت کی بلندیوں کو چھوا ہے کیونکہ اس نے ڈوئی کی وفات کا بتایا تھا کہ اس کی یعنی مرزا صاحب کی زندگی میں ہی نہایت دکھ اور تکلیف کے ساتھ اس کی وفات ہو جائے گی۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے اس نے لکھا ہے کہ مسٹر ڈوئی اگر میری درخواست مباہلہ قبول کرے گا اور سراحتاً یا اشارۃً میرے مقابل پر کھڑا ہو گا، تو میرے دیکھتے دیکھتے بڑی حسرت اور دکھ کے ساتھ اس دنیائے فانی کو چھوڑ دے گا۔

پھر کہتا ہے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے لکھ رہا ہے کہ دیکھو اگر مسٹر ڈوئی اس مقابلے سے بھاگ گیا تو آج مَیں تمام امریکہ اور یورپ کے باشندوں کو اس بات پر گواہ کرتا ہوں کہ یہ طریق اس کا بھی شکست کی صورت سمجھی جائے گی اور نیز اس صورت میں پبلک کو یقین کرنا چاہیے کہ یہ تمام دعویٰ اس کا الیاس بننے کا محض زبان کا مکر اور فریب تھا اور اگرچہ وہ اس طرح موت سے بھاگنا چاہے گا، لیکن درحقیقت ایسے بھاری مقابلے سے گریز کرنا بھی ایک موت ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ اس کے صیحون پر جلد تر ایک آفت آنے والی ہے کیونکہ ان دونوں صورتوں میں سے ضرور ایک صورت اسے پکڑ لے گی۔ اب میں اس مضمون کو اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ اے قادر اور کامل خدا! جو ہمیشہ نبیوں پر ظاہر ہوتا رہا ہے اور ظاہر ہوتا رہے گا، یہ فیصلہ جلد کر کہ پگٹ اور ڈوئی کا جھوٹ لوگوں پر ظاہر کر دے کیونکہ اس زمانے میں تیرے عاجز بندے اپنے جیسے انسان کی پرستش میں گرفتار ہو کر تجھ سے بہت دُور جا پڑے ہیں۔

پھر اخبار لکھتا ہے کہ شروع میں ڈوئی نے مشرقِ بعید کی طرف سے اس چیلنج پر کوئی عوامی توجہ نہیں دی لیکن 26/ ستمبر 1903ء کو اس نے اپنے زائن سٹی پبلیکیشن میں کہا کہ لوگ بعض دفعہ مجھ سے کہتے ہیں کہ تم اس طرح کی چیزوں کا جواب کیوں نہیں دیتے۔ کہتا ہے کیا تم سمجھتے ہو کہ مجھے ان مکھیوں اور مچھروں کا جواب دینا چاہیے۔ اگر میں اپنے پاؤں ان پر رکھ دوں تو انہیں کچل دوں۔ میں انہیں موقع دیتا ہوں کہ اڑ جائیں اور زندہ رہیں۔ صرف ایک دفعہ اس نے کسی بھی طرح سے یہ ظاہر کیا کہ اسے مرزا غلام احمد کے وجود کا علم ہے۔ اس نے مرزا صاحب کا بیوقوف محمدی مسیح کے نام سے ذکر کیا۔ نعوذ باللہ۔ اور 12/ دسمبر 1903ء کو وہ لکھتا ہے اگر میں خدا کا نبی نہیں ہوں تو خدا کی زمین میں اَور کوئی بھی نہیں۔ اسکے بعد آنے والے جنوری میں اس نے لکھا کہ میرا کام یہ ہے کہ لوگوں کو مشرق، مغرب، شمال اور جنوب سے باہر نکالنا ہے اور انہیں اس اور دوسرے صیحونی شہروں میں آباد کرنا ہے اس وقت تک جب تک مسلمانوں کا خاتمہ نہیں ہو جاتا۔ اللہ ہمیں وہ وقت دکھائے۔ یہ اس ڈوئی نے لکھا جبکہ مرزا صاحب نے اسے سختی سے چیلنج کیا۔

اخبار پھر لکھتا ہے کہ مرزا صاحب نے سختی سے اسے چیلنج کیا کہ اللہ سے دعا کرو کہ ہم میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے ہلاک ہو جائے۔ ڈوئی اس حالت میں مرا کہ اس کے دوست اسے چھوڑ کر جانے لگے اور قسمت خراب ہو گئی۔ وہ فالج اور جنون جیسے امراض میں مبتلا ہو گیا اور اسے عبرت ناک موت ملی۔

اس کے ساتھ صیحون شہر اندرونی اختلافات کے باعث تباہ و برباد ہو گیا۔ مرزا صاحب سامنے آئے ہیں اور انہوں نے واضح طور پر بیان کیا ہے کہ وہ چیلنج یا پیشگوئی جیت گئے ہیں اور وہ ہر سچائی کے طالب کو سچائی قبول کرنے کی دعوت دیتے ہیں جیسا کہ انہوں نے اعلان کیا ہے۔ وہ اس آفت کو جو اُن کے امریکہ مخالف پر پڑی خدائی انتقام کے ساتھ ساتھ خدائی انصاف کی دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ جیسا کہ ایک پیرو یعنی کوئی احمدی بیان کرتا ہے کہ دشمن کے مرنے پر خوشی نہیں کرنی چاہیے کہ ہم ڈوئی کی زندگی کے بعض مخصوص حالات کی طرف اشارہ کریں۔ اس طرح کی چیزیں ہمارے دماغوں میں بہت دور ہیں۔ ہم ان حقائق کو اپنے مقصد کیلئے اور مزید سچائی کے اظہار کیلئے شائع کرتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام کا مقدس مذہب مُردوں کی برائی کرنے کی تعلیم نہیں دیتا لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ حقائق کو اس وقت چھپا لیا جائے جب ان کا ظاہر کرنا معاشرے کے حق میں اور انسانیت، سچائی اور خدا کی خاطر ہو۔ پھر احمدی کے حوالے سے ہی لکھتا ہے کہ ڈوئی پر مصائب نازل کر کے اور بالآخر اس کی بے وقت موت کے سبب غم اور عذاب نازل کر کے خدا تعالیٰ نے اپنا فیصلہ سنا دیا ہے جیسا کہ اس نے اپنے رسول کو اس واقعہ کے وقوع ہونے سے تین چار سال قبل بتا دیا تھا۔

(SUNDAY HERALD-BOSTON JUNE 23, 1907-MAGAZINE SECTION)

یہ ایک اخبار کا نمونہ ہے جو میں نے پیش کیا ہے۔ یقیناً یہ فتح تھی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی پر دلیل بھی تھی اور ہے لیکن جیسا کہ میں نے کہا آپ علیہ السلام کا مشن تو بہت وسیع ہے۔ یہ تو ایک محاذ کی ایک جگہ کی فتح کا ذکر ہے۔

ہماری حقیقی خوشی تو اس وقت ہو گی، جب ہم دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے نیچے لائیں گے۔ اس کیلئے ہمیں اب اس مسجد کے بننے کے ساتھ تبلیغ کے نئے راستے تلاش کرنے ہوں گے۔

مسیح محمدی کے دلائل کو دنیا کے سامنے پیش کرنا ہوگا۔ پہلے سے بڑھ کر اپنی عملی اور روحانی حالت کو بہتر بنانا ہوگا۔ جیسا کہ میں نے کہا اصل فتح عظیم تو فتح مکہ تھی۔ کیا فتح مکہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین نے یا بعد کے مسلمانوں نے تبلیغ کے کام کو روک دیا تھا؟ کیا اسلام کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کی بھرپور کوشش نہیں کی تھی؟ جنگوں سے علاقے فتح نہیں کیے تھے؟ ہاں جنگیں بھی ہوئیں لیکن اس لیے نہیں کہ دین پھیلے بلکہ دل جیتے تھے جس سے قربانی کرنے والے لوگ گروہ در گروہ اسلام میں شامل ہوتے چلے گئے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ حاصل ہونے والی فتح کو مستقل تبلیغ اور دعاؤں سے دائمی کرنے کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والوں کا شمار ان آخرین میں ہوتا ہے جو پہلوں سے ملے۔ تو کیا پہلوں نے تبلیغ روک دی تھی؟ اپنی روحانی اور اخلاقی حالتوں میں بہتری روک دی تھی؟ عبادتوں کے معیار کم کر دیے تھے؟ جب تک یہ چیزیں مسلمانوں میں رہیں اسلام ترقی کرتا رہا اور مسلمانوں پر زوال اس وقت آنا شروع ہوا جب دنیا غالب آنے لگی اور تقویٰ کے معیار گرنے شروع ہو گئے۔ عبادتوں کی طرف توجہ کم ہوتی چلی گئی لیکن کیونکہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ تھا کہ قیامت تک اس دین کو قائم رکھنا ہے اور تمکنت عطا فرمانی ہے اس لیے آخری زمانے میں مسیح موعود اور مہدی معہود کو بھیجے گا اور پھر مسیح موعود کو بھیجا اور آپؑ نے دنیا کو اپنی بعثت کی خبر دی اور باوجود وسائل نہ ہونے کے یورپ اور امریکہ اور دنیا کے کئی ملکوں میں آپ کا پیغام پہنچا اور ڈوئی کے حوالے سے ہم دیکھ ہی رہے ہیں کہ کس شان سے پہنچا۔ آپ علیہ السلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے جو اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا بیج بویا تھا وہ ایک شان سے دنیا میں پھیلتا پھولتا چلا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ سے بے شمار وعدے فرمائے ہیں۔ آپ کو الہاماً فرمایا: خدا ایسا نہیں جو تجھے چھوڑ دے۔ خدا تجھے غیر معمولی عزت دے گا۔ لوگ تجھے نہیں بچائیں گے پر میں تجھے بچاؤں گا۔ (ماخوذ از ازالہ اوہام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 442)

اور اس طرح کے بے شمار وعدے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپؑ سے کیے اور جماعت کی ایک سو تینتیس سالہ تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ اپنے وعدے پورے فرماتا چلا جا رہا ہے۔ آج جو جماعت دنیا کے 220 ممالک میں پھیلی ہوئی ہے یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے کہ اس نے اس پیغام کو پہنچانے کے سامان فرمائے ہیں اور دنیا آج مرزا غلام احمد قادیانیؑ کو مسیح موعود اور مہدی معہود کے طور پر جانتی ہے۔ آپؑ نے ہر مخالف کو مقابل پر بلایا اور اسے راہِ فرار اختیار کرنے کے علاوہ چارہ نہ رہا یا اللہ تعالیٰ نے اسے تباہ و برباد کر دیا۔ ہاں انبیاء کی جماعتوں کی مخالفتیں جاری رہتی ہیں لیکن دشمن جو چاہتا ہے وہ حاصل نہیں کر سکتا۔

یہی جماعت احمدیہ کے ساتھ ہو رہا ہے۔ کون سا زور ہے جو دشمن نے پورے وسائل اور طاقتوں کے ساتھ جماعت کو ختم کرنے کیلئے نہیں لگایا اور اب بھی لگا رہے ہیں۔ کمزور ایمان اس سے ٹھوکر بھی کھاتے ہیں لیکن ایک جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہزاروں عطا فرماتا ہے۔

پس اگر ہمیں اخلاص کا دعویٰ ہے۔ ہم یہ اعلان کرتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ وہی مسیح موعود اور مہدی معہود ہیں جن کے آنے کی پیش گوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی، تو پھر ہمیں اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اس مسیح و مہدی کا مددگار بننا ہوگا۔ وہ نمونہ دکھانا ہوگا جو صحابہؓ نے دکھایا۔

ہم نے مسلمانوں کو بھی دینِ واحد پر جمع کر کے ان کے اندر سے تمام بدعات کو ختم کرنا ہے اور غیر مسلموں کو بھی اسلام کی خوبصورت تعلیم سے آشنا کروا کر، انہیں خدائے واحد کی عبادت کرنے والا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والا بنانا ہے تبھی ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کا حق ادا کر سکتے ہیں ورنہ ہمارے بیعت کے دعوے کھوکھلے ہیں۔ اسکے حصول کیلئے ہمیں اپنی عبادتوں کے معیار اونچے کرنے ہوں گے ورنہ مسجدیں بنانا تو بے مقصد ہے اور یہ تبھی ہو سکتا ہے جب ہم اپنی زندگی کے مقصد کو پہچانیں۔ زندگی کا مقصد کیا ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ انسان اپنی زندگی کا مقصد خود معین نہیں کر سکتا۔ یہ خدا ہے جس نے انسان کو پیدا کیا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذاریات: 57) یعنی میں نے جن و انس کو عبادت کیلئے پیدا کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس آیت کی بے شمار مقامات پر وضاحت فرمائی ہے۔ ایک موقع پر آپؑ اس طرح وضاحت فرماتے ہیں: ’’اصل غرض انسان کی خلقت کی یہ ہے کہ وہ اپنے رب کو پہچانے۔ اور اس کی فرمانبرداری کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ۔ میں نے جن اور انس کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں مگر افسوس کی بات ہے کہ اکثر لوگ جو دنیا میں آتے ہیں بالغ ہونے کے بعد بجائے اس کے کہ اپنے فرض کو سمجھیں اور اپنی زندگی کی غرض اور غایت کو مدنظر رکھیں وہ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر دنیا کی طرف مائل ہو جاتے ہیں اور دنیا کا مال اور اس کی عزتوں کے ایسے دلدادہ ہوتے ہیں کہ خدا کا حصہ بہت ہی تھوڑا ہوتا ہے اور بہت لوگوں کے دل میں تو ہوتا ہی نہیں۔ وہ دنیا ہی میں منہمک اور فنا ہو جاتے ہیں۔ انہیں خبر بھی نہیں ہوتی کہ خدا بھی کوئی ہے۔ ہاں اس وقت پتہ لگتا ہے جب قابض ارواح آ کر جان نکال لیتا ہے۔‘‘ (ملفوظات، جلد 7، صفحہ 177-178، ایڈیشن 1984ء) جب موت کا وقت آ جاتا ہے۔ ہم جو زمانے کے امام کو ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں ہمارا تو یہ کام نہیں کہ اس طرح زندگی گزاریں۔ ہمیں تو اس زندگی کے مقصد کو پہچاننے کی کوشش کرتے ہوئے عبادت کا حق ادا کرنا چاہیے۔ اس خوبصورت مسجد کی طرف لوگوں کی توجہ تبھی پیدا ہوگی، تبھی ہم اسلام کا پیغام حقیقی رنگ میں آگے پہنچا سکیں گے، تبھی ہم مسیح موعودؑ کے مشن کو پورا کر سکیں گے جب ہم اپنی کوششوں کو اللہ تعالیٰ کی مدد سے حاصل کرنے کی کوشش کریں اور یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک ہم اپنی عبادتوں کے حق ادا کرنے والے نہ ہوں۔ پس ہر احمدی اس پر سوچے اور اس کو اپنی زندگی کا حصہ بنانے کی کوشش کرے کہ اس کی عبادت کے حق ادا کرنے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرتے ہوئے اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے والے بن سکیں۔

پس آج اس مسجد کا افتتاح عظیم تب بنے گا جب ہم اس حقیقت کو پہچان لیں کہ ہماری زندگی کا مقصد کیا ہے ورنہ دنیا میں بے شمار مسجدیں ہیں جو خوبصورت ہیں۔ بہت اعلیٰ ہیں لیکن وہاں آنے والے اپنے مقصد پیدائش کو پورا کرنے والے نہیں۔ عبادت صرف اتنی نہیں کہ جلدی جلدی پانچ نمازیں یا چند نمازیں ٹھونگے مار کر پڑھ لیں بلکہ عبادت یہ ہے کہ جو نماز کا حق ہے وہ ادا کیا جائے۔ اسے سنوار کر پڑھا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو تین چار مرتبہ، بار بار نماز پڑھنے کا اس لیے ارشاد فرمایا کہ آپؐ کے نزدیک وہ نماز کا حق ادا نہیں کر رہا تھا اور جس طرح سنوار کر نماز پڑھنی چاہیے اس طرح نہیں پڑھ رہا تھا۔

(صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب وجوب القراءۃ للامام……حدیث 757)

پس نمازوں کو بھی اس کا حق ادا کرتے ہوئے ادا کریں تو پھر اللہ تعالیٰ کا قرب بھی ہمیں ملتا ہے اور اسی طرح عبادتوں کی مقبولیت تب ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ کے بندوں کا بھی حق ادا کیا جا رہا ہو۔ جو لوگوں کے حق مارنے والے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان کی نمازیں ان کیلئے ہلاکت کا سامان ہیں وہ ان کے منہ پر ماری جائیں گی۔ پس ہمارا مقصد مسجدوں کو آباد کرنا اور اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے آباد کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے ادا کرنا ہے اور ہونا چاہیے۔

جس شخص کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چیلنج دیا تھا، وہ کیا چاہتا تھا؟ وہ دین کے نام پر دنیا میں اپنی حکومت چاہتا تھا۔ اس کیلئے اس نے مسیح علیہ السلام کا نام استعمال کیا۔ بڑے دعوے کیے کہ وہ مسیح محمدی کے ساتھ یہ کر دے گا وہ کر دے گا جیسا کہ میں نے ایک اخبار کے حوالے سے بیان کیا ہے۔ اور جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے دعا کا چیلنج دیا تو پھر اس کا انجام ظاہر ہو گیا۔ دنیا نے ہر طرح سے ڈوئی کی ذلت و رسوائی دیکھی۔ اتنا واضح نشان ظاہر ہوا کہ اخباروں نے بھی اعتراف کیا کیونکہ اسکے بغیر چارا نہیں تھا اور مرزا غلام احمد کو عظیم قرار دینے پر مجبور ہو گئے، لیکن کیا اس عظیم فتح کی خوشی میں ہم صرف ایک یادگار مسجد بنا دیں اور خوش ہو جائیں۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے۔ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے پھل کھائے اور کھا رہے ہیں لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ماننے والوں کو بھی انہی قدموں پر چلنے کی تلقین فرمائی ہے جو اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کے راستے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چیلنج صرف ہلاک کرنے کیلئے نہیں دیا تھا بلکہ اسلام کی عظمت قائم کرنے کیلئے دیا تھا، دنیا کو اسلام کے جھنڈے تلے لانے کیلئے دیا تھا۔ اس لیے دیا تھا کہ اب مسیح محمدی کی حکومت دنیا میں قائم ہونی ہے، جس نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو بلند کرتے ہوئے خدائے واحد کی حکومت کو دنیا میں قائم کرنا ہے۔

پس آج یہ ہمارا کام ہے جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم مسیح موعودؑ کی جماعت میں شامل ہوئے ہیں کہ مسیح محمدی کے پیغام کو ملک کے کونے کونے میں پھیلا دیں۔ یہ ہمارا کام ہے۔ خدا تعالیٰ کی وحدانیت ان پر ثابت کریں اور یہ کام اس وقت ہوگا جب ہم اپنا بھی خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کریں گے۔ تقویٰ میں بڑھیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’ہماری جماعت کیلئے خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے۔ خصوصاً اس خیال سے بھی کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں ……جس کا دعویٰ ماموریت کا ہے تا وہ لوگ جو خواہ کسی قسم کے بغضوں، کینوں یا شرکوں میں مبتلا تھے یا کیسے ہی روبہ دنیا تھے ان تمام آفات سے نجات پاویں۔‘‘

(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 10، ایڈیشن 1984ء)

پس اپنی اندرونی صفائی بھی بہت ضروری ہے اور جب یہ اندرونی صفائی ہوگی تو تقویٰ پیدا ہوگا تو پھر دنیا دیکھے گی کہ نشانات پر نشانات ظاہر ہوتے چلے جائیں گے اور یہی وہ مقام ہے جہاں فتوحات کے مزید راستے کھلتے چلے جائیں گے۔ ان شاء اللہ۔ اور یہی وہ حالت ہے کہ فتحِ عظیم کی حقیقت کو بھی ہم دیکھیں گے۔ پس اے مسیح محمدی کے غلامو! ہر فتح کا نشان ہمارے اندر ایک انقلاب پیدا کرنے والا ہونا چاہیے۔ پس یہ عہد کریں کہ آج کا دن ہمارے اندر ایک روحانی انقلاب لانے کا دن ہوگا۔

ہمارے بچوں کیلئے، ہماری نسلوں کیلئے بھی روحانی انقلاب لانے کا دن ہوگا اور ہونا چاہیے ورنہ ڈوئی کی ہلاکت سے یا اس شہر کے لوگوں کی ڈوئی کے نام سے عدم واقفیت سے ہمیں کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے کہ ہم نے ان کو متعارف کرا دیا یہ جانتے نہیں تھے۔ فائدہ تو تبھی ہے جب اس فتح عظیم کی پیش گوئی کے پورا ہونے سے ہمارے اندر بھی ایک انقلاب پیدا ہو، ایک انقلاب عظیم پیدا ہو اور ہمارے اہل وطن بھی اور دنیا بھی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا جوا اپنی گردن پر ڈال لے۔ خدا تعالیٰ کی وحدانیت کی قائل ہو جائے اور اس کیلئے ہر قربانی کرنے کیلئے تیار ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری نسلوں کو یہ مقام حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

……☆……☆……☆……

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

قیام دارِ اَبی ایوب

ابوایوب انصاری فوراً اپنے مکان کو ٹھیک ٹھاک کرکے آگئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ اندر تشریف لے گئے۔ یہ مکان دومنزلہ تھا۔ ابوایوب چاہتے تھے کہ آپؐ اوپر کی منزل میں قیام فرمائیں، لیکن آپؐ نے اس خیال سے کہ ملاقات کیلئے آنے جانے والے لوگوں کو آسانی رہے نچلی منزل کو پسند فرمایا اور وہاں فروکش ہوگئے۔ رات ہوئی تو ابوایوب اوران کی بیوی کو ساری رات اس خیال سے نیند نہیں آئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیچے ہیں اور ہم آپؐ کے اوپر ہیں اور مزید اتفاق یہ ہوگیا کہ رات کو چھت پر ایک پانی کا برتن ٹوٹ گیا اور ابوایوب نے اس ڈر سے کہ پانی کا کوئی قطرہ نیچے نہ ٹپک جاوے، جلدی سے اپنا لحاف پانی پر گرا کر اسے خشک کردیا۔ صبح ہوئی تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بکمال اصرار آپؐ کی خدمت میں اوپر کی منزل میں تشریف لے چلنے کی درخواست کی۔ آپؐ نے پہلے تو تامل کیا، لیکن بالآخر ابوایوب کے اصرار کو دیکھ کر رضامند ہوگئے۔ اس مکان میں آپؐ نے سات ماہ تک یا ابن اسحاق کی روایت کی رو سے ماہ صفر 2 ہجری تک قیام فرمایا۔ گویا جب تک مسجد نبوی اور اسکے ساتھ والے حجرے تیار نہیں ہوگئے آپؐ اسی جگہ مقیم رہے۔ ابوایوب آپؐ کی خدمت میں کھانا بھجواتے تھے اور پھر جو کھانا بچ کر آتا تھا وہ خود کھاتے تھے اور محبت واخلاص کی وجہ سے اُسی جگہ انگلیاں ڈالتے تھے جہاں سے آپؐ نے کھایا ہوتا تھا۔ دوسرے اصحاب بھی عموماً آپؐ کی خدمت میں کھانا بھیجا کرتے تھے۔ چنانچہ ان لوگوں میں سعد بن عبادہ رئیس قبیلہ خزرج کا نام تاریخ میں خاص طور پر مذکور ہوا ہے۔ انس بن مالک مدینہ کے ایک دس سالہ یتیم بچے تھے۔ ان کی والدہ جن کا نام اُم سلیم تھا اور جو بہت مخلص تھیں ان کو اپنے ساتھ لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ یارسول اللہ میں انس کو آپؐ کی خدمت میں پیش کرتی ہوں آپؐ اس کیلئے دعا فرماویں اور اپنی خدمت کیلئے اسے قبول فرماویں۔ آپؐ نے ان کیلئے دعائے خیر کی اور اپنی خدمت میں انہیں منظور فرمایا اور اس کے بعد سے انس بن مالک ہمیشہ آپؐ کی خدمت میں رہنے لگ گئے اور آپؐ کی وفات تک اس خدمت سے جدا نہیں ہوئے۔ یہ وہی انس ہیں جن سے بہت سی احادیث کتب حدیث میں مروی ہوئی ہیں اور جو خاص صحابہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔ انس نے بڑی لمبی عمر پائی اور 91 ہجری یا 93 ہجری میں بصرہ میں فوت ہوئے جبکہ ان کے سوا غالباً ایک یا دو صحابی اور زندہ تھے۔ اپنی آخری عمر میں انس اکثر کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے میرے مال اور میری اولاد میں اتنی برکت ہوئی ہے جو میرے وہم وگمان میں بھی نہیں تھی اور اب مجھے صرف جنت کی دعا کے پورا ہونے کا انتظار ہے۔

مدینہ پہنچنے کے کچھ عرصہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو کچھ روپیہ دے کر مکہ روانہ فرمایا جو چند دن میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اپنے اہل وعیال کو ساتھ لے کر مع الخیر مدینہ میں پہنچ گئے۔ ان کے ساتھ عبداللہ بن ابی بکر حضرت ابوبکرؓ کے اہل وعیال کو بھی ساتھ لے کر مدینہ پہنچ گئے۔

تعمیر مسجد نبویؐ

مدینہ کے قیام کا سب سے پہلا کام مسجد نبویؐ کی تعمیر تھا۔ جس جگہ آپؐ کی اونٹنی آکر بیٹھی تھی وہ مدینہ کے دو مسلمان بچوں سہل اور سہیل کی ملکیت تھی جو حضرت اسعد بن زرارہ کی نگرانی میں رہتے تھے۔ یہ ایک افتادہ جگہ تھی جس کے ایک حصہ میں کہیں کہیں کھجوروں کے درخت تھے اور دوسرے حصہ میں کچھ کھنڈرات وغیرہ تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مسجد اور اپنے حجرات کی تعمیر کیلئے پسند فرمایا اور دس دینار یعنی قریب نوے 90 روپے میں یہ زمین خرید لی گئی اور جگہ کو ہموار کرکے اور درختوں کو کاٹ کر مسجد نبویؐ کی تعمیر شروع ہوگئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود دعا مانگتے ہوئے سنگِ بنیاد رکھا اور جیسا کہ قباء کی مسجد میں ہوا تھا صحابہ نے معماروں اور مزدوروں کا کام کیا جس میں کبھی کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی شرکت فرماتے تھے۔ بعض اوقات اینٹیں اٹھاتے ہوئے صحابہ حضرت عبداللہ بن رواحہ انصاری کا یہ شعر پڑھتے تھے۔

هٰذَا الْحِمَالُ لَاحِمَالَ خَيْبَرَ
هٰذَا اَبَرُّ رَبَّنَا وَاَطْهَرَ

یعنی ”یہ بوجھ خیبر کے تجارتی مال کا بوجھ نہیں ہے جو جانوروں پر لد کر آیا کرتا ہے بلکہ اے ہمارے مولیٰ! یہ بوجھ تقویٰ اور طہارت کا بوجھ ہے جو ہم تیری رضا کیلئے اٹھاتے ہیں۔“

اور کبھی کبھی صحابہ کام کرتے ہوئے عبداللہ بن رواحہ کا یہ شعر پڑھتے تھے

اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْاَجْرَ اَجْرُ الْاٰخِرَة
فَارْحَمِ الْاَنْصَارَوَ الْمُهَاجِرَه

یعنی ”اے ہمارے اللہ! اصل اجر تو صرف آخرت کا اجر ہے۔ پس تو اپنے فضل سے انصار ومہاجرین پر اپنی رحمت نازل فرما۔“

جب صحابہؓ یہ اشعار پڑھتے تھے تو بعض اوقات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کی آواز کے ساتھ آواز ملا دیتے تھے اور اس طرح ایک لمبے عرصہ کی محنت کے بعد یہ مسجد مکمل ہوئی۔ مسجد کی عمارت پتھروں کی سلوں اور اینٹوں کی تھی جو لکڑی کے کھمبوں کے درمیان چن دی گئی تھیں اور چھت پر کھجور کے تنے اور شاخیں ڈالی گئی تھیں۔ مسجد کے اندر چھت کے سہارے کیلئے کھجور کے ستون تھے اور جب تک منبر کی تجویز نہیں ہوئی انہی ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ کے وقت ٹیک لگا کر کھڑے ہوجاتے تھے۔ مسجد کا فرش کچا تھا اور چونکہ زیادہ بارش کے وقت چھت ٹپکنے لگ جاتی تھی اس لئے ایسے اوقات میں فرش پر کیچڑ ہوجاتا تھا۔ چنانچہ اس تکلیف کو دیکھ کر بعد میں کنکریوں کا فرش بنوا دیا گیا۔ شروع شروع میں مسجد کا رخ بیت المقدس کی طرف رکھا گیا تھا، لیکن تحویل قبلہ کے وقت یہ رخ بدل دیا گیا۔ مسجد کی بلندی اس وقت دس فٹ اور طول ایک سو پانچ فٹ اور عرض نوے فٹ کے قریب تھا، لیکن بعد میں اس میں توسیع کردی گئی۔

مسجد کے ایک گوشے میں ایک چھت دار چبوترہ بنایا گیا تھا جسے صُفَّہ کہتے تھے۔ یہ ان غریب مہاجرین کیلئے تھا جو بے گھر بار تھے۔ یہ لوگ یہیں رہتے تھے اور اصحاب الصفہ کہلاتے تھے۔ ان کا کام گویا دن رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہنا، عبادت کرنا اور قرآن شریف کی تلاوت کرنا تھا۔ ان لوگوں کا کوئی مستقل ذریعہ معاش نہ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود ان کی خبرگیری فرماتے تھے اور جب کبھی آپؐ کے پاس کوئی ھدیہ وغیرہ آتا تھا یا گھر میں کچھ ہوتا تھا تو اُن کا حصہ ضرور نکالتے تھے بلکہ بعض اوقات خود فاقہ کرتے اور جو کچھ گھر میں ہوتا تھا وہ اصحاب الصُفَّہ کو بھجوا دیتے تھے۔ انصار بھی ان کی مہمانی میں حتّی المقدور مصروف رہتے تھے اور ان کیلئے کھجوروں کے خوشے لالا کر مسجد میں لٹکا دیا کرتے تھے۔ لیکن بایں ہمہ ان کی حالت تنگ رہتی تھی اور بسا اوقات فاقہ تک نوبت پہنچ جاتی تھی اور یہ حالت کئی سال تک جاری رہی حتّٰی کہ کچھ تو مدینہ کی آبادی کی وسعت کے نتیجہ میں ان لوگوں کیلئے کام نکل آیا اور کچھ قومی بیت المال سے امداد کی صورت پیدا ہوگئی۔

مسجد کے ساتھ ملحق طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے رہائشی مکان تیار کیا گیا تھا۔ مکان کیا تھا ایک دس پندرہ فٹ کا چھوٹا سا حجرہ تھا اور اس حجرہ اور مسجد کے درمیان ایک دروازہ رکھا گیا تھا جس میں سے گزر کر آپؐ نماز وغیرہ کیلئے مسجد میں تشریف لاتے تھے۔ جب آپؐ نے اور شادیاں کیں تو اسی حجرہ کے ساتھ ساتھ دوسرے حجرات تیار ہوتے گئے۔ مسجد کے آس پاس بعض اور صحابہ کے مکانات بھی تیار ہوگئے۔

یہ تھی مسجد نبویؐ جو مدینہ میں تیار ہوئی اور اس زمانہ میں چونکہ اور کوئی پبلک عمارت ایسی نہ تھی جہاں قومی کام سرانجام دیئے جاتے اس لئے ایوان حکومت کا کام بھی یہی مسجد دیتی تھی۔ یہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس لگتی تھی۔ یہیں تمام قسم کے مشورے ہوتے تھے۔ یہیں مقدمات کا فیصلہ کیا جاتا۔ یہیں سے احکامات صادر ہوتے تھے۔ یہی قومی مہمان خانہ تھا اور ضرورت ہوتی تھی تو اسی سے جنگی قیدیوں کی حبس گاہ کا کام بھی لے لیا جاتا تھا۔

سرولیم میور اس مسجد کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”گو یہ مسجد سامان تعمیر کے لحاظ سے نہایت سادہ اور معمولی تھی، لیکن محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی یہ مسجد اسلامی تاریخ میں ایک خاص شان رکھتی ہے۔ رسول خدا اور ان کے اصحاب اسی مسجد میں اپنے وقت کا بیشتر حصہ گزارتے تھے۔ یہیں اسلامی نماز کا باقاعدہ باجماعت صورت میں آغاز ہوا۔ یہیں تمام مسلمان جمعہ کے دن خدا کی تازہ وحی کو سننے کیلئے مؤدبانہ اور مرعوب حالت میں جمع ہوتے تھے۔ یہیں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنی فتوحات کی تجاویز پختہ کیا کرتے تھے۔ یہی وہ ایوان تھا جہاں مفتوح اور تائب قبائل کے وفود ان کے سامنے پیش ہوتے تھے۔ یہی وہ دربار تھا جہاں سے وہ شاہی احکام جاری کئے جاتے تھے جو عرب کے دور دراز کونوں تک باغیوں کو خوف سے لرزا دیتے تھے اور بالآخر اسی مسجد کے پاس اپنی بیوی عائشہؓ کے حجرے میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنی جان دی اور اسی جگہ اپنے دو خلیفوں کے پہلو بہ پہلو وہ مدفون ہیں۔“

یہ مسجد اور اسکے ساتھ کے حجرے کم وبیش سات ماہ کے عرصہ میں تیار ہوگئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نئے مکان میں اپنی بیوی حضرت سودہؓ کے ساتھ تشریف لے گئے۔ بعض دوسرے مہاجرین نے بھی انصار سے زمین حاصل کرکے مسجد کے آس پاس مکانات تیار کرلئے اور جنہیں مسجد کے قریب زمین نہیں مل سکی انہوں نے دور دور مکان بنالئے اور بعض کو انصار کی طرف سے بنے بنائے مکان مل گئے تھے۔

ابتدائے اذان

ابھی تک نماز کیلئے اعلان یا اذان وغیرہ کا انتظام نہیں تھا۔ صحابہ عموماً وقت کا اندازہ کرکے خود نماز کیلئے جمع ہوجاتے تھے، لیکن یہ صورت کوئی قابل اطمینان نہیں تھی۔ اب مسجد نبویؐ کے تیار ہوجانے پر یہ سوال زیادہ محسوس طور پر پیدا ہوا کہ کس طرح مسلمانوں کو وقت پر جمع کیا جاوے۔ کسی صحابی نے نصاریٰ کی طرح ناقوس کی رائے دی۔ کسی نے یہود کی مثال میں بوق کی تجویز پیش کی۔ کسی نے کچھ کہا مگر حضرت عمرؓ نے مشورہ دیا کہ کسی آدمی کو مقرر کردیا جاوے کہ وہ نماز کے وقت یہ اعلان کردیا کرے کہ نماز کا وقت ہوگیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رائے کو پسند فرمایا اور حضرت بلالؓ کو حکم دیا کہ وہ اس فرض کو ادا کیا کریں۔ چنانچہ اس کے بعد جب نماز کا وقت آتا تھا بلالؓ بلند آواز سے اَلصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ کہہ کر پکارا کرتے تھے اور لوگ جمع ہوجاتے تھے بلکہ اگر نماز کے علاوہ بھی کسی غرض کیلئے مسلمانوں کو مسجد میں جمع کرنا مقصود ہوتا تھا تو یہی ندا دی جاتی تھی۔ اسکے کچھ عرصہ کے بعد ایک صحابی عبداللہ بن زید انصاری کو خواب میں موجودہ اذان کے الفاظ سکھائے گئے اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر اپنے اس خواب کا ذکر کیا اور عرض کیا کہ میں نے خواب میں ایک شخص کو اذان کے طریق پر یہ یہ الفاظ پکارتے سنا ہے۔ آپؐ نے فرمایا یہ خواب خدا کی طرف سے ہے اور عبداللہ کو حکم دیا کہ بلالؓ کو یہ الفاظ سکھا دیں۔ عجیب اتفاق یہ ہوا کہ جب بلالؓ نے ان الفاظ میں پہلی دفعہ اذان دی تو حضرت عمرؓ اسے سن کر جلدی جلدی آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! آج جن الفاظ میں بلالؓ نے اذان دی ہے بعینہٖ یہی الفاظ میں نے بھی خواب میں دیکھے ہیں اور ایک روایت میں یہ ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان کے الفاظ سنے تو فرمایا کہ اسی کے مطابق وحی بھی ہوچکی ہے۔ الغرض اس طرح موجودہ اذان کا طریق جاری ہوگیا اور جو طریق اس طرح جاری ہوا وہ ایسا مبارک اور دلکش ہے کہ کوئی دوسرا طریق اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ گویا ہر روز پانچ وقت اسلامی دنیا کے ہر شہر اور ہر گاؤں میں ہر مسجد سے خدا کی توحید اور محمدؐ رسول اللہ کی رسالت کی آواز بلند ہوتی ہے اور اسلامی تعلیمات کا خلاصہ نہایت خوبصورت اور جامع الفاظ میں لوگوں تک پہنچا دیا جاتا ہے۔

(باقی آئندہ)

(سیرت خاتم النّبیینؐ صفحہ 268 تا 272، مطبوعہ قادیان 2011)

......☆......☆......☆......

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صدقہ نے کبھی کسی مال کو کم نہیں کیا اور

اللہ تعالیٰ عفو کرنے کے باعث بندے کو عزت میں ہی بڑھاتا ہے

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب)

طالبِ دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (کرناٹک)

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے. رضی اللہ عنہ)

(799) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ اوائل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام مدتوں دونوں وقت کا کھانا مہمانوں کے ہمراہ باہر کھایا کرتے تھے۔ کبھی پلاؤ اور زردہ پکتا تو مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم ان دونوں چیزوں کو ملا لیا کرتے۔ آپ یہ دیکھ کر فرماتے کہ ہم تو ان دونوں کو ملا کر نہیں کھا سکتے۔ کبھی مولوی صاحب مرحوم کھانا کھاتے ہوئے کہتے کہ اس وقت اچار کو دل چاہتا ہے اور کسی ملازم کی طرف اشارہ کرتے تو حضور فوراً دسترخوان پر سے اٹھ کر بیت الفکر کی کھڑکی میں سے اندر چلے جاتے اور اچار لے آتے۔

(800) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ پیر منظور محمد صاحب نے ایک دن سنایا کہ بشیر اوّل کے عقیقہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سر پر سبز عمامہ تھا اور حضرت خلیفہ اوّلؓ کے دوسرے نکاح کے وقت حضور بھی شامل مجلس ہوئے تھے اور اس وقت آپ کے سر پر زری کا کلاہ تھا اور گورداسپور کے مقدمہ میں زری دار لنگی تھی۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت خلیفہ اولؓ کا دوسرا نکاح خود پیر صاحب کی ہمشیرہ سے ہوا تھا۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ عام طور پر حضرت صاحب کے سر پر سفید ململ کی پگڑی ہوتی تھی جس کے اندر نرم رومی ٹوپی ہوا کرتی تھی۔

(801) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا۔ ایک دفعہ مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی اللہ تعالیٰ نے صدیقہ کے لفظ سے تعریف فرمائی ہے۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے اس جگہ حضرت عیسیٰ کی الوہیّت توڑنے کیلئے ماں کا ذکر کیا ہے اور صدیقہ کا لفظ اس جگہ اس طرح آیا ہے جس طرح ہماری زبان میں کہتے ہیں ”بھر جائی کانیئ سلام آکھناں واں“ جس سے مقصود کانا ثابت کرنا ہوتا ہے نہ کہ سلام کہنا۔ اسی طرح اس آیت میں اصل مقصود حضرت مسیح کی والدہ ثابت کرنا ہے جو منافی الوہیّت ہے، نہ کہ مریم کی صدّیقیت کا اظہار۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ پنجابی کا معروف محاورہ ”بھابی کانیئ سلام“ ہے۔ اس لئے شاید مولوی صاحب کو الفاظ کے متعلق کچھ سہو ہو گیا ہے۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت صاحب کا یہ منشا نہیں تھا کہ نعوذ باللہ حضرت مریم صدیقہ نہیں تھیں بلکہ غرض یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کی والدہ کے ذکر سے خدا تعالیٰ کی اصل غرض یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کو انسان ثابت کرے۔

(802) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک دفعہ ایام جلسہ میں نماز جمعہ کیلئے مسجد اقصیٰ میں تمام لوگ سمانہ سکتے تھے تو کچھ لوگ جن میں خواجہ کمال الدین صاحب بھی تھے، ان کوٹھوں پر (جو اَب مسجد میں شامل ہو گئے ہیں اور پہلے ہندوؤں کے گھر تھے) نماز ادا کرنے کیلئے چڑھ گئے۔ اس پر ایک ہندو مالک مکان نے گالیاں دینا شروع کر دیں کہ تم لوگ یہاں شوربا کھانے کیلئے آجاتے ہو اور میرا مکان گرانے لگے ہو۔ غرضیکہ کافی عرصہ تک بدزبانی کرتا رہا۔ نماز سے سلام پھیرتے ہی حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ سب دوست مسجد میں آجائیں۔ چنانچہ دوست آ گئے اور بعد جمع صلوٰتین حضور علیہ السلام منبر پر رونق افروز ہوئے اور ایک مبسوط تقریر فرمائی جس میں قادیان کے آریوں پر تحدی فرماتے ہوئے فرمایا کہ اور لوگ اگر بچ جائیں تو ممکن ہے۔ مگر قادیان کے آریہ نہیں بچ سکتے اور اس وقت حضور علیہ السلام کی طبیعت میں اس قدر جوش تھا کہ اثنائے تقریر میں آپ بار بار عصائے مبارک زمین پر مارتے تھے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ عصا کو زمین پر مارنے سے یہ مراد نہیں کہ لٹھ چلانے کے رنگ میں مارتے تھے بلکہ مراد یہ ہے کہ جو چھڑی آپ کے ہاتھ میں تھی اُسے آپ کبھی کبھی زمین سے اٹھا کر اس کے سم سے زمین کو ٹھکراتے تھے جیسا کہ عموماً جوش کے وقت ایسا شخص کرتا ہے جس کے ہاتھ میں چھڑی ہو۔

(803) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک سالانہ جلسہ پر حضور علیہ السلام کیلئے مسجد اقصیٰ کے صحن میں اندرونی دیوار کے ساتھ ہی منبر بچھایا گیا چونکہ احباب سے مسجد کے باہر کا مشرقی حصہ بھی بھرا ہوا تھا۔ جونہی حضور علیہ السلام نے اپنا ایک قدم مبارک منبر پر رکھا ایک شخص نے جو اب غیر مبائع ہے آواز دی کہ حضور مسجد کے باہر کی طرف زیادہ لوگ ہیں۔ منبر باہر کی طرف درمیان صحن میں رکھا جائے۔ حضور علیہ السلام نے اپنا پاؤں مبارک اٹھا لیا۔ اس پر اندر مسجد سے دوسرے شخص نے جو وہ بھی اب غیر مبائع ہے آواز دی کہ حضور مسجد کے اندر بہت سے لوگ ہیں ان کو آواز نہ آئے گی۔ منبر یہیں رہے۔ مگر ایک سیالکوٹ کے چوہدری صاحب نے جو کہ مبایعین میں سے ہیں اس کو منع کیا اور منبر درمیان صحن میں رکھا گیا۔

(804) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ حکیم محمد حسین صاحب قریشی نے اپنے دادا، بابا چٹو کو قادیان میں لا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے درخواست کی کہ حضور ان کو سمجھائیں۔ فرمایا کہ پیر فرتوت ہے اسکا سمجھنا مشکل ہے۔ قریشی صاحب کے دادا صاحب سیر میں نہیں گئے تھے بلکہ قریشی صاحب بھی ان کی رہائش کے انتظام میں مشغول تھے اور ساتھ نہیں گئے تھے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ قریشی صاحب کے دادا بابا چٹو اہل قرآن تھے جنہیں لوگ چکڑالوی کہتے ہیں اور جہاں تک مجھے علم ہے اسی عقیدہ پر ان کی وفات ہوئی تھی۔

(805) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بواسطہ مولوی شیر علی صاحب مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ میراں بخش سودائی نے بڑی مسجد سے آتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نام لے کر آواز دی کہ ”اوئے غلام احمدا“ آپ اسی وقت کھڑے ہو گئے اور فرمایا ”جی“ اس نے کہا ”او سلام تے آکھیا کر“ آپ نے فرمایا ”السلام علیکم“ اس نے کہا ”معاملہ ادا کر“ حضور نے جیب میں سے رومال نکال کر جس میں چونی یا اٹھنّی بندھی ہوئی تھی کھول کر اُسے دیدی۔ وہ خوش ہو کر گھوڑیاں گانے لگا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ میراں بخش قادیان کا ایک باشندہ تھا اور پاگل ہو گیا تھا۔ بوڑھا آدمی تھا اور قادیان کی گلیوں میں اذانیں دیتا پھرتا تھا۔ مَیں نے اسے بچپن میں دیکھا ہے۔ وہ بعض اوقات خیال کرتا تھا کہ مَیں بادشاہ ہوں اور مجھے لوگوں سے معاملہ کی وصولی کا حق ہے۔

(806) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں اکثر طور پر امام صلوٰۃ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی ہوتے تھے اور وہ نمازوں میں بِسْمِ اللہ بالجہر پڑھتے اور قنوت بھی کرتے تھے اور حضرت احمد علیہ السلام ان کی اقتداء میں ہوتے تھے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ ایسے مسائل میں حضرت صاحب کسی سے تعرض نہیں فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ سب طریق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہیں۔ مگر خود آپ کا اپنا طریق وہ تھا جس کے متعلق آپ سمجھتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اکثر اختیار کیا ہے۔

(807) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ 1906ء کی بات ہے کہ ایک سائل نے جو اپنے آپ کو نوشہرہ ضلع پشاور کا بتاتا تھا اور مہمان خانہ قادیان میں مقیم تھا، حضرت صاحب کو خط لکھا کہ میری مدد کی جائے۔ مجھ پر قرضہ ہے۔ آپ نے جواب لکھا کہ قرض کے واسطے ہم دعا کریں گے اور آپ بہت استغفار کریں اور اس وقت ہمارے پاس ایک روپیہ ہے جو ارسال ہے۔

(808) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے مکان کے مختلف حصوں میں رہائش تبدیل فرماتے رہتے تھے۔ سال ڈیڑھ سال ایک حصہ میں رہتے۔ پھر دوسرا کمرہ یا دالان بدل لیتے۔ یہاں تک کہ بیت الفکر کے اُوپر جو کمرہ مسجد مبارک کی چھت پر کھلتا ہے اس میں بھی آپ رہے ہیں۔ اور ان دنوں میں گرمی میں آپ کی اور اہل بیت کی چارپائیاں اوپر کی مسجد میں جو صحن کی صورت میں ہے بچھتی تھیں۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ مجھے جس زمانہ کا ہوش ہے میں نے آپ کو زیادہ تر اس کمرہ میں رہتے دیکھا ہے جس میں اب حضرت اماں جان رہتی ہیں جو بیت الفکر کے ساتھ شمالی جانب واقع ہے۔

(809) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ جب میری پہلی شادی کی تیاری ہوئی تو میں دہلی کے شفاخانہ میں ملازم تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اسکے متعلق خط و کتابت ہوتی تھی۔ مَیں پہلے اس جگہ راضی نہ تھا۔ آپ نے مجھے ایک خط میں لکھا کہ اگر تمہیں یہ خیال ہو کہ لڑکی کے اخلاق اچھے نہیں ہیں تو پھر بھی تم اس جگہ کو منظور کر لو۔ اگر اسکے اخلاق پسندیدہ نہ ہوئے تو مَیں انشاء اللہ اس کیلئے دعا کروں گا۔ جس سے اسکے اخلاق درست ہو جائیں گے۔

حضور کے خط کی نقل یہ ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

31/اگست 1905ء

عزیزی میر محمدؐ اسمٰعیل سلمہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مَیں نے تمہارا خط پڑھا۔ چونکہ ہمدردی کے لحاظ سے یہ بات ضروری ہے کہ جو امر اپنے نزدیک بہتر معلوم ہو اس کو پیش کیا جائے۔ اس لئے مَیں آپ کو لکھتا ہوں کہ اس زمانہ میں جو طرح طرح کی بدچلنیوں کی وجہ سے اکثر لوگوں کی نسل خراب ہو گئی ہے، لڑکیوں کے بارے میں مشکلات پیدا ہو گئی ہیں اور مَیں دیکھتا ہوں کہ بڑی بڑی تلاش کے بعد بھی اجنبی لوگوں کے ساتھ تعلق پیدا کرنے سے کئی بدنتیجے نکلتے ہیں۔ بعض لڑکیاں ایسی ہوتی ہیں کہ ان کے باپ یا دادوں کو کسی زمانہ میں آتشک تھی اور کئی مدت کے بعد وہ مرض ان میں بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ بعض لڑکیوں کے باپ دادوں کو جذام ہوتا ہے تو کسی زمانہ میں وہی مادہ لڑکیوں میں بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ بعض میں سل کا مادہ ہوتا ہے۔ بعض میں دِق کا مادہ اور بعض کو بانجھ ہونے کی مرض ہوتی ہے اور بعض لڑکیاں اپنے خاندان کی بدچلنی کی وجہ سے پورا حصہ تقویٰ کا اپنے اندر نہیں رکھتیں۔ ایسا ہی اور بھی عیوب ہوتے ہیں کہ اجنبی لوگوں سے تعلق پکڑنے کے وقت معلوم نہیں ہوتے۔ لیکن جو اپنی قرابت کے لوگ ہیں ان کا سب حال معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے میری دانست میں آپ کی طرف سے نفرت کی وجہ بجز اسکے کوئی نہیں ہو سکتی کہ یہ بات ثابت ہو جائے کہ بشیر الدین کی لڑکی دراصل بدشکل ہے یا کانی یعنی یک چشم ہے یا کوئی ایسی اور بدصورتی ہے جس سے وہ نفرت کے لائق ہے لیکن بجُز اس کے کوئی عذر صحیح نہیں ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ لڑکیوں کے اپنے والدین کے گھر میں اور اخلاق ہوتے ہیں اور جب شوہر کے گھر آتی ہیں تو پھر ایک دوسری دُنیا ان کی شروع ہوتی ہے۔ ماسوا اس کے شریعت اسلامی میں حکم ہے کہ عورتوں کی عزت کرو اور ان کی بداخلاقی پر صبر کرو اور جب تک ایک عورت پاک دامن اور خاوند کی اطاعت کرنے والی ہو تب تک اس کے حالات میں بہت نکتہ چینی نہ کرو کیونکہ عورتیں پیدائش میں مردوں کی نسبت کمزور ہیں۔ یہی طریق ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کی بداخلاقی برداشت کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اپنی عورت کو تیر کی طرح سیدھی کردے وہ غلطی پر ہے۔ عورتوں کی فطرت میں ایک کجی ہے وہ کسی صورت سے دُور نہیں ہو سکتی۔ رہی یہ بات کہ سیّد بشیر الدین نے بڑی بداخلاقی دکھلائی ہے۔ اس کا یہ جواب ہے کہ جو لوگ لڑکی دیتے ہیں ان کی بداخلاقی قابلِ افسوس نہیں۔ جب سے دُنیا پیدا ہوئی ہے ہمیشہ سے یہی دستور چلا آتا ہے کہ لڑکی والوں کی طرف سے اوائل میں کچھ بداخلاقی اور کشیدگی ہوتی ہے اور وہ اس بات میں سچے ہوتے ہیں کہ وہ اپنی جگر گوشہ لڑکی کو جو ناز و نعمت میں پرورش پائی ہوتی ہے ایک ایسے آدمی کو دیتے ہیں جس کے اخلاق معلوم نہیں اور وہ اس بات میں بھی سچے ہوتے ہیں کہ وہ لڑکی کو بہت سوچ اور سمجھ کے بعد دیں کیونکہ وہ ان کی پیاری اولاد ہے اور اولاد کے بارہ میں ہر ایک کو ایسا ہی کرنا پڑتا ہے اور جب تم نے شادی کی اور کوئی لڑکی پیدا ہوئی تو تم بھی ایسا ہی کرو گے۔ لڑکی والوں کی ایسی باتیں افسوس کے لائق نہیں ہوا کرتیں۔ ہاں جب تمہارا نکاح ہو جائے گا اور لڑکی والے تمہارے نیک اخلاق سے واقف ہو جائیں گے تو وہ تم پر قربان ہو جائیں گے۔ پہلی باتوں پر افسوس کرنا دانائی نہیں۔ غرض

باقی صفحہ 18 پر ملاحظہ فرمائیں

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو کوئی بھی اللہ تعالیٰ کیلئے تواضع اختیار کرتا ہے
اللہ تعالیٰ اس کو قدر و منزلت میں بڑھاتا ہے

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب)

طالب دعا : اے شمس العالم (جماعت احمدیہ میلا پالم، صوبہ تامل ناڈو)

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ امریکہ (ستمبر، اکتوبر 2022ء)

مَیں نے ایک کتاب لکھی ہے جس میں احمدیہ جماعت اور حضور کے بارے میں لکھا ہے
اگر چہ مَیں ایک عیسائی ہوں لیکن مجھے احمدیہ جماعت سے لگاؤ ہے اور لگاؤ کی وجہ آپ کا پیغام محبت ہی ہے ✤ (Dr. Craig Consodine پروفیسر رائیس یونیورسٹی)

جماعت احمدیہ مسلمہ کے عالمی رہنما حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کو مسجد فتح عظیم کے افتتاح کے موقع پر شہر میں خوش آمدید کہنا میرے لئے انتہائی اعزاز کی بات ہے
ہم اس شہر کی کلید عزت مآب خلیفہ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں ✤ (Hon. Billy Mckinne میئر زائن شہر)

مجھے یقین ہے کہ اب یہ چابی محفوظ ہاتھوں میں ہے ✤ (حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جب بھی مَیں احباب جماعت کے ساتھ ملتی ہوں تو میری روحانیت میں اضافہ ہوتا ہے، مَیں کبھی ایسے کسی دوسرے مذہبی گروہ سے نہیں ملی جو
ہو بہو اپنی اس تعلیم کا مجسم ہو جس کا وہ پرچار کرتے ہیں ✤ (Dr. Katrina Lantos Swett چیئرمین لانٹوس فاؤنڈیشن فار ہیومن رائیٹس اینڈ جسٹس)

ہر قسم کی مذہبی جنگ بند ہے، اس لئے مسلمانوں یا کسی بھی مذہب کے لوگوں کیلئے مذہب کے نام پر جنگ کرنا کسی طور پر بھی جائز نہیں ✤

دنیاوی و سیاسی طاقتوں سے مکمل بے رغبتی ہی جماعت احمدیہ مسلمہ کا شروع سے طرہ امتیاز رہا ہے اور آئندہ بھی رہے گا، ہم تو صرف اسلام کی محبت اور امن کی تعلیمات پھیلانا چاہتے ہیں ✤
ہمارا واحد ہتھیار تو دعا ہی ہے اور ہمیں یقین ہے کہ خدا تعالیٰ ہماری دعاؤں کو سنتا ہے ✤

بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے ساری زندگی اپنے پیروکاروں کو پیار، ہمدردی اور احسان پر مشتمل اسلامی تعلیم پر عمل پیرا رہتے ہوئے، لوگوں کے دل و دماغ جیتنے کی تلقین فرمائی
آپ علیہ السلام کا ہر لفظ اور عمل قیام امن اور معاشرہ میں باہمی اخوت قائم کرنے کیلئے تھا، آپ علیہ السلام نے اپنے پیروکاروں کو تعلیم دی کہ اسلام کا اصل مطلب ہی امن اور سلامتی ہے،
آپ علیہ السلام کے ظہور کے بعد اسلام اپنی اصلی روحانی حالت کی طرف لوٹ آئے گا اور ایک دن دنیا اسلام کو ایک پیار، محبت، بردباری ہم آہنگی اور امن کے مذہب کے طور پر جانے گی ✤

مسجد فتح عظیم کی افتتاحی تقریب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز خطاب اور تبلیغ اسلام

رپورٹ : مکرم عبدالماجد طاہر صاحب، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن، یو. کے

29/ستمبر 2022ء (بروز جمعرات)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 5 بجکر 50 منٹ پر مسجد فتح عظیم تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دنیا کے مختلف ممالک سے بذریعہ Fax اور ای میل کے ذریعہ آنے والے خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ نیز حضور انور کی مختلف دفتری امور کی ادائیگی میں مصروفیت رہی۔

1 بجکر 30 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد فتح عظیم تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب بھی نمازیں پڑھانے کیلئے اپنی رہائش گاہ سے مسجد تشریف لاتے ہیں اور پھر واپس جاتے ہیں تو راستے کے دونوں اطراف مختلف جگہوں پر احباب جماعت اور خواتین کھڑے ہوتے ہیں اور پیارے آقا سے اپنے عشق و محبت اور اپنی فدایت کے جذبات کا اظہار پر جوش والہانہ نعروں سے کر رہے ہوتے ہیں۔ ہر طرف سے السلام علیکم حضور اور ''انّی معک یا مسرور'' کی آوازیں آرہی ہوتی ہیں اور مسلسل نعرے بلند ہو رہے ہوتے ہیں۔ بچیاں اپنی محبت کا اظہار اپنی دعائیہ نظموں سے کرتی ہیں۔

مسجد کے بیرونی احاطہ میں مختلف جگہوں پر بڑی تعداد میں مارکیز لگائی گئی ہیں۔ تین مارکیز میں احباب اور خواتین کیلئے نماز پڑھنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ دو بڑی مارکیز میں مردوں اور خواتین کیلئے علیحدہ علیحدہ کھانا کھانے کا انتظام ہے۔ مرد و خواتین کے علیحدہ علیحدہ رجسٹریشن کیلئے اور علیحدہ علیحدہ Covid ٹیسٹ کیلئے بھی مارکیز لگائی گئی ہیں۔ کھانا پکانے کیلئے بھی ایک علیحدہ مارکی ہے۔ اسی طرح مہمانوں کے کھانا کھانے کیلئے بھی ایک علیحدہ انتظام کیا گیا ہے۔

امریکہ کے مختلف خطوں سے دو دو ہزار میل سے زائد فاصلوں سے احباب مرد و خواتین یہاں آکر بیٹھے ہوئے ہیں اور سارا سارا دن اِن مارکیز میں گزار دیتے ہیں۔ اپنے پیارے آقا کے دیدار کا کوئی لمحہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ یہ بڑے مبارک اور برکتوں اور اللہ کے فضلوں کے حصول کے دن ہیں۔ یہاں آنے والا ہر ایک ان برکتوں سے فیض پا رہا ہے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق 6 بجکر 10 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز کی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

آج شام کے اس سیشن میں فیملی ملاقاتوں کے علاوہ مردوں اور عورتوں کے علیحدہ علیحدہ گروپس کی صورت میں ملاقاتیں بھی شامل تھیں۔ فیملی ملاقاتوں میں چھ خاندانوں کے 27/افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ان سبھی نے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے طلباء اور طالبات کو ازراہ شفقت قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

گروپس ملاقاتیں

ان فیملی ملاقاتوں کے بعد مختلف گروپس کی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ لجنہ کے گروپس کی تعداد چار تھی۔ مجموعی طور پر 28 خواتین نے شرف ملاقات پایا۔ یہ سبھی وہ خواتین تھیں جو اپنی زندگی میں پہلی بار حضور انور سے ملاقات کی سعادت پا رہی تھیں اور مختلف 10 جماعتوں سے آئی تھیں۔ پاکستان سے آنے والی بعض خواتین نے بھی شرف ملاقات پایا۔

بعد ازاں مرد احباب نے بھی چار مختلف گروپس کی صورت میں ملاقات کی سعادت پائی۔ احباب کی مجموعی تعداد 43 تھی۔ یہ احباب زائن (Zion) کے علاوہ دیگر مختلف چودہ جماعتوں اور علاقوں سے بڑے لمبے سفر طے کر کے آئے تھے۔

Kentucky سے آنے والے 452 میل کا سفر طے کر کے آئے تھے اور Binghamton سے آنے والے 750 میل جبکہ سیاٹل (Seattle) سے آنے والے 2014 میل اور لاس اینجلس (Los Angeles) سے آنے والے 2046 میل کا طویل سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کیلئے پہنچے تھے۔ علاوہ ازیں پاکستان سے آنے والے بعض احباب نے بھی ملاقات کی سعادت پائی۔

یہ سبھی وہ لوگ تھے جو اپنی زندگی میں پہلی بار حضور انور سے شرف ملاقات پا رہے تھے۔ ان سبھی نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ ان کی خوشی ناقابل بیان تھی۔

ملاقات کرنے والوں کے تاثرات

زائن (Zion) جماعت کے ایک دوست عثمان MBowe صاحب نے بیان کیا کہ دو دن قبل جب ہم مسجد کے باہر کھڑے تھے تو حضور انور نے گزرتے ہوئے میری طرف اور میرے بیٹے کی طرف محض ایک لمحہ کیلئے دیکھا تھا اور پھر آج ہماری فیملی ملاقات ہوئی تھیں۔ حضور انور نے فرمایا میں نے آپ کو دو دن پہلے مسجد کے باہر دیکھا تھا۔ میں حیران رہ گیا کہ حضور کو یہ چھوٹی سی بات کیسے یاد ہے۔

ایک خاتون خالدہ بکر صاحبہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ بہت عرصہ پہلے میں نے حضور انور کو خط لکھا تھا کہ میں آپ سے ملنا چاہتی ہوں۔ میری آپ سے کبھی ملاقات نہیں ہوئی۔ میں چاہتی ہوں کہ حضور یہاں زائن تشریف لائیں۔ آج مجھے اس بات کا یقین نہیں ہو رہا ہمارے وہم و گمان میں نہ تھا کہ حضور زائن بھی آئیں گے۔ میں کتنی خوش نصیب ہو کہ حضور سے میری ملاقات ہو گئی ہے۔

ایک خاتون جو کہ جماعت کولمبس

(Columbus) سے آئی تھیں، کہنے لگیں کہ آج کی ملاقات میرے لیے ایک خاص الٰہی لمحہ تھا۔ ہمیں کل تک معلوم ہی نہیں تھا کہ آج ہماری ملاقات ہے۔ ہماری ملاقات تو ایک معجزانہ ملاقات ہوئی ہے۔ یہ کہتے ہوئے موصوفہ رونے لگ گئیں۔

ایک دوست ریان احمد صاحب جو پاکستان سے آئے تھے۔ کہنے لگے کہ میں اس تجربے کو الفاظ میں بیان نہیں کرسکتا۔ جیسے ہی میں نے حضور انور کی طرف دیکھا تو اس دنیا میں نہ رہا اور بات کرنے کیلئے جو سوچا تھا سب کچھ بھول گیا۔

شکاگو کے ایک دوست نعمان احمد صاحب نے کہا کہ ملاقات سے قبل میری یہ حالت تھی کہ مجھ سے سانس نہیں لیا جا رہا تھا۔ بڑی گھبراہٹ اور بے چینی تھی۔ جونہی میں کمرے میں داخل ہوا حضور انور کا چہرہ دیکھا تو میں سانس لینے کے قابل ہوگیا۔

حافظ عمران احمد صاحب جو میامی (Miami) سے آئے تھے کہنے لگے کہ میں نے حضور انور کو بتایا کہ میں اس شعبے کا اسسٹنٹ پروفیسر ہوں جس میں حضور نے تعلیم حاصل کی ہے یعنی زراعت، تو اس پر حضور انور نے فرمایا کہ زراعت تو ایک وسیع میدان ہے۔ آپ خاص طور پر کیا سکھاتے ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ فوڈ سائنس پڑھاتا ہوں۔

ایک دوست Micheal Carpenter نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں نے بیعت محض تین ماہ قبل کی تھی۔ نو احمدی ہوں۔ مجھے بالکل پتہ نہیں تھا کہ ملاقات میں کیا ہوتا ہے۔ ملاقات کیسے ہوگی۔ حضور انور سے مل کر اب مجھے یقین ہے کہ خلیفہ خدا تعالیٰ نے خود چنا ہوا ہے۔

شکاگو جماعت سے سید ثاقب صاحب بیان کرتے ہیں کہ میری اہلیہ ملاقات میں رونے لگ گئی تھی۔ اہلیہ نے سولہ سال قبل بیعت کی تھی اور یہ افغانستان سے ہے۔ اس کو اس بات کا فکر تھا کہ وہ اردو زبان صحیح طرح نہیں بول سکتی تو حضور انور کو اس کی بات سمجھ نہیں آئے گی۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ کی اردو ٹھیک ہے۔ حضور انور نے یہ بھی فرمایا کہ آپ یہ نہ سمجھیں کہ آپ نو مبائعہ ہیں اب آپ یہ سمجھیں کہ آپ پیدائشی احمدی ہیں اور جو ایک پیدائشی احمدی سے توقعات ہوتی ہیں وہی آپ سے ہیں۔ ان توقعات کے مطابق عمل کریں۔

ایک دوست عمران چوہدری صاحب کہنے لگے کہ میری خوشی کی تو انتہا نہیں ہے حضور انور نے شفقت فرماتے ہوئے میری بیٹی کیلئے رومال اور چاکلیٹ دی۔

ایک دوست الطاف منیب صاحب Binghamton جماعت سے آئے تھے کہنے لگے کہ آج میں نے حضور انور سے بات کی۔ حضور انور نے میری بات کو غور سے سنا اور مجھے اپنے مشوروں سے نوازا۔ مجھے اور کیا چاہیے تھا مجھے تو سب کچھ مل گیا۔

جماعت Oshkosh سے آنے والے دوست حافظ انعام الحق صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا اور بتایا کہ میں اپنے بارے میں فکر مند تھا لیکن حضور انور سے مل کر میری تمام پریشانیاں ختم ہوگئی ہیں۔ حضور انور کی دعائیں میرے ساتھ ہیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام 7 بجکر 30 منٹ تک جاری رہا۔

احمدیہ مسلم سائنٹسٹ ایسوسی ایشن کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

ملاقاتوں کے پروگرام کے بعد احمدیہ مسلم سائنٹسٹ ایسوسی ایشن کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات تھی۔ اس ملاقات کا انتظام ایک ہال میں کیا گیا تھا۔ حضور انور اس ہال میں تشریف لے گئے۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم منیب شریف صاحب نے کی۔ اسکے بعد ایسوسی ایشن آف احمدیہ مسلم سائنٹسٹ کے صدر ڈاکٹر سہیل حسین صاحب آف سلیکون ویلی نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف اسٹین فورڈ یونیورسٹی کیلیفورنیا میں پروفیسر ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ دسمبر 2019ء میں احمدیہ مسلم ریسرچ کانفرنس برطانیہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا تو حضور انور کے خطاب سے ہی ہم نے اس ایسوسی ایشن کے مرد اور خواتین ممبران نے اپنے مقاصد کو سامنے رکھا ہے اور ہم نے اپنا یہ مشن رکھا ہے کہ سائنس اور ٹیکنالوجی کے اگلے اسلامی سنہری دور کی قیادت ان شاء اللہ العزیز احمدی مسلم سائنٹسٹ نے کرنی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے یہ بھی بتایا کہ ہم اپنے سالانہ پروگراموں میں قرآن اور سائنس سمپوزیم کا انعقاد بھی کرتے ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ اس وقت جو ممبران یہاں بیٹھے ہیں وہ کتنے ہیں اور ان میں پی ایچ ڈی کتنے ہیں؟ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ یہاں 46 مرد اور 37 ممبران خواتین موجود ہیں اور اس 83 کی تعداد میں سے 35 پی ایچ ڈی ہیں۔

اسکے بعد احمدی خواتین سائنٹسٹ ایسوسی ایشن کی صدر ڈاکٹر نصرت شریف صاحبہ نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ ڈاکٹر نصرت صاحبہ فائزر (Pfizer) میں فارماسیوٹیکل کی سینئر پرنسپل سائنسدان ہیں۔

موصوفہ نے مرد اور خواتین دونوں ایسوسی ایشن کے مشترکہ وژن (Vision) کے بارے میں بتایا کہ ہم نے خلافت احمدیہ کی خواہش کی بنیاد پر 100 پروفیسر عبدالسلام بنانے ہیں۔ اپنی اس کوشش کو آگے بڑھاتے ہوئے ڈاکٹر نصرت صاحبہ نے دونوں ایسوسی ایشن کی آفیشل ممبر شپ کے موجودہ ڈیموگرافک (Demographic Data) کو پیش کیا اور بتایا کہ کم از کم دس امیدوار عبدالسلام موجود ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ جماعت کی جوبلی کے سال ہمارے پاس یہ سائنٹسٹ ہونے چاہئیں۔ 1989ء سے اب تک 33 سال ہو چکے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا اگلے چند سالوں میں کم از کم ایک یا دو عبدالسلام ہونے چاہئیں۔

بعد ازاں درج ذیل احمدی محققین نے اختصار کے ساتھ اپنی ریسرچ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کی۔

سب سے پہلے ڈاکٹر اطہر نوید ملک صاحب نے اپنی ریسرچ پیش کی۔ موصوف ایم ٹی، پی ایچ ڈی، براؤن یونیورسٹی میں نیوروسرجری اور نیوروسائنسز کے اسسٹنٹ پروفیسر ہیں۔

موصوف نے کوما (Coma) اور متعلقہ دماغی امراض کے علاج میں ایک غیر معمولی بہتری لانے کیلئے اپنی تحقیق کے بارہ میں بتایا۔ موصوف نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ ابھی یہ تحقیق جاری ہے۔

اسکے بعد ڈاکٹر آصف جمیل صاحب نے اپنی تحقیق پیش کی۔ موصوف بھی ایچ ڈی ہیں اور ہارورڈ میڈیکل اسکول میں انسٹرکٹر ہیں۔ موصوف نے دماغی محرکات کے آلات (Brain Stimulation Devices) سے اعصابی اور نفسیاتی امراض کا علاج کرنے کے بارہ میں اپنی تحقیق کے بارہ میں بتایا اور عرض کیا کہ ابھی یہ ریسرچ جاری ہے۔

بعد ازاں ڈاکٹر عبدالنصیر صاحب نے اپنی ریسرچ کے بارہ میں بتایا۔ موصوف بھی ایچ ڈی ہیں اور آگسٹا یونیورسٹی میں فزکس کے اسسٹنٹ پروفیسر ہیں۔ موصوف نے بتایا کہ وہ جسم کے تمام خلیات (Cells) خاص طور پر کینسر کے خلیات کی منتقلی کے پیچھے بنیادی طبیعات کو سمجھنے کی تحقیق کر رہے ہیں۔ ان کی یہ تحقیق حال ہی میں دنیا کے مادی سائنس کے سب سے بڑے جریدے میں شائع ہوئی ہے۔ جسکا عنوان ہے "فطری مواد"

اسکے بعد ڈاکٹر فیضان عبداللہ باگورا صاحب نے اپنی تحقیق پیش کی۔ موصوف ایم ڈی، پی ایچ ڈی، نارتھ ویسٹرن یونیورسٹی کے پروفیسر اور چیف آف پیڈیاٹرک سرجری (Pediatric Surgery) اور نارتھ ویسٹرن یونیورسٹی شکاگو میں سینٹر فار گلوبل سرجری (Center For Global Surgery) کے ڈائریکٹر ہیں۔ انہوں نے اپنی ریسرچ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ وہ بچوں میں پہننے کے قابل سینسر (Wearable Sensors) استعمال کرکے کسی بھی سرجری کے بعد کے نتائج کو بہتر بنانے کیلئے کام کر رہے ہیں۔

بعد ازاں مجیب اعجاز صاحب جو ONE (Our Next Energy) کے چیف ایگزیکٹو آفیسر (CEO) ہیں، انہوں نے اپنی کمپنی کی الیکٹرک بیٹری ٹیکنالوجی (Electric Battery Technology) کے بارہ میں بتایا جو الیکٹرک گاڑیوں کیلئے ایک ہزار کلومیٹر کے سفر میں ایک ہی چارج پر مدد فراہم کرتی ہے۔

اسکے بعد عدیل ملک صاحب جو Clearstep Inc کے چیف ایگزیکٹو آفیسر (CEO) ہیں انہوں نے بتایا کہ وہ ضرورت مندوں کی دیکھ بھال کیلئے Artificial Intelligence کو استعمال کر رہے ہیں اور اسی بارہ میں ریسرچ کر رہے ہیں۔

بعد ازاں خواتین کی طرف سے ڈاکٹر شہناز بٹ صاحبہ نے اپنی ریسرچ کے بارہ میں بتایا۔ موصوفہ پی ایچ ڈی ہیں اور سینٹ جوزف یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں اور اسی یونیورسٹی میں نیوروسائیکو فارماکولوجی لیب (Neuropsycho Pharmacology Lab) کی ڈائریکٹر ہیں۔ موصوفہ نے بتایا کہ وہ مختلف نفسیاتی عوارض (Psychological Disorder) میں Stress کے کردار کا مطالعہ کرنے کیلئے مختلف سائنسی ماڈل استعمال کر رہی ہیں۔

اسکے بعد اولیویا ولیمز باربر صاحبہ (Olivia Williams Barber) نے اپنی تحقیق کے حوالے سے بتایا کہ موصوفہ نارتھ ویسٹرن یونیورسٹی شکاگو میں (Environmental Engineering) میں پی ایچ ڈی کی Candidate ہیں۔ موصوفہ نے اپنی ریسرچ کے حوالے سے بتایا کہ کس طرح گھر کے اندر جراثیم کش چھڑکنے (Spraying Disinfectant) سے Antibiotic Resistant Bacteria کا مسئلہ پیدا ہوسکتا ہے۔

اسکے بعد نائلہ رزاق صاحبہ نے اپنی تحقیق کے حوالے سے بتایا۔ موصوفہ Yale یونیورسٹی میں Early Mediterranean Religions کی پی۔ایچ۔ڈی Candidate ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ وہ اسلام کے آغاز میں بحیرہ روم کے علاقے کا مطالعہ کرنے کیلئے Archeology میں نئے طریقے استعمال کر رہی ہیں۔

حضور انور نے خاص طور پر ان ریسرچ کرنے والوں سے ان کے کام کے نتائج اور معاشرے پر اس کے اثرات کے بارے میں پوچھا۔

آخر پر ایسوسی ایشن نے حضور انور کی خدمت میں ایک آسٹرولیب پیش کیا۔ ایک ایسا آلہ جو پہلے زمانوں میں فلکیاتی پیمائش کیلئے استعمال ہوتا تھا۔ ابتدائی مسلمان سائنس دانوں نے اسے ایجاد کیا تھا۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام 8 بجکر 5 منٹ تک جاری رہا بعد ازاں ساڑھے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فتح عظیم میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائی۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

30 ستمبر 2022ء (بروز جمعہ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 5 بجکر 50 منٹ پر مسجد فتح عظیم میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور کی مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ آج کا یہ دن کئی لحاظ سے ایک تاریخ ساز دن ہے جو ہمیشہ احمدیت کی تاریخ میں یاد رکھا جائے گا۔ آج حضور انور کے خطبہ جمعہ کے ساتھ ڈاکٹر الیگزینڈر ڈوئی کے شہر زائن (Zion) میں مسجد فتح عظیم کا افتتاح ہو رہا تھا۔ پھر زائن کی سرزمین سے خلیفۃ المسیح کا یہ پہلا ایسا خطبہ جمعہ ہے جو ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ذریعہ ساری دنیا میں براہ راست لائیو نشر ہو رہا تھا۔

اس سے قبل امریکہ کے مشرقی حصہ واشنگٹن ڈی سی، Harrisburg اور ساؤتھ کے علاقہ ہیوسٹن اور مغربی علاقہ لاس اینجلیز سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات جمعہ ایم ٹی اے پر لائیو نشر ہو چکے ہیں۔

ڈاکٹر ڈوئی نے تو یہ کہا تھا کہ اسکے اپنے بسائے ہوئے شہر زائن سے اسلام کی آواز ہمیشہ کیلئے دبا دی

جائے گی۔ اسلام کا کوئی نام لیوا بھی نہ ہوگا۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ کی زبان سے الہام ’’فتح عظیم‘‘ کے جلو میں، نہ صرف ڈوئی کے اس شہر میں اسلام کی آواز گونج رہی ہے بلکہ یہاں سے ڈوئی کے ملک امریکہ میں بھی یہ آواز گونج رہی ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ یہ آواز یہاں سے کل عالم میں، ساری دنیا میں، ملک ملک، قریہ قریہ، بستی بستی سنائی دے رہی ہے۔ پس آج اس شہر کا چپہ چپہ اور یہاں کے دن رات کا لمحہ لمحہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر گواہی دے رہا ہے۔ سبحان اللہ وبحمدہ، سبحان اللہ العظیم۔

نماز جمعہ میں جماعت زائن (zion) کے علاوہ امریکہ کی مختلف دوسری جماعتوں سے احباب بڑے لمبے اور طویل فاصلے طے کرکے شامل ہونے کیلئے پہنچے تھے۔ شامل ہونے والوں میں ایک بڑی تعداد ایسی تھی جو ایک ہزار سے اڑھائی ہزار میل تک کا سفر طے کرکے آئی تھی۔ نماز جمعہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد دو ہزار سے زائد تھی۔

امریکہ کے علاوہ برطانیہ، جرمنی، سویڈن، برازیل، گیانا، سرینام، پاکستان، کبابیر، کینیڈا سے جماعتی نمائندگان اور دوسرے احباب اس مسجد کے افتتاح میں شمولیت کیلئے پہنچے تھے۔

پروگرام کے مطابق 1 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد فتح عظیم تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ (اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اخبار بدر 6/اکتوبر 2022ء شمارہ نمبر 40 میں شائع ہو چکا ہے اور اسکا مکمل متن اسی شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ 1 بجکر 50 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں اور تاثرات

پروگرام کے مطابق 6 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج شام کے اس سیشن میں 32 فیملیز کے 156 /افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کا شرف پایا۔ ان سبھی فیملی نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز Zion کی مقامی جماعتوں کے علاوہ درج ذیل آٹھ جماعتوں اور مقامات سے آئی تھیں۔

Chicago	St.Louis
Detroit	Oshkosh
Milwaukee	Miami
Los Angeles	Bay point

شامل ہیں۔ Miami سے آنے والی فیملی 1404 میل، لاس اینجلز سے آنے والی 2046 میل اور bay point سے آنے والی فیملیز 2142 میل کا سفر طے کرکے پہنچی تھیں۔

آج اکثر احباب مرد و خواتین کی حضور انور کے ساتھ پہلی ملاقات تھی۔ ان کے چہروں پر ایک غیر معمولی خوشی تھی۔ ہر ایک کے اپنے اپنے جذبات تھے۔ ملاقات کرکے باہر نکلتے تو ایک دوسرے کو خوشی کے آنسوؤں کے ساتھ مبارکباد دیتے۔ اللہ تعالیٰ ان کیلئے یہ خوشیاں دائمی بنادے اور یہ ان انتہائی مبارک لمحات کی ہمیشہ کیلئے حفاظت کرنے والے ہوں۔

☆ملاقات کرنے والوں میں ایک دوست شبیر احمد صاحب شکاگو سے آئے تھے کہنے لگے کہ آج ہم کس قدر خوش قسمت ہیں کہ ہمیں حضور سے ملنے کا موقع ملا ہے۔ ہر کسی انسان کو یہ موقع نصیب نہیں ہوتا۔ ہمیں یہ نعمت اور سعادت پاکستان میں اللہ کی خاطر ظلم وستم کا سامنا کرنے کے بعد ملی ہے۔

☆ایک دوست عدیل احمد صاحب ڈیٹرائٹ سے آئے تھے کہنے لگے میں آج بہت خوش ہوں اور خوش نصیب بھی ہوں کہ میرے بچوں کی خدا کے چنے ہوئے خلیفہ سے ملاقات ہوئی۔

☆انصر حسن صاحب لاس اینجلز سے 2046 میل کا سفر طے کرکے ملاقات کیلئے آئے تھے۔ ملاقات کے بعد انہوں نے بتایا کہ سال 2013ء میں، میں نے ایک خواب دیکھا تھا کہ میں حضور انور سے ایک ساحلی علاقے کے قریب مل رہا تھا۔ میں نے یہ خواب اس وقت دیکھا تھا جب میں پاکستان میں تھا اور میرے امریکہ آنے کا کوئی امکان بھی نہیں تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے امریکہ تک پہنچا دیا اور اب ایک ساحلی علاقے کے قریب ہی میری حضور انور سے ملاقات ہوئی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا مجھ پر ایسا فضل ہے کہ میں جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے۔

☆جماعت شکاگو سے ملاقات کیلئے آنے والے دوست وقاص احمد صاحب نے بتایا کہ میری خوشی کی اس وقت انتہا نہ رہی کہ جب میں دفتر میں داخل ہوا تو حضور انور کو معلوم تھا کہ میرے والد کون ہیں۔ میں حیران رہ گیا کیونکہ یہ میری زندگی کی پہلی ملاقات تھی۔

☆عثمان ضیاء صاحب جماعت St. Louis سے آئے تھے۔ ملاقات کے بعد کہنے لگے کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ حضور انور کے بابرکت وجود میں جلال ہے۔ میں نے نور ہی دیکھا ہے۔

☆سلمان احمد صاحب جو جماعت شکاگو سے آئے تھے کہنے لگے کہ میرے پاس الفاظ نہیں ہیں کہ میں کچھ بیان کرسکوں۔ بس یہی کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ میں نے ملاقات کی سعادت پائی ہے اور میں نے حضور انور سے دعائیں حاصل کیں۔ حضور انور نے ہمیں بہت دعائیں دیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجے بیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں 8:30 بجے حضور انور نے مسجد فتح عظیم میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

یکم اکتوبر 2022ء (بروز ہفتہ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بج کر 50 منٹ پر مسجد فتح عظیم تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ یہاں امریکہ کے اس سفر کے دوران دنیا کے مختلف ممالک سے روزانہ بذریعہ Fax اور ای میل کے ذریعہ خطوط اور رپورٹس موصول ہوتی ہیں۔ یہاں امریکہ کے احباب کی طرف سے خطوط اور مختلف شعبہ جات کی رپورٹس بھی حضور انور کی خدمت میں پیش ہوتی ہیں۔ حضور انور ان خطوط اور رپورٹس کو ملاحظہ فرماتے ہیں اور ہدایات سے نوازتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 1 بجکر 30 منٹ پر مسجد فتح عظیم تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

ایک صحافی خاتون کو انٹرویو

پروگرام کے مطابق پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نمائش ہال میں تشریف لائے جہاں ’’Lake County NewsSun‘‘ اخبار کی ایک صحافی خاتون Yadira Sanchez Olson صاحبہ حضور انور سے انٹرویو کیلئے آئی ہوئی تھیں۔

اس صحافی نے پہلا سوال یہ کیا کہ اس دور میں جب ہر طرف بہت زیادہ خوف، جرائم، بے گھر ہونا اور خوراک کی کمی اور عدم تحفظ ہے تو آپ کا کیا پیغام ہے تا کہ خوف کم ہو؟ اسکے جواب میں حضور انور نے فرمایا: بانی سلسلہ احمدیہ نے فرمایا ہے کہ میرے آنے کا مقصد لوگوں کو ان کے خالق کے قریب کرنا ہے۔ ان کے پیدا کرنے والے تک پہنچانا ہے اور دوسرا یہ کہ دنیا کے لوگوں کو سمجھانا ہے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کے حقوق ادا کریں۔ اگر آپ لوگوں کو ان کے حقوق دیتے ہیں تو پھر کوئی جرم یا بے گھر ہونا یا خوراک کا عدم تحفظ نہیں ہونا چاہئے۔

صحافی نے سوال کیا کہ آپ نوجوانوں کو اپنے ایمان پر قائم رہنے کیلئے کیا پیغام دینا چاہتے ہیں؟ اس پر حضور نے فرمایا: نوجوانوں کو اپنے بزرگوں کی دین اور ایمان کی باتیں سنی چاہئیں اور ان سے دین اور ایمان کی باریکیاں سیکھنی چاہئیں۔ بچے کیلئے والدین سے سب کچھ سیکھنا ایک فطری عمل ہے۔ والدین سے دین بھی سیکھنا چاہئے۔

صحافی کے اس سوال کے جواب میں کہ ’’کیا آپ کے خیال میں تمام مذاہب اور لوگوں کیلئے امن کے حصول کا کوئی فارمولا ہے؟ کیا تمام مذاہب مل کر امن کیلئے کام کرسکتے ہیں؟‘‘ حضور انور نے فرمایا: اگر دنیا یہ سمجھ لے کہ تمام لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے ہی پیدا کیا ہے اور ہماری پیدائش کا مقصد ایک دوسرے کو مارنا یا تباہ کرنا نہیں ہے اور یہ کہ تمام مذاہب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے ہیں تو پھر آپ یہ بھی سمجھ لیں گی کہ تمام انبیاء اور تمام مذاہب کے بانی نے پیش گوئی کی تھی کہ آخری زمانہ میں ایک ایسا نبی آئے گا جو تمام مذاہب کو متحد کردے گا۔ ہمارا یقین ہے کہ وہ شخص جسکے بارہ میں تمام مذاہب کی بانی نے پیشگوئی کی ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی کی کہ میرے پیروکار اسلام کی حقیقی تعلیم کو بھول جائیں گے پھر اُس وقت ایک مصلح آئے گا جو میری امت میں سے ہوگا اور ہمارا یقین ہے کہ یہ مصلح بانی سلسلہ احمدیہ ہیں۔

ایک پروفیسر کی حضور سے ملاقات

بعد ازاں ڈاکٹر Craig Consodine نے حضور انور سے ملاقات کی۔ موصوف ہیوسٹن میں Rice یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں۔

حضور انور نے موجودہ جنگی حالات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ انسانیت کی تباہی کی طرف جا رہے ہیں۔ بعض مغربی لیڈرز اپنے اقدام میں اس حد تک آگے جا چکے ہیں کہ پیچھے ہٹنے کیلئے تیار نہیں۔ اب بعض ایشیائی لیڈر انہیں نرم کرنے اور تنازعہ کو کم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر Craig نے کہا کہ میں نے ایک کتاب لکھی ہے جس میں احمدیہ جماعت اور حضور کے بارے میں لکھا ہے۔ میری کتاب کا پیغام محبت ہے۔ اگرچہ میں ایک عیسائی ہوں لیکن مجھے احمدیہ جماعت سے لگاؤ ہے اور لگاؤ کی وجہ محبت ہی ہے۔ آپ کا پیغام ’’محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں‘‘ میرے لیے ایک خاص پیغام ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ وہ پیغام ہے جسے ہر کوئی بھول رہا ہے۔ دنیا اس پیغام کو بھول گئی ہے۔

حضور نے فرمایا آپ عیسائی ہیں اور ہم مسلمان ہیں لیکن ہم سب انسان تو ہیں۔ کم از کم ہمیں بطور انسان ایک دوسرے کا احترام کرنا چاہئے۔ اگر ہمیں ایک دوسرے کا احترام کرنے کا احساس ہو جائے تو امن محبت اور ہم آہنگی ہوگی۔

حضور نے فرمایا: ہم نے یہاں دنیا کے اس حصے میں لفظ آزادی کو غلط سمجھا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ آزادی کا مطلب ہے کہ ہم جو چاہیں ہمیں کہنے کا حق ہے۔ ہم جو چاہیں کرنے میں آزاد ہیں۔ ضروری نہیں کہ ہم دوسرے کا احترام کریں۔ یہی وجہ ہے کہ اب ہم بنیادی باتوں امن، رواداری اور ہم آہنگی سے ہٹ رہے ہیں۔

ایک ڈاکٹر کی ملاقات

اسکے بعد ڈاکٹر کترینا لانٹوس (Dr.Katrina Lantos) نے حضور انور سے ملاقات کی۔ موصوفہ Lantos Foundation for Human Rights and Justice کی صدر ہیں اور یہ یونائیٹڈ سٹیٹس کمیشن انٹرنیشنل ریلیجیس فریڈم کی سابق چیئر اور نائب صدر رہی ہیں۔

موصوفہ نے کہا کہ حضور سے ملاقات کرکے ایک غیر معمولی خاص تجربہ حاصل ہوتا ہے۔ ہم حضور کی طرف سے جو نور اور حکمت ہے اپنی زندگی میں اپنے اندر محسوس کرتے ہیں اور حضور کی صحبت میں رہ کر یہ محسوس ہوتا ہے کہ ہمارے دن اور ہمارے ہفتے بہتر ہوتے جاتے ہیں۔

ڈاکٹر کترینہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ڈوئی کے درمیان مباہلہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا مباہلہ کی یہ کہانی حیرت انگیز کہانی ہے کہ بانی سلسلہ احمدیہ خدا پر توکل کرتے ہوئے مخالفت اور غلاظت کے مقابلہ میں کامیاب ہوئے۔

اس پر حضور نے فرمایا: آپ خود بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کامیابی کا نشان ہیں کہ آپ جماعت کی مدد کر رہی ہیں۔ آپ ہر جگہ ہمارا پیغام پہنچا رہی ہیں۔ آپ جہاں بھی جاتی ہیں دنیا کو بتاتی ہیں کہ ہماری جماعت وہ واحد جماعت ہے جو حقیقی معنوں میں محبت کی تبلیغ کرتی ہے اور خود بھی اس پر عمل پیرا ہے۔

موصوفہ نے پاکستان میں جماعت کے مخالفانہ حالات پر افسوس کا اظہار کیا اور کہا کہ اب معاملہ ظلم سے بھی بدتر ہوگیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اب مولوی کہتے ہیں کہ ہماری عورتوں کا حمل ساقط کر دیا جائے۔ وہ مصر کے فرعون سے بھی بدتر ہو چکے ہیں۔ جیسا کہ فرعون نے کہا تھا کہ مصر میں کسی بھی نئے پیدا ہونے والے بچے کو قتل کر دینا چاہئے۔

موصوفہ نے عرض کیا کہ یہ حیرت انگیز بات ہے کہ آپ کی جماعت برائی کا جواب برائی سے نہیں دیتی۔ نفرت کا جواب نفرت سے نہیں دیتی۔

اس پر حضور نے فرمایا: کہ ہم اسی طرز پر جواب تو دے سکتے ہیں ہم زیادہ منظم ہیں لیکن ہم ایسا نہیں کرتے کیونکہ حقیقی اسلامی تعلیم یہ نہیں ہے۔

چودہ سرکردہ افراد کی اجتماعی ملاقات

اس پروگرام کے مطابق درج ذیل 14 سرکردہ افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اجتماعی طور پر ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

Mr. Billy Mckinney میئر آف زائن (Zion)
Joyce Mason سٹیٹ کانگریس وُومن 61st District
Raja Krishna Moorti یو ایس کانگریس مین 8th District
Katrina Lantos Swett پریذیڈینٹ آف Lantos فاؤنڈیشن ہیومن رائٹس اینڈ جسٹس
Chelsea Hedquist (Lantos Foundation)
Dr.Craig Considine Phd سینئر لیکچرر Rice یونیورسٹی ڈیپارٹمنٹ آف سوشیالوجی
Sherif John Idleburg پولیس اینڈ فائر کمشنر lake کاؤنٹی
Cheri Neal سپروائزر آف زائن ٹاؤن شپ
Mary Lou Hiltibran ایمرجینسی سروسز اینڈ Disaster ایجنسی
Eric Reinhart سٹیٹ اٹارنی lake کاؤنٹی
Rabi Melinda Zalma Manager of Programs Tanenbaum Center for Interreligious Understanding New York
Rabi Mare Belgrad Founded B´Chavana Congregation in nearby Baffalo Grove, Illionois
Anriane Johnson سٹیٹ سینٹر 30th District
Dr. Gabrielle Lyon ایگزیکٹو ڈائریکٹر Illinois Humanities

اس اجتماعی ملاقات کے دوران ایک خاتون نے عرض کیا کہ میں 2002ء میں غانا میں عکرہ میں رہی ہوں اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضور بھی غانا میں رہے ہیں۔ میں جاننا چاہتی ہوں کہ غانا میں آپ کا تجربہ کیسا رہا ہے؟ اس پر حضور نے فرمایا: آپ غانا میں اس وقت رہی ہیں جب معاشی صورتحال بہتر ہو گئی تھی۔ جب میں غانا میں تھا تو حالات بہت ہی قابل رحم تھے۔ میں نے تقریباً چار سال شمال میں گزارے اور دُور دراز کے شمالی علاقے میں اور پھر چار سال جنوبی علاقے میں گزارے 1985ء میں، میں نے غانا چھوڑ دیا تھا۔

حضور انور کی خدمت میں ایک مہمان نے سوال کیا کہ ایک چیز جس نے مجھے جماعت احمدیہ سے متاثر کیا وہ دوسرے مذاہب کے لوگوں کے ساتھ ان کا میل جول ہے۔ سب سے اہم طریقہ کیا ہے کہ ہم اپنے اختلافات کے باوجود لوگوں سے رابطہ قائم کر سکتے ہیں؟ اس پر حضور انور نے فرمایا: کہ ہمارا دعوی ہے کہ اسلام واحد مذہب ہے جو تمام مذاہب کو تسلیم کرتا ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ موسی نبی تھے عیسی نبی تھے اور ہر مذہب اپنی اصل میں سچا مذہب تھا۔ ہم کہتے ہیں کہ ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگی کے ساتھ رہنا چاہئے اور ایک دوسرے کا احترام کرنا چاہئے۔ اگر ہم اس بنیادی اصول کو سمجھ لیں تو ہم امن کے ساتھ رہ سکتے ہیں۔

اس ملاقات کے بعد ان تمام مہمانوں نے حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت پائی۔

ایک کانگریس مین کی ملاقات

بعد ازاں یو ایس کانگریس مین Raja Krishna Moorti صاحب نے حضور کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔ حضور انور کے استفسار پر موصوف نے بتایا کہ انڈیا سے اس کا تعلق ساؤتھ انڈیا کے علاقہ چنائی (Chenai) سے ہے اور بہت چھوٹی عمر میں والدین کے ساتھ امریکہ آ گئے تھے۔

حضور انور نے فرمایا: کہ حضور نے بھی چنائی کا وزٹ کیا ہوا ہے۔ موصوف کے ایک سوال پر حضور انور نے فرمایا کہ میں یہاں اس علاقہ میں دوسری مرتبہ آیا ہوں پہلے 2012ء میں آیا تھا۔

کانگریس مین راجہ کرشنا صاحب نے عرض کی کہ امریکہ میں آپ کی کمیونٹی بہت اچھی ہے۔ آپ یہاں بار بار آتے رہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ساری دنیا میں ہماری کمیونٹی ہے ہر جگہ افراد جماعت میرا انتظار کرتے ہیں۔

یو کے میں جماعت کے مرکز اسلام آباد ٹلفورڈ کا بھی ذکر ہوا۔ حضور نے فرمایا کہ یہاں ہمارے مرکزی سینٹر آفیسز ہیں۔

کانگریس مین کی حضور انور کے ساتھ یہ ملاقات چھ بج کر دس منٹ تک جاری رہی۔ کانگریس مین نے حضور انور کے ساتھ تصویر بھی بنوائی۔

مسجد فتح عظیم کی افتتاحی تقریب

آج مسجد فتح عظیم کے افتتاح کے حوالے سے مسجد کے بیرونی احاطہ میں نصب مارکی میں ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس تقریب میں مختلف جماعتوں اور ممالک سے آنے والے جماعتی عہدیداران اور نمائندوں کے علاوہ 161 غیر مسلم اور غیر از جماعت مہمانوں نے شرکت کی۔ ان مہمانوں میں وہ تمام مہمان بھی شامل تھے جنہوں نے اس تقریب سے قبل حضور انور کے ساتھ انفرادی طور پر اور گروپ کی صورت میں ملاقات کی تھی۔

اسکے علاوہ Mayor of Glen Ellyn مارک Senak صاحب، Glen Ellyn کے سابق میئر Mike Formento صاحب، زائن کمشنر Lake County، Chris Fischer صاحب، بورڈ ممبر Gina Roberts، سپریٹنڈنٹ Dr. Jesse Rodriguez، زائن ہائی اسکول پرنسپل Zackary Livingston بھی اس تقریب میں شریک تھے۔

علاوہ ازیں اس تقریب میں ڈاکٹرز، پروفیسرز، ٹیچرز، وکلاء، جرنلسٹ میڈیا کے نمائندے، سکیورٹی کے اداروں کے نمائندے اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل تھے۔

پروگرام کے مطابق 6 بجکر 10 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مارکی میں تشریف لائے۔ حضور انور کی آمد سے قبل تمام مہمان اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مبارک Kukoy صاحب نے کی۔ بعد ازاں اس کا انگریزی ترجمہ مکرم نصیر اللہ صاحب نے پیش کیا۔ اسکے بعد مکرم امجد محمود خان صاحب (نیشنل سیکریٹری امور خارجیہ، یو ایس اے) نے تعارفی ایڈریس پیش کیا۔

زائن شہر کے میئر کا تاریخی استقبالیہ اور حضور کی خدمت میں شہر کی کلید پیش کرنا

بعد ازاں زائن شہر کے میئر آنریبل Billy Mckinne نے استقبالیہ ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

آپ سب کا شکریہ! آپ سب پر سلامتی ہو اور زائن الینوائے کے خوبصورت شہر میں خوش آمدید! میرے لئے جماعت احمدیہ مسلمہ کے عالمی رہنما حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کو مسجد فتح عظیم کے افتتاح کے موقع پر زائن شہر میں خوش آمدید کہنا انتہائی اعزاز کی بات ہے۔ خلیفۃ المسیح کا آج شام اس تقریب میں شرکت کیلئے ہزاروں میل کا سفر طے کر کے آنا یقیناً ہمارے لیے بہت ہی فخر کا باعث ہے۔

یہاں زائن میں ہمارا ماٹو Historic Past and Dynamic Future ہے۔ ہمارے شہر کے قلب میں یہ خوبصورت مسجد اس ماٹو کی ایک اعلیٰ مثال ہے۔ میری خواہش اور دعا ہے کہ یہ عبادت گاہ ہمارے ماضی اور مستقبل کے درمیان ایک پل کا کام کرے۔ یہ جانتے ہوئے کہ یہ مسجد ایسی شاندار ایمان سے بھرپور کمیونٹی کے نمازیوں سے بھری ہوئی ہے، مجھے زائن شہر کے مستقبل کیلئے بھی امید دلاتی ہے اگر ہمیں ایک بہتر زائن، ایک بہتر شہر، ایک بہتر ریاست، ایک بہتر ملک اور ایک بہتر دنیا بنانی ہے تو ہمیں تمام نسلوں اور عقیدوں کے ساتھ مل کر کام کرنا ہوگا۔ جب میں اس پیغام کو دیکھتا ہوں جو احمدیہ مسلم کمیونٹی ہمارے شہر میں لے کر آئی ہے تو مجھے بہت خوشی ہوتی ہے۔ یہ مسلمانوں کی وہ جماعت ہے جسکا نصب العین ”محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں“ ہے۔ یہ ایک ایسی جماعت ہے جو اسلام کے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کرتی ہے جنہوں نے عیسائیوں کے ساتھ عہد کیا تھا کہ ان کے پیروکار گرجا گھروں کی مرمت میں عیسائیوں کی مدد کریں گے اور گرجا گھروں کی ہر قسم کے خطرات سے حفاظت اور دفاع کیلئے اپنی جانیں بھی قربان کریں گے۔ پس آج جماعت احمدیہ مسلمہ اس شہر ”زائن“ میں اسی مسلک اور عقیدہ کا مجسم اظہار کر رہی ہے۔ اس جماعت نے اپنے خلیفہ کی بابرکت قیادت میں امن، انصاف، عالمی انسانی حقوق اور انسانیت کی خدمت کے پیغام کے ساتھ تمام مذاہب کے لوگوں تک رسائی حاصل کی ہے، لہٰذا احمدیہ مسلم کمیونٹی کی طرف سے اس شہر میں جو شاندار خدمات انجام دی گئیں ہیں اور اس شہر کی ترقی اور اسکے لوگوں کی فلاح و بہبود کو بہتر بنانے کیلئے جو کام کیے گئے ہیں ان پر میں آپ کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔ اور ہم اس شہر کی کلید عزت مآب خلیفہ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

اس ایڈریس کے بعد موصوف نے حضور انور کی

ارشادِ باری تعالیٰ

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الۡبُرُوۡجِ ۙ﴿۲﴾ وَالۡیَوۡمِ الۡمَوۡعُوۡدِ ۙ﴿۳﴾ وَشَاہِدٍ وَّمَشۡہُوۡدٍ ؕ﴿۴﴾ (البروج:2 تا4)

ترجمہ: قسم ہے بُرجوں والے آسمان کی اور موعود دن کی

اور ایک گواہی دینے والے کی اور اس کی جس کی گواہی دی جائے گی۔

طالب دُعا: نورالہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (جھارکھنڈ)

ارشادِ باری تعالیٰ

وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ

(الانبیاء:108)

ترجمہ: اور ہم نے تجھے دنیا کیلئے صرف رحمت بنا کر بھیجا ہے

طالب دعا : صبیحہ کوثر، جماعت احمدیہ بھونیشور (اڈیشہ)

خدمت میں زائن شہر کی چابی پیش کی۔

ممبر آف الینائیس جنرل اسمبلی کا ایڈریس

بعد ازاں ممبر آف Illinois جنرل اسمبلی آنریبل Joyce Mason نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

یہاں زائن میں ’’مسجد فتح عظیم‘‘ کے افتتاح کی اس تاریخی تقریب کا حصہ بننا میرے لیے اعزاز کی بات ہے۔ زائن احمدیہ مسلم کمیونٹی کیلئے تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔ 61ویں ضلع کے ریاستی نمائندے کے طور پر میں اس موقع سے خاص طور پر متاثر ہوئی ہوں کیونکہ یہ نہ صرف احمدیہ مسلم کمیونٹی اور اسکی رکنیت کیلئے بلکہ پورے شہر اور اسکے آس پاس کے علاقے کیلئے ایک خاص لمحہ ہے۔ میں ان تمام مہمانوں کو مبارکباد دینا چاہتی ہوں جو دنیا بھر سے سفر کر کے یہاں پہنچے۔ یہ واقعی اس شہر کیلئے ایک خاص دن ہے۔ زائن ایک ایسی جگہ تھی جس کی بنیاد پچھلی صدی کے آغاز میں الیگزینڈر ڈوئی نے رکھی تھی اور جو اسے ایک تھیوکریٹک شہر بنانا چاہتا تھا جس کے دروازے اسکے ماننے والوں کے علاوہ باقی ہر ایک کیلئے بند تھے۔ لیکن آج ہم ایک مختلف تصویر دیکھ رہے ہیں۔ آج زائن شہر مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے پچیس ہزار لوگوں کا گھر ہے۔ یہ مسجد متعصبین کے بارے میں مومنوں کی دعاؤں کی فتح کی علامت ہے۔ میں احمدیہ مسلم کمیونٹی کو اس شاندار کامیابی پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ کمیونٹی اور ہم سب خاص طور پر خوش قسمت ہیں کہ عزت مآب خلیفہ نے اس افتتاحی تقریب کی صدارت کرنے کیلئے اتنا لمبا سفر کیا اور میرے لئے ان سے ملنا ایک ناقابلِ یقین اعزاز کی بات ہے۔

احمدیہ مسلم کمیونٹی کا نعرہ ’’محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں‘‘ اکثر اپنے سامنے رکھتی ہوں کیونکہ یہ صرف ایک نعرہ نہیں ہے بلکہ یہ ان احمدی مسلمانوں کیلئے زندگی گزارنے کا ایک طریقہ ہے۔ اس لیے میں اس کمیونٹی اور آپ سب کی طرف کھنچی چلی جاتی ہوں۔ درحقیقت اس کمیونٹی کے بہت سے افراد ہیں جنہیں میں اپنا خاندان سمجھتی ہوں۔ عزت مآب خلیفہ امن کے فروغ کے حوالہ سے ایک سرکردہ مسلم رہنما ہیں، جو اپنے خطبات، لیکچرز، کتابوں اور ذاتی ملاقاتوں میں جماعت احمدیہ مسلمہ کی خدمت انسانیت، عالمی انسانی حقوق اور ایک پرامن اور انصاف پسند معاشرے کے قیام پر مشتمل اقتدار کو پروان چڑھا رہے ہیں۔ انہوں نے امن کے قیام پر زور دیتے ہوئے دنیا بھر کے قانون سازوں اور دیگر رہنماؤں سے بات کی ہے۔ آپ خواتین کے حقوق کے بھی علمبردار ہیں، جیسا کہ میں ذاتی طور پر زائن کی احمدی مسلم خواتین کے حوالہ سے تصدیق کر سکتی ہوں۔ یہ کمیونٹی اپنی خواتین اراکین کا احترام کرتی ہے اور خواتین اراکین اپنی جماعت کا لازم و ملزوم حصہ ہیں اور اس مسجد کی تعمیر اس بات کا زندہ ثبوت ہے کیونکہ تعمیرات کیلئے جمع کی گئی رقم کا تقریباً نصف احمدی مسلم خواتین کا تھا۔

موصوفہ نے کہا: زائن شہر کی خوش قسمتی ہے کہ امن پسند اور دوسروں کی خدمت کرنے والی جماعت نے یہاں آباد ہونے اور اتنی خوبصورت مسجد بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ میری دلی تمنا ہے کہ یہ مسجد نہ صرف اس شہر بلکہ چاروں اطراف کیلئے امید کی کرن بن جائے۔ یہ تعلقات کو مضبوط بنانے اور زائن اور اس سے باہر امن اور انصاف کے قیام کیلئے باہمی ذرائع تلاش کرنے میں مدد کرے۔ میں اس کمیونٹی کو نئی مسجد کے افتتاح پر مبارکباد دیتے ہوئے ایوان میں ایک قرارداد پیش کر رہی ہوں۔ میں اس خوشی کے دن کا حصہ بننے اور اس خاص جماعت کا حصہ بننے پر شکر گزار ہوں۔ بہت بہت مبارکباد اور شکریہ۔

آنریبل راجہ کرشن مورتی کا خطاب

اسکے بعد آنریبل راجہ Krishn Moorthi نے اپنا ایڈریس پیش کیا موصوف نے کہا: آپ سب پر سلامتی ہو۔ آپ کے ساتھ یہاں شامل ہونا اعزاز کی بات ہے۔ یہ ایک حقیقی اعزاز ہے۔ میں عزت مآب خلیفہ کے متعلق اور ان کی کامیابیوں کے بارے میں گھنٹوں بول سکتا ہوں۔ میں آپ کی یہاں آمد سے بہت متاثر ہوا ہوں اور آج کا دن تاریخ میں یاد رکھا جائے گا۔ یہاں آنے سے پہلے میں نے حضور کے ساتھ چند منٹ گزارے تھے اور میں نے انہیں امریکہ میں احمدیہ مسلم کمیونٹی کے بارے میں بھی بتایا۔ وہ بہترین لوگوں میں سے کچھ ہیں جن سے آپ کبھی ملیں گے۔ وہ عام طور پر جنوبی ایشیائی کمیونٹی میں ہوتے ہیں، اس لیے میں ان کے بہت قریب ہوں کیونکہ میں ایک ہندوستانی نژاد امریکی ہوں۔ امریکہ میں جنوبی ایشیائی کمیونٹی جس کا احمدیہ مسلم کمیونٹی ایک لازمی جزو ہے، بہت کامیاب ہے۔ یہ امریکہ میں سب سے تیزی سے بڑھتی ہوئی نسلی اقلیت ہے۔ یہ سب سے زیادہ خوشحال اور بہترین تعلیم یافتہ ہے۔ احمدیہ مسلم کمیونٹی کے لوگوں میں سے کچھ ایسے لوگوں سے بھی آپ ملیں گے جنہوں نے اپنے آپ کو ہسپتالوں کے قیام سے لے کر اسکولوں تک، خون کے عطیات کی مہم، ضرورت مند لوگوں کی مدد کرنے سے لیکر قدرتی آفات میں امدادی کارروائیاں کرنے تک اپنے آپ کو خدمت کیلئے وقف کر دیا ہے۔ یہ لوگ ان اقدار کا مجسم ہیں جن کی وہ تبلیغ کرتے ہیں۔ آخر میں ایک نظم کا حوالہ دینا چاہوں گا جو مجھے بہت پسند ہے، جو میرے نزدیک احمدیہ مسلم کمیونٹی کا خلاصہ ہے۔ یہ نظم کچھ اس طرح ہے۔

میں نے اپنی روح کو تلاش کیا
لیکن اپنی روح کو نہیں دیکھ سکا
میں نے اپنے خدا کو تلاش کیا
لیکن خدائی کا صرف اشارہ ہی ملا
میں نے اپنے بھائی کو ڈھونڈا
تو مجھے تینوں چیزیں مل گئیں

مجھے یقین ہے کہ احمدیہ مسلم کمیونٹی جو کہ امریکہ اور دنیا کی بہترین برادریوں میں سے ایک ہے، انسانیت کی خدمت میں اپنے آپ کو وقف کر دیتی ہے۔ اس لیے میں حضور کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں اس لئے بھی آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ تشریف لائے اور ہمیں وقت سے نوازا اور آج رات اس پروگرام میں شرکت کیلئے بھی آپ سب کا شکریہ۔ خدا آپ پر فضل فرمائے۔ شکریہ

ڈاکٹر کیترینہ لینٹوس کا ایڈریس

بعد ازاں ڈاکٹر Katrina Lantos Swett جو کہ Lantos فاؤنڈیشن فار ہیومن رائٹس اینڈ جسٹس کی چیئرمین ہیں نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا: جیسا کہ مجھ سے پہلے مقررین نے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ آج شام یہاں ان کی موجودگی ان کیلئے کتنی باعث مسرت و افتخار ہے، اسی طرح میں بھی اس بات کا اظہار کرنا چاہتی ہوں کہ آج شام کی غیر معمولی تقریب میں شمولیت میرے لیے فخر کی بات ہے۔ مجھے بے انتہا خوشی ہے کہ میں جماعت احمدیہ کو اب کئی سالوں سے جانتی ہوں اور مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جب بھی میں احباب جماعت کے ساتھ ملتی ہوں تو میری روحانیت میں اضافہ ہوتا ہے۔ میں کبھی ایسے کسی دوسرے مذہبی گروہ سے نہیں ملی جو ہو بہو اپنی اس تعلیم کا مجسم ہو جس کا وہ پرچار کرتے ہیں اور جو روزانہ اپنی زندگیوں میں موجود اعلیٰ اصولوں اور نمونوں کی پیروی کرتے ہوں اور میرا خیال ہے کہ اس کمرے میں بیٹھے ہوئے تمام لوگ میرے اس خیال سے اتفاق کریں گے کہ یہ خاصیت اور ایسی اولوالعزمی خدا ہی عنایت کر سکتا ہے یا پھر حضور جیسی ایک عظیم شخصیت بھی اس کا ذریعہ بن سکتی ہے اور میں اپنے آپ کو انتہائی خوش قسمت سمجھتی ہوں کہ آج یہاں آپ سب کے ساتھ موجود ہوں۔

جب میرے دوست امجد صاحب جو کہ جماعت احمدیہ کیلئے خدمت بجا لا رہے ہیں، نے یہاں زائن میں ہونے والے مباہلہ کے بارے میں بتایا تو میں یہ سن کر حیرت زدہ ہو کر رہ گئی تھی۔ یہ بات ایسی حیران کن ہے کہ اس زمانہ میں جبکہ موبائل فون، کمپیوٹر اور دیگر ذرائع مواصلات بھی موجود نہیں تھے اُس زمانے میں بھی اس مقابلے کو اتنی تشہیر ملی۔

اس مقابلہ میں الوہیت اور انسانیت اور معاشرتی لحاظ سے دو مختلف نظریات پیش کئے گئے تھے۔ ایک نظریہ ڈاکٹر جان ڈوئی کا تھا جس کی بنیاد نفرت، باہمی تفریق اور تعصب پر رکھی گئی تھی اور دوسرا نظریہ جو کہ بانی جماعت احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب کا تھا جو کہ باہمی عزت اور بردباری پر مشتمل تھا اور ایک ایسی شخصیت کی طرف سے تھا جنہوں نے اسکا نتیجہ کلیتاً اللہ کے ہاتھ میں چھوڑ رکھا تھا۔ پھر نتیجتاً ہم جانتے ہیں کہ اس مباہلہ میں کس کی فتح ہوئی۔

اور یقیناً یہ مسجد جس کا اب افتتاح ہونے جا رہا ہے، جس کا نام فتح عظیم مسجد رکھا گیا ہے، اسکا مطلب ہی ایک عظیم الشان فتح ہے جو کہ اس مباہلہ میں جماعت احمدیہ اور بانی جماعت احمدیہ کے حصہ میں آئی۔ لیکن میرے خیال میں ہمیں یہ کہنا چاہئے کہ وہ نہ صرف جماعت احمدیہ بلکہ انسانیت کی بھی فتح تھی، کیونکہ اس سے باہمی عزت، محبت اور تحمل کی بھی فتح ہوئی۔ جس کا نمونہ ہم اب اس عظیم الشان جماعت میں دیکھتے ہیں۔

موصوفہ نے حضرت یوسف علیہ السلام کا واقعہ تفصیل سے بیان کرتے ہوئے کہا کہ یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے اس کیلئے بہت برا کیا تھا لیکن خدا تعالیٰ نے ان کیلئے بھلا کیا۔ بعد میں اس نے اپنے بھائیوں کو معاف کر دیا اور صرف اتنا کہا کہ تم لوگوں نے تو برا چاہا تھا لیکن خدا نے بھلا کر دیا۔

اب جب میں یہ خوبصورت مسجد دیکھتی ہوں جو اسی مباہلہ والی جگہ یعنی زائن میں تعمیر کی گئی ہے، تو مجھے وہی یوسف علیہ السلام والا واقعہ یاد آتا ہے کہ جان ڈوئی نے برا چاہا تھا لیکن خدا نے بھلا کر دیا اور عظیم الشان فتح جماعت احمدیہ کے حصہ میں آئی۔

موصوفہ نے کہا ہمیں آج شام ان احمدیوں کو بھی یاد رکھنا ہوگا جو کہ دنیا کے ایک دوسرے حصے میں پاکستان میں بیٹھے ہوئے ہیں اور اپنے مذہب کی وجہ سے روزانہ ناقابل بیان ظلم و ستم و تشدد اور منافرت کا سامنا کرتے ہیں۔ جو کہ حکومت وقت کے ہوتے ہوئے بھی اپنے آپ کو اکیلا محسوس کرتے ہیں۔ کیونکہ حکومت ان کو حفاظت مہیا کرنے سے انکار کرتی ہے۔ پولیس ان کو تحفظ فراہم نہیں کرتی اور دوسرے مذہبی رہنما اپنے پیروکاروں کو ترغیب دلاتے ہیں کہ وہ ان پر دھاوا بولیں۔

چند دن پہلے جماعت احمدیہ سے تعلق رکھنے والے دوست نے ایک نئی قسم کے تشدد کے حوالے سے اطلاع دی ہے کہ ایک رہنما اپنے پیروکاروں کو حاملہ احمدی خواتین کو نشانہ بنانے کی ترغیب دلا رہا ہے تا کہ مزید احمدی بچے پیدا ہونے سے روکے جائیں۔ یہ انتہائی خوفناک جرائم ہیں اور بنیادی انسانی حقوق کی پامالی ہے۔ لہٰذا میرے خیال میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ جماعت جان لے کہ دیگر احمدی احباب کے

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اگر خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی مدد مانگو گے تو
بظاہر مشکل کام بھی آسان ہوتے چلے جائیں گے

(خطبہ جمعہ فرمودہ 22/نومبر 2013ء)

طالب دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ایک مومن اور ایک احمدی کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ......
برائیوں سے بچنے کیلئے جہاد کرے، اپنے نفس کو قابو میں رکھے

(خطبہ جمعہ فرمودہ 22/نومبر 2013ء)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم شیخ رحمۃ اللہ صاحب (جماعت احمدیہ سورو، صوبہ اڈیشہ)

ساتھ ساتھ ہم لوگ بھی ان کے ساتھ کھڑے ہیں جو کہ اس کمیونٹی سے تعلق نہیں رکھتے۔

میں اپنے احمدی بھائیوں اور بہنوں سے یہ کہنا چاہتی ہوں کیونکہ ہم یقینا آپس میں بھائی بہن ہی ہیں، ہم سب جو آپ کی جماعت سے عقیدت رکھتے ہیں اور آپ کی اچھائیوں اور تعلیمات سے آشنا ہیں اور پاکستان میں موجود آپ کے بھائیوں کی تکالیف سے آشنا ہیں، ہم آپ سے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ’’جہاں آپ جائیں گے، وہیں ہم جائیں گے اور جہاں آپ رکیں گے وہیں ہم رکیں گے۔ ہم آپ کے ساتھ ہوں گے اور آخر تک آپ کے ساتھ کھڑے رہیں گے۔‘‘ ہمیں آپ سے عقیدت ہے اور آج اس عظیم تقریب میں شمولیت ہمارے لئے باعث افتخار ہے اور میں آپ سب کی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اسکا حصہ بننے کی اجازت دی۔ شکریہ

اسکے بعد مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ یو ایس اے مکرم صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب نے ڈائس پر آکر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں خطاب فرمانے کی درخواست کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب

6 بجکر 55 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگریزی زبان میں مہمانوں سے خطاب فرمایا۔ اس کا اردو ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ساتھ اپنے خطاب کا آغاز فرمایا اور تمام معزز مہمانان کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا۔

اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سب سے پہلے تو میں آپ سب کا جو آج شام ہمارے ساتھ یہاں شامل ہیں شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ یہ تقریب کوئی دنیاوی تقریب نہیں بلکہ خاص مذہبی تقریب ہے جس کا انعقاد ایک اسلامی جماعت نے کیا ہے۔ اس لئے اس تقریب میں شمولیت آپ لوگوں کی کشادہ دلی، برداشت اور وسعت نظر کی عکاس ہے۔ پس آج یہاں زائن میں ہماری نئی مسجد کے افتتاح کے موقع پر ہمارے ساتھ شامل ہونے پر میں دل سے آپ سب کا مشکور ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس شہر میں جماعت احمدیہ مسلمہ کا قیام کئی دہائیاں پہلے ہوا تھا لیکن ہمارے پاس باقاعدہ کوئی مسجد نہیں تھی جہاں ہم عبادت کر سکتے۔ اس لئے آج کا دن ہماری جماعت کیلئے بڑا اہم اور بہت خوشی کا باعث ہے۔ یقینا تمام مذہبی جماعتوں کیلئے ایک ایسی جگہ کا مہیا ہونا بہت اہم ہے جہاں اس مذہب کے لوگ جمع ہوکر عبادت کرسکیں۔ جہاں تک اسلام کا تعلق ہے تو ہمارے نزدیک مسجد کے دوہرے فائدے ہیں۔

ایک تو یہ کہ مسجد مسلمانوں کیلئے اکٹھے ہوکر خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے اور ان کے مذہبی فرائض کو ادا کرنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ جیسا کہ اسلام مسلمانوں کو روزانہ پانچ مرتبہ عبادت کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اس کے علاوہ مسجد کے تعمیر کرنے کا دوسرا بڑا فائدہ یہ ہے کہ مسجد کے ذریعہ معاشرہ کے دیگر لوگوں کو اسلامی تعلیمات سے متعارف کروایا جا سکتا ہے۔ اگر وہ لوگ جو خالص ہوکر مسجد میں عبادت کرتے ہیں، وہ صحیح معنوں میں اسلامی تعلیمات پر غور وفکر کریں اور ان تعلیمات کو عملی طور پر پیش کریں۔ طبعی طور پر مقامی لوگوں کے اندر اسلام کے متعلق جاننے کا شوق اور جستجو پیدا ہوگی۔ اسلام کے بارے میں ان کے علم وفہم میں اضافہ ہوگا اور مسلمانوں کو اپنے اندر پرامن طور پر رہتے ہوئے اور معاشرہ کا مثبت حصہ بنتے دیکھ کر ان کے دلوں میں جو خوف یا تحفظات ہیں وہ بھی دور ہو جائیں گے۔ ان شاء اللہ۔ پس یہ دو مقاصد ہیں جن کو پورا کرنے کیلئے جماعت احمدیہ دنیا بھر میں مساجد تعمیر کرتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ میں سے بعض یہ بھی سوچ رہے ہوں گے کہ احمدی مسلمانوں اور دیگر مسلمانوں میں کیا فرق ہے؟ قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حوالہ سے ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے۔ یہ مقدر تھا کہ کئی صدیاں گزر جانے کے بعد مسلمان اسلامی تعلیمات سے دور ہٹ جائیں گے اور آخرکار مسلمانوں کی اکثریت اسلامی تعلیمات کو چھوڑ دے گی اور صرف نام کے ہی مسلمان رہ جائیں گے۔ ساتھ ہی اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی خوشخبری دی کہ اس روحانی زوال کے دور میں اللہ تعالیٰ اسلام کی اصل تعلیمات کو ازسرنو زندہ کرنے کیلئے ایک موعود مصلح کو بھیجے گا جس کو مسیح محمدی کا خطاب دیا جائے گا۔ وہ مسیح دنیا کو بتائے گا کہ اسلامی تعلیمات تو امن، محبت اور ہم آہنگی کی تعلیمات ہیں۔ وہ مسیح لوگوں کو تلقین کرے گا کہ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر پُر امن طور پر زندگی گزاریں اور ایک دوسرے کے ساتھ مذہبی اختلافات سے بالا ہوکر باہمی پیار اور محبت کے تعلقات قائم کریں۔ چنانچہ احمدی مسلمان ہونے کے ناطے ہمارا پختہ یقین ہے کہ اس جماعت کے بانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام وہی موعود مسیح اور مہدی ہیں جن کے متعلق قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش گوئی فرمائی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے ساری زندگی اپنے پیروکاروں کو پیار، ہمدردی اور احسان پر مشتمل اسلامی تعلیم پر عمل پیرا رہتے ہوئے تبلیغ اسلام کرنے کا پیغام پہنچانے اور لوگوں کے دل و دماغ جیتنے کی تلقین فرمائی۔ حقیقت تو یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اعلان کیا کہ وہ مسیح موسویؑ کی طرح اسلامی تعلیمات پھیلائیں گے۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بنی نوع انسان سے ہمدردی اور پیار کا اظہار فرمایا۔ آپ علیہ السلام کا ہر لفظ اور عمل قیام امن اور معاشرہ میں باہمی اخوت قائم کرنے کیلئے تھا۔ آپ علیہ السلام نے اپنے پیروکاروں کو تعلیم دی کہ اسلام کا اصل مطلب ہی امن اور سلامتی ہے۔ آپ علیہ السلام کے ظہور کے بعد اسلام اپنی اصلی روحانی حالت کی طرف لوٹ آئے گا اور ایک دن دنیا اسلام کو ایک پیار، محبت، بردباری ہم آہنگی اور امن کے مذہب کے طور پر جانے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے واضح کیا کہ قرآنی تعلیمات کے مطابق اسلام کے آغاز میں جو جنگیں لڑی گئیں وہ محض دفاعی تھیں اور سخت ترین مظالم کو روکنے کیلئے لڑی گئیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار خلفائے راشدین کے دور میں ایک مرتبہ بھی ایسا نہ ہوا کہ اسلامی فوجوں نے از خود جنگ شروع کی ہو یا کسی قسم کا ظلم یا ناانصافی کی ہو بلکہ جس بھی جنگ یا لڑائی میں مسلمان شامل ہوئے اس کا مقصد ظلم و بربریت کا خاتمہ تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آج کل دور جدید میں جہاں جغرافیائی تنازعات دن بدن دنیا میں تباہی و بربادی لے کر آرہے ہیں وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ہر قسم کی مذہبی جنگ بند ہے۔ اس لیے مسلمانوں یا کسی بھی مذہب کے لوگوں کیلئے مذہب کے نام پر جنگ کرنا کسی طور پر بھی جائز نہ تھا۔ چنانچہ یہ واضح ہو کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کا مقصد علاقوں، ملکوں یا شہروں پر قبضہ کرنا یا اقوام کو مسمار کرنا نہیں ہے۔ نہ ہی ان ممالک میں جہاں ہمارے پیغام کو بڑی تعداد نے قبول کیا کبھی کسی نے سیاسی طاقت یا دنیاوی اثر و رسوخ حاصل کرنے خواہش کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہمارا واحد مقصد اور تمنا یہی ہے کہ پیار کے ذریعہ بنی نوع انسان کے دلوں کو جیتا جائے اور ان کو خدا تعالیٰ کے قریب کیا جائے تاکہ وہ اسکے حقیقی بندے بن سکیں اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرسکیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک بہت ہی خوبصورت شعر میں فرمایا کہ انہیں کسی دنیاوی رتبہ یا سیاسی طاقت کی خواہش نہیں ہے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

مجھ کو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جدا
مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوانِ یار

دنیاوی و سیاسی طاقتوں سے مکمل بے رغبتی ہی جماعت احمدیہ مسلمہ کا شروع سے طرہ امتیاز رہا ہے اور آئندہ بھی رہے گا۔ ہم تو صرف اسلام کی محبت اور امن کی تعلیمات پھیلانا چاہتے ہیں جو کہ ہم گزشتہ 130 سے زائد برس سے کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال دنیا بھر سے ہزارہا لوگ ہماری جماعت میں شامل ہوتے ہیں۔ ہمارا کسی مذہب یا قوم یا شخص سے کوئی بغض وعناد یا لڑائی نہیں ہے۔ بلکہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے مقابل کھڑے ہوتے ہیں اور اس کے مذہب کو تباہ کرنا چاہتے ہیں، ان کیلئے بھی ہمارا ردعمل یہ نہیں ہوتا کہ ان کے خلاف ہتھیار اٹھا لیے جائیں یا ان پر کسی قسم کا جبر کیا جائے۔ بلکہ اس کے برعکس ہمارا ردعمل صرف یہی ہوگا کہ ہم کامل عاجزی کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور جھکیں گے۔ ہمارا واحد ہتھیار تو دعا ہی ہے اور ہمیں یقین ہے کہ خدا تعالیٰ ہماری دعاؤں کو سنتا ہے۔ یقینا ہماری جماعت کی ایک سو تینتیس سالہ تاریخ اس حقیقت پر گواہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں تک آزادی مذہب اور آزادی ضمیر کا تعلق ہے تو ہم اس بات پر پختہ یقین رکھتے ہیں کہ مذہب اور عقیدہ ہر ایک کا ذاتی معاملہ ہے اور ہر ایک کو اپنا راستہ اختیار کرنے کا حق ہے۔ ہمارا یہ کوئی نیا مؤقف نہیں ہے جسے ہم نے ابھی اپنایا ہو بلکہ ہمارے اس مؤقف کی بنیاد قرآن کریم کی اصل تعلیمات ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کو معلوم ہوگا کہ حال ہی میں ملکہ برطانیہ الزبتھ دوم وفات پا گئی ہے اور اس کا بیٹا چارلس سوم بادشاہ بنا ہے۔ یوکے میں بادشاہ کے آفیشل القابات میں ایک Defender of the Faith بھی ہے۔ بہت سے مواقع پر کنگ چارلس نے تمام مذاہب کی تکریم کا اظہار کیا ہے۔ اس نے یہ خواہش بھی کی کہ Defender of the Faith کی بجائے اس کی پہچان بطور Defender of all faiths ہو۔ بلاشبہ یہ قابل تعریف بیان ہے اور کنگ چارلس کی کشادہ دل طبیعت اور سب کو ساتھ لے کر چلنے کی سوچ کی عکاسی کرتا ہے۔ تاہم تخت سنبھالنے پر بعض مبصرین نے اس خیال کا اظہار کیا کہ ٹائٹل میں ایسی تبدیلی کو عالمی طور پر عیسائی کمیونٹی میں سراہا نہیں جائے گا یا بعض غیر عیسائی بھی اسے ناپسند کریں۔ اس حوالہ سے ایک سرخی اس طرح آئی کہ ’’بادشاہ کی تمام مذاہب کے تحفظ کی خواہش شاید خام خیالی ہی ثابت ہو۔‘‘

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جہاں بعض یہ خیال کرتے ہیں کہ مذہبی ہم آہنگی کو تقویت دینے کی یہ کوششیں رائیگاں جائیں گی، میری نظر میں تمام مذاہب کا تحفظ اور حقیقی مذہبی آزادی کا قیام دراصل دنیا میں امن قائم کرنے کی بنیاد ہے۔ اس

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

تکبر سے نہیں ملتا وہ دلدار ۞ ملے جو خاک سے اس کو ملے یار
کوئی اس پاک سے جو دل لگاوے ۞ کرے پاک آپ کو تب اس کو پاوے

طالبِ دُعا: زبیر احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ دارجلنگ (صوبہ مغربی بنگال)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

عجب ناداں ہے وہ مغرور و گمراہ ۞ کہ اپنے نفس کو چھوڑا ہے بے راہ
بدی پر غیر کی ہر دم نظر ہے ۞ مگر اپنی بدی سے بے خبر ہے

طالبِ دُعا: سیّد زمرود احمد ولد سیّد شعیب احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

حوالہ سے میں امریکی حکومت کے اس اقدام کو سراہتا ہوں کہ اسٹیٹ ڈپارٹمنٹ کے تحت آفس آف انٹرنیشنل ریلیجس فریڈم قائم کیا گیا ہے جو کہ اب عالمی سطح پر مذہبی آزادی کو فروغ دینے کیلئے ہر سال انٹرنیشنل کانفرنس کا اہتمام کرتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا دنیا میں امن قائم کرنے کے ضمن میں قرآن کریم کی سورۃ الحج کی آیت 40 اور 41 میں عالمی مذہبی آزادی قائم کرنے کا عظیم الشان اور بنیادی اصول بیان کیا گیا ہے۔ ان آیات کریمہ میں اللہ فرماتا ہے کہ ’’قتال کی اجازت صرف ان لوگوں کو دی جاتی ہے جن کے خلاف جنگ کی گئی ہے کیونکہ ان پر ظلم کئے گئے اور یقیناً اللہ ان کی مدد پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ وہ لوگ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا محض اس بنا پر کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا ربّ ہے۔‘‘

پھر فرماتا ہے: ’’اور اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع ان میں سے بعض کو بعض دوسروں سے بھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دیے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے اور یقیناً اللہ ضرور اُس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور (اور) کامل غلبہ والا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ان دونوں آیات کریمہ میں جہاں اللہ تعالیٰ نے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دفاعی جنگ کی اجازت دی ہے وہاں یہ بھی واضح طور پر معین کر دیا کہ یہ اجازت اس لیے دی گئی ہے کہ ظلم کرنے والے نے دنیا سے مذہبی آزادی ختم کرنے کی کوشش کی ہے۔ جنگ کی اجازت صرف مسلمانوں اور ان کی مساجد کی حفاظت کیلئے یا دین کو پھیلانے کیلئے نہیں دی گئی بلکہ قرآن کریم معین طور پر فرماتا ہے کہ اگر مسلمانوں کے خلاف جنگ کرنے والوں کو طاقت سے روکا نہ جاتا تو کوئی گرجا، راہب خانہ، مندر، مسجد اور کوئی معبد محفوظ نہ رہتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: چنانچہ قرآن کریم ہی وہ واحد الٰہی کلام ہے جو نہ صرف تمام مذاہب وعقائد کے پیروکاروں کو مکمل مذہبی آزادی فراہم کرتا ہے بلکہ ایک قدم آگے بڑھ کر تمام مسلمانوں کو اور تمام ایسے افراد جو کہ مسجد آتے ہیں ان کو غیر مسلموں کے مذہبی حقوق کی حفاظت کا حکم دیتا ہے۔ یہ وہ الٰہی کلام ہے جو کہ تمام مذاہب، ادیان اور عقائد کی حفاظت اور دفاع کرتا ہے۔ یہ وہ خالص اور ہر ایک کے حقوق سمونے والی اسلامی تعلیمات ہیں جو ہم تمام دنیا تک پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں تک اس مسجد کا تعلق ہے تو آپ سوچتے ہوں گے کہ ہم نے زائن میں مسجد تعمیر کرنے کا فیصلہ کیوں کیا؟ یقیناً اس کا بنیادی مقصد تو وہی ہے جو میں بیان کر چکا ہوں۔ دوسرا یہ کہ جو لوگ اس شہر کی تاریخ سے واقفیت رکھتے ہیں ان کو علم ہوگا کہ زائن شہر کی بنیاد ایک Evangelist عیسائی مسٹر الیگزینڈر ڈوئی نے رکھی، جس نے خدا کی طرف سے مامور ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ مسٹر ڈوئی اسلام کی سخت مخالفت اور مسلمانوں سے نفرت کا اظہار کرتا تھا۔ یہ مخالفت بانیٔ جماعت احمدیہ کے علم میں آئی اور آپ علیہ السلام نے اس کو براہ راست جواب دیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ میں سے بعض یہ سوال اٹھائیں گے کہ بانی جماعت نے مسٹر ڈوی کو مخاطب کرتے ہوئے سخت لہجہ کیوں اپنایا اور یہ کس طرح آپ کی پیار و محبت کی تعلیم سے مطابقت رکھتا ہے؟

دراصل حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پرامن تعلیمات اور ڈوئی کو جواب دینے میں باہمی کوئی تضاد نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کسی ایک موقع پر بھی فساد اور انتہا پسند ردعمل کی ہدایت نہیں کی۔ درحقیقت جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مسٹر ڈوئی کی اسلام اور بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہرزہ سرائی کا علم ہوا تو آپ علیہ السلام نے باہمی احترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے اسے دلیل سے قائل کرنے کی کوشش کی کہ وہ تحمل کا مظاہرہ کرے اور مسلمانوں کے جذبات کا خیال کرے۔ اس کے برخلاف مسٹر ڈوئی اسلام کے مقابل کھڑا ہو گیا اور کھل کر اسلام کے نابود کرنے کی خواہش کی۔ مثلاً لکھتا ہے کہ ’’میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ وہ دن جلد آئے اسلام دنیا سے نابود ہو جاوے۔ اے خدا! تو ایسا ہی کر۔ اے خدا! اسلام کو ہلاک کر دے۔‘‘

پھر اپنی تحریرات میں مسٹر ڈوئی نے بڑے فخریہ انداز میں اس کو عیسائیت اور اسلام کے مابین عظیم جنگ قرار دیا۔ اس نے لکھا کہ اگر مسلمان عیسائیت قبول نہ کریں تو وہ ہلاکت وتباہی میں مبتلا ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان انتہائی بیانات اور ہرزہ سرائی کے جواب میں بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام نے اس بات کو یقینی بنایا کہ ہزاروں بلکہ لاکھوں معصوم افراد اس تکلیف سے بچ جائیں جس میں وہ مسٹر ڈوئی کی عیسائیوں اور مسلمانوں کے مابین مذہبی جنگوں کی خواہش پوری ہونے کے نتیجہ میں پڑ سکتے تھے۔ چنانچہ آپ علیہ السلام نے مسٹر ڈوئی کو مباہلہ کا چیلنج دیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ مسلمانوں کی ہلاکت وتباہی کی دعا کرنے کی بجائے مسٹر ڈوئی یہ دعا کریں کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ دوسرے کی زندگی میں مرجائے۔ یہ دراصل ایک ہمدردانہ فعل اور حالات کو بہتر کرنے کا ذریعہ تھا۔ بجائے اس کے کہ تمام مسلمانوں اور عیسائیوں کو ایک دوسرے کے مقابل کھڑا کر دیا جائے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس بات پر زور دیا کہ آپ اور مسٹر ڈوئی دعا کا سہارا لیں اور معاملہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں چھوڑ دیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ سچائی جاننے کا ایک مناسب اور پرامن ذریعہ تھا۔ اگر یہ کہا جائے کہ یہ عداوت اور اشتعال انگیزی کے مقابلہ پر صبر کا کامل نمونہ تھا تو اس میں کوئی مبالغہ نہ ہوگا۔ اس چیلنج کے بعد مسٹر ڈوئی نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف انتہائی نازیبا طریق اختیار کیا۔ چنانچہ رپورٹ ہوا ہے کہ مسٹر ڈوئی نے کہا کہ ’’ہندوستان میں ایک محمدی مسیح ہے جو مجھے بار بار لکھتا ہے......تم خیال کرتے ہو کہ میں ان مچھروں اور مکھیوں کا جواب دوں گا اگر میں ان پر اپنا پاؤں رکھوں تو میں ان کو کچل کر مار ڈالوں گا۔‘‘

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے پھر اپنا چیلنج دہرایا اور امریکہ اور دیگر علاقوں میں اس کی خوب تشہیر ہوئی۔ صحافی حضرات مسٹر ڈوئی کی طاقت اور اعلیٰ مقام کو بیان کرتے اور اس کا موازنہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے اس طرح کرتے کہ انڈیا کے ایک دور افتادہ گاؤں سے تعلق رکھنے والا شخص جس کی دولت اور دنیاوی رسوخ کا مسٹر ڈوئی سے کوئی مقابلہ ہی نہیں۔ پھر جسمانی طور پر بھی مسٹر ڈوئی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے عمر میں چھوٹا اور صحت میں بہتر تھا۔ اس تمام ظاہری فرق کے باوجود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بانی جماعت احمدیہ نے کبھی بھی اپنا چیلنج واپس لینے کا نہیں سوچا اور اس حوالہ سے ذرا بھی ہچکچاہٹ کا اظہار نہیں کیا اور تمام دنیاوی بے سروسامانی کے باوجود جلد ہی نتائج آپ علیہ السلام کے حق میں پلٹ گئے۔ پے در پے ایسے واقعات ہوئے کہ ڈوئی کی حمایت جاتی رہی اور اس کی دولت، جسمانی اور ذہنی صلاحیتیں ختم ہو گئیں۔ بالآخر وہ اپنے انجام کو پہنچا۔ جس کو یو ایس میڈیا نے افسوسناک انجام قرار دیا۔ یقینا اس وقت کا یو ایس میڈیا خراج تحسین کے لائق ہے جس نے ایمانداری سے اس کی رپورٹنگ کی۔ مثلاً ایک مشہور Boston Herald اخبار نے یہ سرخی دی کہ "Great is Mirza Ghulam Ahmad – the Messiah"

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مختصر یہ کہ بانی جماعت احمدیہ نے کبھی بھی اپنے خیالات اور اقتدار کو کسی پر نافذ کرنے کی کوشش نہیں کی، نہ ہی مسٹر ڈوئی یا کسی بھی مخالف اسلام کی نفرت کو طاقت کے ساتھ یا زبردستی روکنے کا سوچا۔ احمدی مسلمانوں کیلئے بانی جماعت کی صداقت کا ایک نشان ہے، اس تناظر میں زائن کا شہر ہماری تاریخ میں ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ وقت کی کمی کے باعث میں مزید تفصیل میں نہیں جا سکتا۔ تاہم مسجد میں اس مباہلہ کے حوالہ سے خصوصی نمائش کا اہتمام کیا گیا ہے، اگر آپ اس حوالے سے مزید جاننا چاہتے ہیں تو آپ جانے سے قبل اس نمائش سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ یا ممکن ہے کہ آپ پہلے ہی نمائش دیکھ چکے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آج حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام مسیح موعود و مہدی معہود کے پیروکار اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ ہم مسجد فتح عظیم کا حقیقی مذہبی آزادی کے نشان کے طور پر افتتاح کر رہے ہیں۔ اس کے دروازے اس سنہرے پیغام کے ساتھ کھولے جا رہے ہیں کہ تمام افراد اور کمیونٹیز کے مذہبی حقوق اور پرامن عقائد کا ہمیشہ خیال رکھا جائے گا اور ان کا تحفظ کیا جائے گا۔ یہ جماعت احمدیہ مسلمہ کا اولین مقصد ہے کہ بنی نوع انسان کو روحانی نجات کی راہ پر چلایا جائے اور اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ تمام افراد رنگ ونسل کی تفریق سے قطع نظر باہمی پیار اور ہم آہنگی اور حقیقی امن اور تحفظ سے رہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میری دلی خواہش ہے اور میں دعا کرتا ہوں کہ یہ مسجد ان شاء اللہ امن، تحمل اور تمام بنی نوع انسان سے محبت کا منبع ہوگی۔ میری دعا ہے کہ یہاں عبادت کرنے والے تمام تر عاجزی کے ساتھ اپنے خالق کو پہچانیں، اسی کے آگے جھکیں اور بنی نوع انسان کے حقوق ادا کریں۔ ہمارا یقین ہے کہ ہم اسی صورت کامیاب وکامران ہو سکتے ہیں کہ جب ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنے اور بنی نوع انسان کے حقوق ادا کرنے والے ہوں گے۔ ان الفاظ کے ساتھ میں آپ سب کا ایک مرتبہ پھر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ آج شام اس پروگرام میں شامل ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر اپنا فضل فرمائے۔ آمین

آخر پر حضور انور نے میئر کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے شہر کی چابی پیش کی۔ نیز فرمایا مجھے یقین ہے کہ اب یہ چابی محفوظ ہاتھوں میں ہے۔

حضور انور کا یہ خطاب 7 بجکر 23 منٹ تک جاری رہا آخر پر حضور نے دعا کروائی۔ حضور انور کے خطاب کے اختتام پر مہمانوں نے دیر تک تالیاں بجائیں۔ بعد ازاں ڈنر کا پروگرام ہوا۔ کھانے کے بعد بھی بعض مہمانوں کے ساتھ حضور انور نے گفتگو فرمائی۔ بعد ازاں حضور انور خواتین کی مارکی میں تشریف لے گئے جہاں خواتین موجود تھیں۔ 8 بجکر 30 منٹ پر حضور نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ بعد ازاں حضور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

میں جو بار بار تاکید کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو

یہ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہے

(ملفوظات، جلد 8، صفحہ 393، ایڈیشن 1985ء)

طالب دُعا: سید ادریس احمد (جماعت احمدیہ ترپور، صوبہ تامل ناڈو)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی

صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو

(مجموعہ اشتہارات، جلد 3، صفحہ 497)

طالب دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیما پوری، سابق امیر ضلع وافراد خاندان ومرحومین، جماعت احمدیہ گلبرگہ (کرناٹک)

✿ تعلیمی کلاسوں میں حاضری سو فیصد ہونی چاہئے ✿ بیعتوں کا ہدف مقرر کریں، تب ہی صحیح طریقے سے کام کرنا ممکن ہوگا۔

✿ کمانے والیوں سے زیادہ چندہ لیا جائے اور نہ کمانے والیوں سے نرمی کی جائے۔

✿ لباس چاہے کوئی بھی ہو، کسی بھی قسم کا ہو لیکن حیادار لباس ہونا چاہئے، عورت کی زینت نظر نہیں آنی چاہئے۔

✿ بچپن سے ہی بچوں بچیوں کے ذہنوں میں یہ ڈالنا ہوگا کہ حیا ایمان کا حصہ ہے اور ہم احمدی مسلمان ہیں تو پھر ہمیں اپنے نمونے بھی دکھانے چاہئیں۔

✿ اپنے آپ میں یہ احساس پیدا کریں کہ ہم نے دنیا کی اصلاح کرنی ہے، دنیا کو اپنے پیچھے چلانا ہے نہ کہ ہم نے دنیا کے پیچھے چلنا ہے۔

✿ نماز کی اہمیت کا احساس دلائیں۔ ✿ ماں باپ اگر گھروں میں نمازیں پڑھ رہے ہوں گے اور عبادت کی طرف توجہ ہوگی تو بچوں کی توجہ بھی پیدا ہو جائے گی۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ اراکین نیشنل عاملہ لجنہ اماء اللہ فن لینڈ کی آن لائن ملاقات اور حضور انور کی زرّیں ہدایات و نصائح

18/ستمبر 2021ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اراکین نیشنل عاملہ لجنہ اماء اللہ فن لینڈ کو پہلی مرتبہ ملاقات کا شرف بخشا۔ حضور انور اس آن لائن ملاقات کیلئے اسلام آباد ٹلفورڈ میں قائم ایم ٹی اے سٹوڈیوز میں رونق افروز ہوئے جبکہ اراکین لجنہ اماء اللہ نے احمدیہ مشن ہاؤس Helsinki فن لینڈ سے شرکت کی۔ ایک گھنٹے تک جاری رہنے والی اس ملاقات میں جملہ اراکین نیشنل عاملہ لجنہ اماء اللہ فن لینڈ کو یہ سعادت نصیب ہوئی کہ وہ ضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سامنے اپنے شعبہ جات کی رپورٹس پیش کریں اور راہنمائی حاصل کریں۔ فن لینڈ کی سرزمین کو یہ سعادت پہلی بار نصیب ہوئی کہ حضرت خلیفۃ المسیح یہاں کے باسیوں سے براہ راست مخاطب ہوئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی اور مالقات کا آغاز ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاکسار کے دائیں طرف سے شروع کرتے ہوئے باری باری تمام عاملہ ممبرات سے ان کے شعبہ کے بارے میں استفسار فرمایا اور قیمتی ہدایات سے نوازا۔

حضور انور نے جنرل سیکرٹری صاحبہ سے استفسار فرمایا کہ کیا تمام مجالس کی رپورٹس پر فیڈ بیک دیا جاتا ہے؟ اور پھر متعلقہ نیشنل شعبہ کو رپورٹس دی جاتی ہیں؟ اس پر جنرل سیکرٹری صاحبہ نے عرض کیا، جی حضور۔ حضور انور نے سیکرٹری صاحبہ تعلیم سے فرمایا کہ تعلیمی کلاسوں میں حاضری سو فیصد ہونی چاہیے۔

حضور انور نے سیکرٹری صاحبہ تبلیغ کو ہدایت دی کہ وہ بیعتوں کا ہدف مقرر کریں، تب ہی صحیح طریقے سے کام کرنا ممکن ہوگا۔

حضور انور نے سیکرٹری صاحبہ تربیت کو فرمایا کہ اگر ہر لیول کی مجالس عاملہ کو فعال بنا لیا جائے تو باقی لجنہ کی کمزوریاں بھی دور ہو جائیں گی۔ حضور انور نے اس بات پر خوشنودی کا اظہار فرمایا کہ 91 فیصد لجنہ با قاعدگی سے پنجوقتہ نمازوں کا التزام کر رہی ہیں۔

سیکرٹری صاحبہ مال سے حضور انور نے کمانے والی اور نہ کمانے والی لجنات کی تعداد دریافت فرمائی اور فرمایا کہ کمانے والیوں سے زیادہ چندہ لیا جائے اور نہ کمانے والیوں سے نرمی کی جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سیکرٹری صاحبہ ناصرات کو ہدایت کی کہ اگر ناصرات کو اردو نہیں آتی تو انگریزی میں کتابیں فراہم کریں اور جن کی انگریزی اچھی ہے ان سے کتابیں ترجمہ کروائیں۔

حضور انور نے سیکرٹری صاحبہ ضیافت سے اس دن کھانے کے menu کے بارے میں پوچھا۔ جس پر انہوں نے عرض کیا کہ قورمہ اور شاہی ٹکڑے بنائے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس پر ان کی حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے اظہارِ خوشنودی فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سیکرٹری صاحبہ امورِ طلبہ سے کسی بھی یونیورسٹی جانے والی طالبات کی تعداد اور پی ایچ ڈی کرنے والی لجنہ کی تعداد دریافت فرمائی۔ سیکرٹری صاحبہ نے عرض کیا کہ 18 طالبات اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہی ہیں اور 3 پی ایچ ڈی کر رہی ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خوشنودی کا اظہار فرمایا اور آخر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاکسار کو کچھ عرض کرنے کا وقت عطا فرمایا تو اس پر خاکسار نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے سوالات پوچھنے کی اجازت لی اور آپ نے مجلس عاملہ کی ممبرات کے سوالات کے جواب عطا فرمائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت ملاقات میں موجود مددگار ناصرات کی بھی حوصلہ افزائی فرمائی۔

ایک ممبر لجنہ نے سوال پوچھا کہ حضور آپ نے حال ہی میں ایک ملاقات میں فرمایا تھا کہ اگر لجنہ بھی باقی تنظیموں کے ساتھ اسلام کا پیغام پہنچائیں تو پیغام جلدی سب تک پہنچ سکتا ہے۔ حضور میرا سوال ہے کہ مرد فلائرز تقسیم کرنے کیلئے باہر جاتے ہیں اس میں لجنہ کس طرح شامل ہو سکتی ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ لجنہ کو ایسا کرنے سے کیا بات روکتی ہے۔ آپ بازار جاتی ہو، سودا لے کے آتی ہو، grocery خریدتی ہو، سارا دن پھرتی ہو، سیریں کرتی ہو، پارکوں میں جاتی ہو، ناصرات کو ساتھ لے کے جاؤ، سکول بھی جاتی ہیں تو دو دو تین تین کا گروپ بنا کر جائیں اور بروشر تقسیم کریں یا واقفیت پیدا کریں، زیادہ سے زیادہ عورتوں کے ساتھ عورتوں کو تبلیغ کریں تو اس میں کیا ہرج ہے۔ پھر فرمایا کہ اگر عورتیں پرانے زمانے میں جنگوں میں حصہ لے سکتی تھیں تو اب بروشر کیوں نہیں تقسیم کر سکتیں۔ کل ہی میں نے بتایا تھا عورتیں جنگ میں حصہ لیتی تھیں۔ اس زمانے کی جنگ یہی ہے ناں تبلیغ کرنا، تو تبلیغ کرو۔ نیز فرمایا کہ اس وقت تو صرف یہی ہے کہ لٹریچر تقسیم کرو۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ اکیلی اکیلی نہ جائیں، دو دو تین تین کا گروپ بنا کے جائیں اور ایک آدھ ناصرات بیچ میں ہو تا کہ ان کی بھی ٹریننگ ہو جائے۔ پھر اسکے علاوہ عورتوں سے تعلقات پیدا کریں، عورتوں میں زیادہ سے زیادہ تبلیغ کریں۔

ایک اَور ممبر لجنہ نے سوال کیا کہ نوجوان بچیاں، خاص کر چھوٹی بچیاں اکثر اپنے لباس کو لے کر احساس کمتری میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ حضور آپ نصیحت فرمائیں کہ کیسے بچوں میں پردہ اور اپنے کلچر کے لباس کی محبت اور کانفیڈنس پیدا کیا جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ بات یہ ہے کہ دین کو اوّلیت حاصل ہے۔ لباس چاہے کوئی بھی ہو، کسی بھی قسم کا ہو لیکن حیادار لباس ہونا چاہیے۔ قرآن کریم میں یہ نہیں لکھا کہ تم نے شلوار قمیص پہننی ہے یا لمبا چوغہ پہننا ہے، قرآن کریم کہتا ہے کہ تمہارا لباس حیا دار ہونا چاہیے۔ عورت کی زینت نظر نہیں آنی چاہیے۔ یہ تو لڑکیوں میں تربیت کے شعبہ کا کام ہے، ناصرات کے شعبہ کا کام ہے اور ماں باپ کا بھی کام ہے کہ بچپن سے ہی یہ پیدا کریں۔ تربیت کا شعبہ ماں باپ کے ذریعہ سے تربیت کرے۔ ناصرات کا شعبہ اپنی تنظیم کے لحاظ سے تربیت کرے۔ ماں باپ اپنے طور پہ تربیت کریں کہ ہم احمدی مسلمان ہیں تو پھر ہمیں اللہ تعالیٰ کے جو حکم ہیں ان پر عمل کرنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ یہ کہتا ہے کہ حیادار لباس پہنو۔ بعض مسلمان ہیں، بعض غیر احمدی عرب بھی میں نے دیکھا ہے جینز اور بلاؤز پہن کے اوپر حجاب لے لیتی ہیں اور سمجھتی ہیں کہ ہم نے بڑا پردہ کر لیا ہے۔ اس پردے کا تو فائدہ کوئی نہیں جبکہ اس کا لباس ننگا ہے۔ لباس سے ساری زینت ظاہر ہو رہی ہوتی ہے۔ اس لیے جب باہر جاتے ہوئے چوغہ پہن لیا اور گھر میں اپنے رشتہ داروں کے سامنے بھی ایسا لباس ہوتا ہے جو صحیح نہیں ہوتا، وہ بھی غلط ہے۔ حدیث ہے کہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔ اس لیے بچپن سے ہی بچوں بچیوں کے ذہنوں میں یہ ڈالنا ہوگا کہ حیا ایمان کا حصہ ہے اور ہم احمدی مسلمان ہیں تو پھر ہمیں اپنے نمونے بھی دکھانے چاہئیں۔ ہماری دو عملی نہیں ہونی چاہیے۔ ہمارا لباس حیا دار ہوگا تو ہماری حیا بھی قائم رہے گی اور پھر بڑے ہو کے بھی اس حیادار لباس کے مطابق اپنے لباسوں کو ڈھالیں گی۔ پھر پردہ بھی کریں گی اور حجاب سے شرمائیں گی بھی نہیں، احساس کمتری بھی نہیں ہوگا۔ اپنے آپ میں یہ احساس پیدا کریں کہ ہم نے دنیا کی اصلاح کرنی ہے، دنیا کو اپنے پیچھے چلانا ہے نہ کہ ہم نے دنیا کے پیچھے چلنا ہے۔ جب یہ احساس پیدا ہو جائے گا، کانفیڈنس پیدا ہو جائے گا تو ٹھیک ہے۔ اگر مائیں ہی بے حوصلہ ہوں گی، ان میں اعتماد نہیں ہوگا، باہر نکلیں گی تو مغربی لوگوں کو دیکھ کے ڈر جائیں گی۔ جس نے انگریزی کے دو لفظ بول دیے یا مقامی زبان کے لفظ بول دیے اس سے ڈر کے چپ کر گئیں۔ ایسی بات نہیں ہے۔ ان کو بتائیں کہ ہم باہر آئے ہیں تو یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کی وجہ سے ہم باہر نکلے، نہیں تو ہم نہیں نکل سکتے تھے۔ اور شکر گزاری کو ادا کرنے کا یہ ذریعہ ہے کہ ہم اسلام کی تبلیغ اور تعلیم کو لوگوں تک پہنچائیں اور اس کے لیے اپنے نمونے قائم کریں اور اپنے آپ کو صحیح اسلامی تعلیم کے مطابق ڈھالیں۔ تو آپ لوگ جب یہ اعتماد پیدا کریں گے، شعبہ تربیت بھی، شعبہ ناصرات بھی اور ماں باپ بھی مل کے تو کوئی کمپلیکس نہیں ہوگا کسی قسم کا اور جو یہاں رہنے والی لڑکیاں ہیں اگر جماعت سے باقاعدہ ان کا تعلق ہو، رابطہ ہو، باقاعدہ میرے خطبات بھی سنتی ہوں یا میری لجنہ کی تقریریں سنتی ہوں یا آپ لوگوں کے ساتھ ان کا رابطہ ہو تو ان میں کوئی کمپلیکس نہیں ہوتا۔ وہی لوگ ہیں جو جماعت سے پیچھے ہٹ جاتے ہیں ان میں کمپلیکس پیدا ہوتا ہے یا پھر ایسے لوگ جن کے ماں باپ بالکل ہی اَن پڑھ ہیں اور لڑکیوں کی جو باتیں ہیں ان کے جواب دینے کی طرف توجہ نہیں دیتے، تو پھر جو پڑھی لکھی لجنہ ہیں وہ ایسی لڑکیوں سے جن کے ماں باپ پڑھے لکھے نہیں ہیں دوستی پیدا کریں۔ آخر سولہ سے بیس بائیس سال تک کی نوجوان لجنہ بھی تو ہے ناں۔ وہ ان کو احساس دلائیں کہ ہم نے کیا کرنا ہے کیا نہیں کرنا۔ ہر ایک اپنے ساتھ ایک ایک لڑکی کو لگا لے، تھوڑی سی تو تعداد ہے آپ کی یہاں، تو بہت کچھ کر سکتے ہیں۔ ہر ایک اپنے ساتھ ایک ایک لڑکی کو لگا لے تو کمپلیکس دور ہو جائے گا۔

ایک ممبر لجنہ نے سوال کیا کہ ایک سال سے لجنات کو نمازوں میں باقاعدگی کی طرف توجہ دلائی جا رہی ہے مگر سستی دور نہیں ہو رہی۔ ایسی لجنات کے لیے کس طرح کوشش کی جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ تمہارا کام ہے مستقل توجہ دلاتے رہنا۔ یہی کام ہے اور یہی حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تھا کہ نصیحت کرتے جاؤ اور کرتے جاؤ اور کرتے جاؤ۔ اور وہی نصیحت ہم نے کرتے جانا ہے یہاں تک کہ عادت پڑ جائے۔ نماز کی اہمیت کا احساس دلائیں۔ نماز کا فلسفہ بیان کریں کہ نماز ہم کیوں پڑھتے ہیں اور کیوں پڑھنی چاہیے۔ نماز کے کیا کیا فائدے ہیں۔ اور نہ پڑھنے کے کیا نقصان ہیں اور اگر ہم نے

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 17/ستمبر 2022ء بروز ہفتہ 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم سید عبد الحفیظ رضوی صاحب
ابن مکرم سید عبد المومن رضوی صاحب (ٹوٹنگ یوکے)

14/ستمبر 2022ء کو 68 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کے دادا حضرت مولوی سید محمد رضوی صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعودؑ کے 313 صحابہ میں سے تھے جن کا نام حضرت مسیح موعودؑ کی تصنیفات انجام آتھم اور آئینہ کمالات اسلام میں درج ہے۔ آپ کا تعلق کراچی سے تھا جہاں سے چند سال قبل ہجرت کر کے یوکے منتقل ہو گئے تھے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ نظام جماعت اور خلافت سے بہت گہری وابستگی کا تعلق تھا۔ چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ امۃ المجید صاحبہ (اہلیہ مکرم مولانا محمد صدیق شاہد صاحب گورداسپوری مرحوم مبلغ سلسلہ، ربوہ)

22/اگست 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے خاندان میں احمدیت مرحومہ کی دادی کے والد حضرت حکیم محمد بخش صاحب رضی اللہ عنہ آف بے ہالی متصل گورداسپور (انڈیا) صحابی حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ سے آئی۔ 1952ء میں آپ کی شادی محترم مولانا محمد صدیق شاہد صاحب گورداسپوری سے ہوئی۔ جب تک آپ کے میاں بیرون ملک خدمت دین میں مصروف رہے۔ آپ نے اکیلے ہی بڑی ہمت اور حوصلے سے اپنے سب بچوں کی تعلیم وتربیت کا خیال رکھا۔ آپ کی قربانی کا تذکرہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اپنے خطاب فرمودہ یکم اگست 1992ء برموقع جلسہ سالانہ مستورات برطانیہ میں ان الفاظ میں فرمایا ''امۃ المجید صاحبہ اہلیہ محمد صدیق صاحب گورداسپوری۔ یہ بھی خدا کے فضل سے زندہ ہیں۔ بیمار ہیں اور دعاؤں کی محتاج ہیں۔ میرا ان سے تعارف وقف جدید کی ڈسپنسری میں ہوا تھا۔ ان کے میاں امریکہ یا کہیں اور تبلیغ کیلئے گئے ہوئے تھے۔ بچے بیمار ہوتے تھے تو میرے پاس لے آیا کرتی تھیں۔ اب میں نے جب چھان بین کی ہے تو پتہ چلا ہے کہ 20 سال اپنے خاوند سے جدا رہی ہیں'' (اوڑھنی والیوں کیلئے پھول جلد دوم صفحہ 275) آپ ہمیشہ وقت پر نماز ادا کرنے کی کوشش کرتیں۔ روزانہ تلاوت قرآن کریم آپ کا معمول تھا جس کے دوران بڑی گہرائی کے ساتھ قرآن کریم کے الفاظ کے معانی اور مختلف آیات کے بارے میں نوٹس بھی تیار کرتی تھیں۔ خلافت سے پیار اور خلیفہ وقت کی دعاؤں کی قبولیت پر یقین کامل تھا۔ اگر کوئی اپنی کسی مشکل کا اظہار کرتا تو اسے خلیفۂ وقت کو دعا کیلئے خط لکھنے کا کہتیں۔ رشتہ داروں سے حسن سلوک بھی آپ کی سیرت کا ایک نمایاں پہلو تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کے بیٹے مکرم محمد سعید خالد صاحب (مربی سلسلہ) امریکہ میں اور داماد مکرم مقصود احمد قمر صاحب (مربی سلسلہ) نظارت اشاعت ربوہ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(2) مکرمہ امۃ اللطیف صاحبہ
اہلیہ مکرم چودھری مختار احمد صاحب (قادیان)

14/جون 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ مکرم چودھری غلام حسین صاحب درویش مرحوم قادیان کی بہو تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، دین کی خدمت کرنے والی، صابرہ وشاکرہ مہمان نواز اور بہت سی خوبیوں کی مالک ایک نیک خاتون تھیں۔ چھوٹی عمر سے ہی لجنہ کا کام شروع کر دیا تھا اور سیکرٹری تجنید، سیکرٹری ناصرات، آفس سیکرٹری کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ ان کے خاوند کی جہاں بھی پوسٹنگ ہوتی وہاں لوگوں کو تبلیغ کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(3) مکرم سید وسیم احمد عجب شیر تیما پوری صاحب
ابن مکرم سید خلیل احمد صاحب
(تیما پور، صوبہ کرناٹک، انڈیا)

2/اگست 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم جامعہ احمدیہ قادیان سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد چند سال فیلڈ میں رہے اور پھر نظارت نشر واشاعت میں لمبا عرصہ طباعت کا کام کرتے رہے۔ اسی طرح فضل عمر پریس، دفتر مجلس انصار اللہ بھارت اور نظامت تعمیرات میں بھی خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم خوش مزاج، سادگی پسند، ملنسار اور دوسروں کی مدد کرنے والے ایک نیک انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

(4) مکرمہ بیگم رشیدہ احمد صاحبہ
(سابقہ صدر لجنہ اماء اللہ پوری صوبہ اڈیشہ، انڈیا)

9/جون 2022ء کو 52 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کیرنگ صوبہ اڈیشہ کے ایک پرانے احمدی خاندان سے تعلق رکھتی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، قرآن کریم کے احکامات پر عمل کرنے والی، غریب پرور، چندوں میں باقاعدہ اور صدقہ وخیرات کرنے والی، بہت سی خوبیوں کی حامل ایک نیک خاتون تھیں۔ غرباء اور یتامیٰ کی شادیوں پر زیورات تک تحفہ میں دیتی تھیں۔ تبلیغی کاموں میں بہت سرگرم تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے شامل ہیں۔

(5) مکرم لقمان احمد ظفر صاحب
ابن مکرم فضل الرحمٰن صاحب درویش مرحوم (قادیان)

20/اگست 2022ء کو 56 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کے خاندان میں احمدیت ان کے دادا حضرت میاں روشن دین صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ آئی۔ مرحوم صابر وشاکر، سادہ مزاج اور خاموش طبع انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

(6) مکرمہ ناصرہ پروین صاحبہ (امریکہ)

19/فروری 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مولوی حکیم نظام الدین صاحب رضی اللہ عنہ کی پوتی اور حضرت منشی عبد الحق صاحب رضی اللہ عنہ کاتب کپورتھلہ کی نواسی تھیں۔ مرحومہ 2017ء میں اپنی تین بیٹیوں کے ساتھ ملائیشیا سے امریکہ منتقل ہوئی تھیں۔ باقاعدگی سے چندہ ادا کرتی تھیں اور دیگر مالی تحریکات میں بھی حسب توفیق حصہ لیتی تھیں۔ محدود ذرائع کے باوجود تحریک جدید اور وقف جدید میں آنحضرت ﷺ، امہات المومنین، حضرت مسیح موعودؑ، حضرت اماں جانؓ اور صحابہ کرام حضرت مسیح موعودؑ کی طرف سے بھی چندہ ادا کیا کرتی تھیں۔ نمازوں اور تلاوت قرآن کریم کی پابند بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں 10 بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کے ایک نواسے عزیزم شارب احمد نے حال میں جامعہ احمدیہ جرمنی سے شاہد کی ڈگری حاصل کی ہے۔

(7) مکرم سیٹھ بشیر احمد صاحب ابن مکرم سیٹھ خیر الدین صاحب (لکھنؤ صوبہ یوپی، انڈیا)

15/مئی 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ایک مخلص اور باوفا انسان تھے اور سلسلہ کے کاموں میں حسب توفیق حصہ لیتے تھے۔ آپ نے صدر جماعت کے علاوہ مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرکزی نمائندگان کا بہت احترام کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

اپنے آپ کو احمدی مسلمان کہلانا ہے تو ہمیں کس طرح عمل کرنا چاہیے۔ ہماری باتوں میں دو عملی نہیں ہونی چاہیے نہیں تو یہ منافقت ہو جاتی ہے۔ جو ہم نے نیک کام کرنے ہیں تو پھر پوری توجہ سے کرنے چاہئیں یہ نہیں کہ دکھانے کیلئے ہم کہیں کہ ہم احمدی مسلمان ہیں اور ہمارے عمل وہ نہ ہوں تو بڑوں کو بھی نمازوں پہ اپنے نمونے دکھانے چاہئیں۔ ماں باپ اگر گھروں میں نمازیں پڑھ رہے ہوں گے اور عبادت کی طرف توجہ ہو گی تو بچوں کی توجہ بھی پیدا ہو جائے گی۔ ہر طرف، ہر شعبہ کو، ہر طبقہ کو اپنی تربیت کرنی ہو گی تبھی تربیت کا صحیح نتیجہ نکلے گا۔

ایک گھنٹہ تک جاری رہنے والی اس ملاقات کا وقت یوں محسوس ہوا جیسے یہ پلک جھپکتے ہی ختم ہو گیا ہو۔ دل اپنے محبوب آقا کو جی بھر کے دیکھ بھی نہ پایا تھا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہمارا وقت ختم ہو چکا ہے۔ خاکسار نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو جزاکم اللہ کہا کہ حضور نے ہمیں اپنے قیمتی وقت سے نوازا۔ تمام ممبرات نے خوشی اور غم سے بھرے دلوں اور آنسوؤں سے بھری آنکھوں سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہا۔

ملاقات کے بعد ہر کوئی پرجوش جذبات اور نم آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر رہا تھا جس نے ہمیں اس دن کو دیکھنے کے قابل بنایا کہ ہمیں اپنے ملک فن لینڈ میں پہلی بار اپنے ہردلعزیز پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملنے کا موقع ملا۔ الحمد للہ۔

ملاقات کے بعد تمام ممبرات نے ایک دوسرے کو مبارکباد دی۔ خاکسار نے تمام کارکنان کا بھی شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس تاریخی موقع پر لجنہ کے ساتھ تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو بہترین جزا عطا فرمائے آمین۔

تمام شرکاء کیلئے کھانے کا اہتمام تھا جبکہ بعض خاندانوں نے خاص طور پر اس موقع کیلئے مٹھائی تیار کر رکھی تھی۔ یہ تاریخی موقع پوری جماعت فن لینڈ میں جوش وخروش سے منایا گیا۔ ہر کوئی اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھرپور تھا۔ ہر ایک کے جذبات اظہار سے باہر تھے۔

(شکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 8/اکتوبر 2021)

CHANDIGARH DIAGNOSTIC LABORATORY
Thane wala Chowk, Thikriwal Rd (Darul Salam Kothi Rd)
(Near Canara and Punjab & Sind Bank Qadian)

ہمارے یہاں ہر طرح کے جسمانی ٹیسٹ خون، پیشاب، بلغم، بایوپسی، وغیرہ کمپیوٹرائزڈ دستیاب ہیں
ہمارے ساتھی: SRL-Super Ranbaxy Lab,Thyrocare Mumbai

چوہدری محمد خضر باجوہ صاحب درویش قادیان — لقمان احمد باجوہ صاحب
پروپرائٹر: عمران احمد باجوہ، رضوان احمد باجوہ — فون نمبر: +91-85579-01648, +91-96465-61639

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL

a desired destination for royal weddings & celebrations.

2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمیدہ کے ضمن میں
آپ کے دورِ خلافت میں مسیلمہ کذاب کے خلاف لڑی جانے والی جنگ ''جنگ یمامہ'' کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 20/مئی 2022 بطرز سوال و جواب
بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال یمامہ کہاں واقعہ ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یمامہ یمن کا ایک مشہور شہر ہے۔ آج کل یہ علاقہ سعودی عرب میں واقع ہے۔

سوال اہل یمامہ کے متعلق سورہ فتح میں کیا بیان ہوا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس کے بارے میں سورۃ الفتح کی آیت 17 میں بیان ہوا ہے کہ سَتُدۡعَوۡنَ اِلٰی قَوۡمٍ اُولِیۡ بَاۡسٍ شَدِیۡدٍ تُقَاتِلُوۡنَهُمۡ اَوۡ یُسۡلِمُوۡنَ کہ تم عنقریب ایک ایسی قوم کی طرف بلائے جاؤ گے جو سخت جنگجو ہوگی۔ تم ان سے قتال کرو گے یا وہ مسلمان ہو جائیں گے۔

سوال اس آیت میں کس قوم کا ذکر ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: قرطبی میں لکھا ہے کہ سخت جنگجو قوم سے مراد فارس اور روم ہیں۔ ابنِ جبیر کہتے ہیں کہ اس سے مراد ہوازن اور ثقیف کے قبائل ہیں۔ زُہری اور مُقاتِل کہتے ہیں کہ اس سے مراد بنوحنیفہ ہیں جو یمامہ میں رہنے والے تھے اور مسیلمہ کے ساتھی تھے۔ رافع بن خَدِیج کہتے ہیں کہ ہم یہ آیت پڑھتے تھے لیکن ہمیں یہ معلوم نہ تھا کہ یہ جنگجو قوم کون ہے۔ یہاں تک کہ حضرت ابوبکرؓ نے ہمیں بنو حنیفہ سے قتال کیلئے بلایا تو ہمیں پتہ چلا کہ اس سے مراد یہ قوم ہے۔

سوال جب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بیعت کرنے کیلئے متواتر وفود آنے لگے تو آپؐ نے انکی رہائش کیلئے کس کا گھر تجویز کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کرنے کیلئے متواتر وفود آئے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ایک گھر مقرر کر لیا تھا جہاں وفود ٹھہرتے تھے۔ یہ گھر رملہ بنت حارث کا تھا جو بنونجار کی ایک خاتون تھیں۔ یہ ایک بہت وسیع مکان تھا۔

سوال جب بنوحنیفہ کے لوگ رسول کریمؐ سے ملاقات کیلئے آئے تو انہوں نے مسیلمہ کی بابت رسول کریمؐ کو کیا کہا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب بنوحنیفہ کے لوگوں نے اسلام قبول کر لیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مسیلمہ کی بابت کہا کہ یا رسول اللہؐ! ہم اپنے ایک ساتھی کو پیچھے اپنے سامان اور سواریوں کے پاس چھوڑ آئے ہیں۔ وہ ہمارے لیے ہمارے سامان کی حفاظت کر رہا ہے۔

سوال رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بنوحنیفہ کو جواباً کیا فرمایا؟

جواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیلمہ کیلئے بھی اسی قدر تحائف کا حکم دیا جس قدر لوگوں کو دینے کا ارشاد فرمایا تھا اور فرمایا: وہ مرتبہ میں تم سے کم نہیں ہے کیونکہ وہ اپنے ساتھیوں کے سامان کی حفاظت کر رہا ہے۔

سوال رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جھوٹے مدعیان نبوت کے بارے میں کیا خواب دیکھی تھی؟

جواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار مَیں سویا ہوا تھا اس اثنا میں مَیں نے اپنے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن دیکھے۔ ان کی کیفیت نے مجھے فکر میں ڈال دیا۔ پھر مجھے خواب میں وحی کی گئی کہ میں ان پر پھونکوں۔ چنانچہ مَیں نے ان پر پھونکا اور وہ اُڑ گئے۔ مَیں نے ان کی تعبیر دو جھوٹے شخص سمجھے جو میرے بعد ظاہر ہوں گے۔ راوی عبیداللہ نے کہا ان میں سے ایک وہ عَنسی ہے جس کو فیروز نے یمن میں مار ڈالا اور دوسرا مسیلمہ کذاب ہے۔

سوال جب مسیلمہ نے نبوت کا دعویٰ کیا تو اس نے بنوحنیفہ سے کیا کہا؟

جواب مسیلمہ نے بنوحنیفہ سے کہا کہ: کیا جب تم نے رسول اللہؐ کے پاس میرا ذکر کیا تھا تو انہوں نے یہ نہیں کہا تھا کہ وہ مقام و مرتبہ کے اعتبار سے تم سے بُرا نہیں ہے۔

سوال مسیلمہ کی طاقت میں زیادتی کا ایک سبب حضور انور نے کیا بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مسیلمہ کذاب کی طاقت کا سبب رَجّال بن عُنفُوَہ کا اسکے ساتھ مل جانا تھا۔

سوال کب جوق در جوق لوگ مسیلمہ کی بیعت میں شامل ہونے لگے؟

جواب جب اہلِ یمامہ نے دیکھا کہ ایک ایسا شخص مسیلمہ کی نبوت کی گواہی دے رہا ہے جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھیوں میں سے ہے یعنی رجال بن عنفوہ اور وہ لوگوں کو قرآن کریم کی تعلیم سے آگاہ کرنے والا ہے تو ان لوگوں کیلئے مسیلمہ کی نبوت سے انکار کی گنجائش نہ رہی اور لوگ جوق در جوق مسیلمہ کے پاس آ کر اسکی بیعت کرنے لگے۔

سوال مسیلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف کیا خط لکھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مسیلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایک خط بھی لکھا جس کا متن اس طرح سے تھا کہ اللہ کے رسول مسیلمہ کی جانب سے محمد رسول اللہ کی طرف۔ اما بعد، نصف زمین ہماری ہے اور نصف قریش کی مگر قریش انصاف نہیں کرتے۔

سوال رسول کریمؐ نے اس خط کے جواب میں کیا لکھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اسکے جواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسے خط لکھا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے مسیلمہ کذاب کے نام۔ اما بعد، یقیناً زمین اللہ ہی کی ہے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے گا اس کا وارث بنا دے گا اور عاقبت متقیوں کی ہی ہوا کرتی ہے اور اس پر سلامتی ہو جو ہدایت کی پیروی کرے۔

سوال جب حبیب بن انصاری مسیلمہ کذاب کے پاس رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا خط لے کر گئے تو مسیلمہ کذاب نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت حَبیب بن زید انصاریؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خط لے کر مسیلمہ کے پاس گئے تھے۔ جب انہوں نے یہ خط مسیلمہ کو دیا تو اس نے کہا کہ کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ محمد اللہ کے رسول ہیں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ پھر اس نے کہا کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ انہوں نے فرمایا کہ مَیں بہرہ ہوں۔ مَیں سنتا نہیں۔ بات ٹال دی۔ یہ چاہتا تھا کہ وہ تسلیم کریں کہ وہ بھی نبی ہے۔ مسیلمہ بار بار یہی سوال دہراتا رہا۔ آپؓ وہی جواب دیتے رہے اور ہر مرتبہ جب حضرت حبیبؓ اسکے منشا کا جواب نہ دیتے۔ تو وہ ان کے جسم کا ایک عضو کاٹ دیتا۔ حضرت حبیبؓ صبر و استقامت کا پہاڑ بنے رہے یہاں تک کہ اس نے آپؓ کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے۔ اس طرح حضرت حبیبؓ نے جام شہادت نوش کر لیا۔

سوال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لشکر مسیلمہ کی طرف کس کس کو روانہ کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور حضرت ابوبکرؓ نے مرتدین کی طرف مختلف لشکر بھیجے تو حضرت عکرمہؓ کی سرکردگی میں ایک لشکر مسیلمہ کی طرف بھی بھیجا اور ان کی مدد کیلئے ان کے پیچھے حضرت شُرَحبیل بن حَسَنہؓ کو روانہ فرمایا۔

سوال حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عکرمہؓ کو کیا تاکید کی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عکرمہؓ کو یہ تاکید فرمائی کہ شُرَحبیل کے پہنچنے سے پہلے مسیلمہ سے لڑائی نہ چھیڑنا۔

سوال حضرت عکرمہ نے کیا کیا اور اسکے نتیجہ میں ان کے ساتھ کیا ہوا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عکرمہؓ نے جلد بازی سے کام لیا اور حضرت شُرَحبیلؓ کے پہنچنے سے پہلے ہی اہلِ یمامہ پر حملہ کر دیا مگر وہ مصیبت میں پھنس گئے اور انہیں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔

سوال حضرت عکرمہ نے جب یہ سارا واقعہ حضرت ابوبکرؓ کو لکھا تو آپؓ نے انہیں کیا کہا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ابوبکرؓ نے ان کو لکھا تم حضرت حُذَیفہ اور عَرفَجہ کے پاس چلے جاؤ اور ان کے ساتھ مل کر عمان اور مَہرَہ والوں سے جنگ کرو۔ مہرہ بھی عرب کے جنوب میں مشرقی ساحل پر بحر ہند کے کنارے ایک علاقہ ہے اور پھر وہاں سے اپنی فوج کے ہمراہ یمن اور حضر موت میں جانا اور وہاں جا کر اسلامی لشکر سے جا ملنا۔

سوال حضرت ابوبکرؓ نے حضرت خالد بن ولید کو یمامہ کی طرف بھیجنے سے پہلے شُرَحبیل کو کیا لکھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ابوبکر نے حضرت خالد بن ولید کو یمامہ کی طرف بھیجنے سے پہلے شُرَحبیل کو لکھا کہ جب خالد تمہارے پاس آئیں تو قُضَاعَہ کا رخ کرنا اور حضرت عَمرو بن عاصؓ کے ساتھ ہو کر قُضَاعَہ کے ان باغیوں کی خبر لینا جو اسلام لانے سے انکار کریں اور اس کی مخالفت پر کمر بستہ ہوں۔

سوال حضرت ابوبکرؓ نے خالد کے ساتھ کس جماعت کو مسیلمہ سے جنگ کیلئے بھیجا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ابوبکرؓ نے حضرت خالدؓ کے ساتھ مل کر جنگ کرنے کیلئے مہاجرین اور انصار کی ایک جماعت روانہ فرمائی۔

سوال حضرت ابوبکر نے انصار اور مہاجرین پر کس کس کو امیر مقرر فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ابوبکرؓ نے انصار پر حضرت ثابت بن قیسؓ اور مہاجرین پر حضرت ابوحذیفہؓ اور زید بن خطابؓ کو امیر مقرر فرمایا اور اس طرح جتنے قبائل تھے ان میں سے ہر قبیلے پر ایک آدمی کو نگران بنایا۔

سوال اس جنگ میں مسیلمہ کے لشکر کی تعداد کتنی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یمامہ کے لوگ جو مسیلمہ کے ساتھ تھے ان کی تعداد چالیس ہزار تھی یا ایک روایت کے مطابق ان کی تعداد ایک لاکھ یا اس سے بھی زیادہ تھی جبکہ مسلمان دس ہزار سے زائد تھے۔

سوال جنگ شروع ہونے سے پہلے مسلمانوں نے کیا کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جنگ شروع ہونے سے پہلے مُجّاعَہ بن مُرَارہ جو کہ بنوحنیفہ کا ایک سردار تھا ایک گروہ کے ساتھ باہر نکلا تو مسلمانوں نے اسے اور اسکے ساتھیوں کو پکڑ لیا۔ حضرت خالدؓ نے اسکے ساتھیوں کو قتل کر دیا اور مُجّاعَہ کو زندہ رکھا کیونکہ بنوحنیفہ میں اس کی بہت عزت تھی۔

......☆......☆......☆......

جب ہم اچھی باتوں کو اپنائیں گے اور انہیں آگے پھیلائیں گے
ہمارے عمل نیکیوں پر چلنے والے ہوں گے اور برائیوں سے روکنے والے ہوں گے تو تبلیغ میں آسانیاں پیدا ہوں گی

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 6/مئی 2005 بطرز سوال و جواب
بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور نے خطبہ کے شروع میں کون سی آیت کی تلاوت فرمائی؟

جواب حضور نے خطبہ کے شروع میں سورۃ آل عمران کی آیت 111 کُنۡتُمۡ خَیۡرَ اُمَّةٍ اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ تَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَتَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ وَتُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ (ترجمہ: تم بہترین امت ہو جو تمام انسانوں کے فائدہ کیلئے نکالی گئی ہے۔ تم اچھی باتوں کا حکم دیتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو) کی تلاوت فرمائی۔

سوال کب ہماری تبلیغ میں آسانیاں پیدا ہوں گی؟

جواب جب ہم اچھی باتوں کو اپنائیں گے اور انہیں آگے پھیلائیں گے۔ ہمارے عمل نیکیوں پر چلنے والے ہوں گے اور برائیوں سے روکنے والے ہوں گے تو تبلیغ میں آسانیاں پیدا ہوں گی۔

سوال ذہنی گندگی کیا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ذہنی گند یہ ہے کہ دماغ میں دوسرے کو نقصان پہنچانے یا اخلاق سے گری حرکتیں کرنے کا خیال دل میں آئے۔

سوال ایک مومن کو کن برائیوں سے بچنا چاہئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک مومن میں یہ برائیاں نہیں ہونی چاہئیں۔ مثلاً کنجوسی کی عادت ہے یعنی دوسروں کی ضرورت کو دیکھ کر باوجود توفیق ہونے کے اس کی مدد نہ کرنا یا جماعتی چندوں میں ہاتھ روک کر رکھنا۔ بدظنی کرنا ہے، دوسروں پر بلاوجہ الزام لگانا ہے، لوگوں کو حقیر سمجھنا ہے، حسد کرنا ہے، لغو اور بیہودہ باتیں ہیں۔ کسی کی غیبت کرنا ہے، جھوٹ بولنا ہے۔ خیانت کرنا ہے، اس میں آنکھ کی خیانت بھی ہے، مرد کا عورت کو بری نیت سے دیکھنا۔

سوال اس شخص کے بارے میں حضور نے کیا فرمایا جو لوگوں کو تو نیکی کی نصیحت کرتا ہے لیکن وہ خود اس پر عمل نہیں کرتا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایک شخص کو قیامت کے روز لایا جائیگا۔ پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ اسکی انتڑیاں آگ میں پیٹ سے باہر نکل آئیں گی۔ اس پر وہ ان کے گرد اس

طرح چکر لگائے گا جس طرح گدھا اپنے کھونٹے کے گرد چکر لگاتا ہے۔ پھر جہنم والے اس کے گرد جمع ہو جائیں گے اور اس سے پوچھیں گے تمہارا کیا معاملہ ہے۔ کیا تو ہمیں معروف کام کرنے اور ناپسندیدہ امور کو ترک کرنے کا حکم نہ دیتا تھا؟ اس پر وہ کہے گا کہ میں تم کو معروف کام کرنے کا حکم دیتا تھا مگر خود معروف کام نہ کرتا تھا اور میں تم کو ناپسندیدہ افعال کا مرتکب ہونے سے روکتا تھا مگر میں خود ان کو بجا نہ لاتا تھا۔

سوال ایک احمدی کب دوسروں کو نیکی کا حکم دے سکتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک احمدی مسلمان جب دوسرے کو نیکی کا حکم دیتا ہے اور برائیوں سے روکتا ہے تو اسے سب سے پہلے اپنے آپ کو ہی برائیوں سے پاک کرنا ہوگا اور نیکیوں کو اختیار کرنا ہوگا۔ تبھی وہ دوسروں کو حکم دے سکتا ہے۔ ورنہ اگر ہم یہ نہیں کرتے تو ہم منافقت اور دوغلی باتوں کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اور ایسے لوگوں کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑا سخت انذار فرمایا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ ایسے لوگ جہنمی ہیں جن کے قول و فعل میں تضاد ہوتا ہے۔

سوال کسی بھائی کا عیب دیکھ کر ہمیں کیا کرنا چاہئے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ہماری جماعت کو چاہئے کسی بھائی کا عیب دیکھ کر اس کیلئے دعا کریں۔ لیکن اگر وہ دعا نہیں کرتے اور اس کو بیان کر کے دُور سلسلہ چلاتے ہیں تو گناہ کرتے ہیں۔ کون سا ایسا عیب ہے جو کہ دُور نہیں ہوسکتا۔ اس لئے ہمیشہ دعا کے ذریعے سے دوسرے بھائی کی مدد کرنی چاہئے۔

سوال اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں غیبت کرنے والے کی کیا مثال بیان فرمائی ہے؟

جواب اللہ تعالیٰ سورۃ الحجرات آیت 13 میں فرماتا ہے وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۔ اَ يُحِبُّ اَحَدُ كُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا اس میں غیبت کرنے کو ایک بھائی کا گوشت کھانے سے تعبیر کیا گیا ہے اور اس آیت سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ جو آسمانی سلسلہ بنتا ہے ان میں غیبت کرنے والے بھی ضرور ہوتے ہیں۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس شخص کی بابت فرمایا کہ وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں: وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے بچوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بوڑھوں کی عزت اور احترام کا حق ادا نہیں کرتا اور معروف باتوں کا حکم نہیں دیتا اور ناپسندیدہ باتوں سے منع نہیں کرتا۔

سوال آنحضرت ﷺ نے غیبت کی کیا تعریف فرمائی؟

جواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کی سچی بات کا اس کی عدم موجودگی میں اس طرح بیان کرنا کہ اگر وہ موجود ہو تو اسے برا لگے غیبت ہے۔

سوال حضور انور نے مَرْحَمَۃ کی کیا تعریف کی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مَرْحَمَۃ یہی ہے کہ دوسرے کے عیب دیکھ کر اسے نصیحت کی جاوے اور اس کیلئے دعا بھی کی جاوے۔

سوال کسی کا عیب کب بیان کرنا چاہئے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: عیب کسی کا اس وقت بیان کرنا چاہئے جب پہلے کم از کم چالیس دن اس کیلئے رو رو کر دعا کی ہو۔

سوال آنحضرت ﷺ نے جھوٹ کی بابت کیا فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی چھوٹے بچے کو کہا آؤ میں تمہیں کچھ دیتا ہوں اور اسے دیتا کچھ نہیں تو یہ جھوٹ میں شمار ہوگا۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام جھوٹ کی بابت کیا فرماتے ہیں؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: قرآن شریف نے جھوٹ کو بھی ایک نجاست اور رِجس قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا ہے فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (الحج: 31) دیکھو یہاں جھوٹ کو بُت کے مقابل رکھا ہے۔ اور حقیقت میں جھوٹ بھی ایک بت ہی ہے ورنہ کیوں سچائی کو چھوڑ کر دوسری طرف جاتا ہے۔ جیسے بُت کے نیچے کوئی حقیقت نہیں ہوتی اسی طرح جھوٹ کے نیچے بجز ملمّع سازی کے اور کچھ بھی نہیں ہوتا۔ جھوٹ بولنے والوں کا اعتبار یہاں تک کم ہو جاتا ہے کہ اگر وہ سچ کہیں تب بھی یہی خیال ہوتا ہے کہ اس میں بھی کچھ جھوٹ کی ملاوٹ نہ ہو۔ اگر جھوٹ بولنے والے چاہیں کہ ہمارا جھوٹ کم ہو جائے تو جلدی سے دُور نہیں ہوتا۔ مدت تک ریاضت کریں تب جا کر سچ بولنے کی عادت اُن کو ہوگی۔

سوال نیکی اور برائی کے ضمن میں آنحضرت ﷺ کیا فرماتے ہیں؟

جواب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی بندے کے دل میں ایمان اور کفر جمع نہیں ہو سکتے اور نہ سچائی اور کذب بیانی اکٹھے ہو سکتے ہیں۔ اور نہ ہی دیانت داری اور خیانت اکٹھے ہو سکتے ہیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے امانت و دیانت کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: دیانت اور امانت انسان کی طبعی حالتوں میں سے ایک حالت ہے۔ اسی واسطے ایک بچہ شیر خوار بھی جو بوجہ اپنی کم سنی اپنی طبعی سادگی پر ہوتا ہے اور بباعث اپنی صغرسنی ابھی بری عادتوں کا عادی نہیں ہوتا، اس قدر غیر کی چیز سے نفرت رکھتا ہے کہ غیر عورت کا دودھ بھی نفرت سے پیتا ہے۔

سوال خطبہ کے آخر پر حضور انور نے احباب جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہم جو احمدی ہیں اور جنہوں نے اس زمانے میں مسیح موعودؑ کی بیعت کی ہے۔ ہمیں اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے ہر قسم کی خیانت سے بھی بچنا چاہئے۔ جھوٹ سے بھی بچنا ہے دوسری برائیوں سے بھی بچنا ہے۔ اور نہ صرف بچنا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اور ایک مومن کی جو اللہ تعالیٰ نے نشانی بتائی ہے، اس نشانی کے مطابق ان برائیوں سے دوسروں کو بھی بچانا ہے اور ان کو بھی نیکیوں کی تعلیم دینی ہے۔

......☆......☆......☆......

بقیہ اداریہ از صفحہ نمبر 2

کے تعلقات اخوت استحکام پذیر ہوں گے۔ ماسوا اس کے جلسہ میں یہ بھی ضرویات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کیلئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں۔ کیونکہ اب یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سعید لوگ اسلام کے قبول کرنے کیلئے طیار ہو رہے ہیں......سو بھائیو یقیناً سمجھو کہ یہ ہمارے لئے ہی جماعت طیار ہونے والی ہے۔ خدا تعالیٰ کسی صادق کو بے جماعت نہیں چھوڑتا۔ انشاء اللہ القدیر سچائی کی برکت ان سب کو اس طرف کھینچ لائے گی۔ خدا تعالیٰ نے آسمان پر یہی چاہا ہے اور کوئی نہیں کہ اس کو بدل سکے۔

ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لاویں جو زادراہ کی استطاعت رکھتے ہوں

سو لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لاویں جو زادراہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی راہ میں ادنےٰ ادنےٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر یک قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں ہوتی۔

اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں

اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جسکی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کیلئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جسکے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔

جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دُعائیں

بالآخر میں دعا پر ختم کرتا ہوں کہ ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کیلئے سفر اختیار کریں، خدا تعالیٰ اُنکے ساتھ ہو اور اُنکو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور انکی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دیوے اور اُنکے ہمّ و غم دُور فرماوے اور انکو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور انکی مُرادات کی راہیں اُن پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے اُن بندوں کیساتھ اُنکو اُٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر اُنکے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اَے خدا اَے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین ❖

(مجموعہ اشتہارات جلد نمبر 1، اشتہار نمبر 91، صفحہ 360 مطبوعہ قادیان 2019)

(منصور احمد مسرور)

بقیہ سیرۃ المہدیؑ از صفحہ 7

میرے نزدیک اور میری رائے میں یہی بہتر ہے کہ اس رشتہ کو مبارک سمجھو اور اس کو قبول کر لو اور اگر ایسا تم نے کیا تو مَیں بھی تمہارے لئے دُعا کروں گا۔ اپنے کسی مخفی خیال پر بھروسہ مت کرو۔ جوانی اور ناتجربہ کاری کے خیالات قابلِ اعتبار نہیں ہوتے۔ موقعہ کو ہاتھ سے دینا سخت گناہ ہے۔ اگر لڑکی بد اخلاق ہوگی تو مَیں اس کیلئے دعا کر دوں گا کہ اسکے اخلاق تمہاری مرضی کے موافق ہو جائیں گے اور سب کجی دُور ہو جائے گی۔ ہاں اگر لڑکی کو دیکھا نہیں ہے تو یہ ضروری ہے کہ اول اس کی شکل و شباہت سے اطلاع حاصل کی جائے۔ لڑکپن اور طفولیت کے زمانہ کی اگر بدشکلی بھی ہو تو وہ قابلِ اعتبار نہیں ہوتی۔ اب شکل و صورت کا زمانہ ہے۔ میری نصیحت یہ ہے کہ شکل پر تسلی کر کے قبول کر لینا چاہئے۔ مولود بے شک پڑھے۔ آخر وہ تمہارا ہی مولود پڑھے گی۔ حرج کیا ہے۔

والسلام

مرزا غلام احمد

(آخر صفحہ کے بعد) مکرر یہ کہ اس خط کے پڑھنے کے بعد صاف لفظوں میں مجھے اس کا جواب ایک ہفتہ کے اندر بھیج دیں۔ والدعا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ خط بیاہ شادی سے تعلق رکھنے والے امور کے متعلق ایک نہایت ہی قیمتی فلسفہ پر مبنی ہے اور یہ جو حضرت صاحب نے خط کے آخر میں مولود کے متعلق لکھا ہے اس کا یہ مطلب ہے کہ ہماری ممانی صاحبہ اپنے والدین کے گھر میں غیر احمدیوں کے رنگ میں مولود پڑھا کرتی تھیں اور غالباً ان کے والد صاحب کو اصرار ہوگا کہ وہ بدستور مولود پڑھا کریں گی جس پر حضرت صاحب نے لکھا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ جب لڑکی بیاہی گئی اور خاوند کے ساتھ اس کی محبت ہوگئی تو پھر اس نے ان رسمی مولودوں کو چھوڑ کر بالآخر گویا خاوند کا ہی مولود پڑھنا ہے۔ سو ایسا ہی ہوا اور اب تو خدا کے فضل سے ہماری ممانی صاحبہ احمدیؐ ہو چکی ہیں۔

(سیرۃ المہدی، جلد اوّل، حصہ سوم، مطبوعہ قادیان 2008)

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

Our Moto
Your
Satisfaction

MUBARAK TAILORS
کوٹ پینٹ، شیروانی، شلوار قمیص اور vase coat کی سلائی کیلئے تشریف لائیں
Prop. : Hifazat, Sadaqat (Delhi Bazar, Shop No.33) Qadian
Contact Number : 9653456033, 9915825848, 8439659229

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر 10709: مَیں امتہ النور بنت مکرم مبشر احمد بدر صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی، ساکن محلہ ناصر آباد ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16/جولائی 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 2 کان کی بالیاں 2 گرام 22 کیریٹ، زیور نقرئی: بریسلیٹ 1 تولہ، 2 انگوٹھیاں 7 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/50 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مبشر احمد بدر الامۃ: امتہ النور گواہ: فضل احمد ملکانہ

مسل نمبر 10710: مَیں ثاقب ممتاز ولد مکرم فیاض احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 26/اکتوبر 1995 پیدائشی احمدی، ساکن محلہ باب الامن ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26/اگست 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/9916 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سید لئیق احمد العبد: ثاقب احمد ممتاز گواہ: فیاض احمد

مسل نمبر 10711: مَیں مدثر احمد ولد مکرم مظفر احمد صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 28 سال پیدائشی احمدی، ساکن ہاؤس نمبر 36 محلہ مسرور (کوٹھی دارالسلام) ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14/ستمبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/9310 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ناصر احمد بھٹ العبد: مدثر احمد گواہ: عرفان احمد عارف

مسل نمبر 10712: مَیں دبیر احمد شمیم ولد مکرم سفیر احمد شمیم صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 22/جولائی 2003 پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19/اگست 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: منور احمد مبشر العبد: دبیر احمد شمیم گواہ: ایوب علی خان

مسل نمبر 10713: مَیں سمیرہ فرحت بنت مکرم مولوی محمد سعادت اللہ صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 18/نومبر 1999 پیدائشی احمدی، ساکن محلہ طاہر ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4/ستمبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد سعادت اللہ الامۃ: سمیرہ فرحت گواہ: صداقت احمد

مسل نمبر 10714: مَیں آر محمد اکبر ولد مکرم ایل عبد الرحیم صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پنشنر تاریخ پیدائش 26/ستمبر 1952 تاریخ بیعت 30/دسمبر 2016 ساکن Ponniamman Med چنئی صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3/دسمبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار -/23,800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ایم بی طاہر احمد احمدی العبد: آر محمد اکبر گواہ: عطاء المغنی

مسل نمبر 10715: مَیں عافیہ فضل بنت مکرم فضل الرحمن صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 11/دسمبر 2000 پیدائشی احمدی، ساکن 67/33 تھن تھائی پیریا اسٹریٹ (ایم جی آر نگر) ڈاکخانہ چنئی صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15/اپریل 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ایم سید ابراہیم الامۃ: عافیہ فضل گواہ: وائی ظفر اللہ احمد

مسل نمبر 10716: مَیں سلیم احمد W ولد مکرم ایم وسیم احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 14/مارچ 1993 پیدائشی احمدی، ساکن 23/12 (فرسٹ اسٹریٹ) کاماراج کالونی Kodambakkam چنئی صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12/اپریل 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/35,846 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: بی طاہر احمد العبد: سلیم احمد W گواہ: وائی ظفر اللہ احمد

مسل نمبر 10717: مَیں نسیمہ عزیز زوجہ مکرم عبد العزیز صاحب، قوم احمدی مسلمان تاریخ پیدائش 17/مئی 1961، ساکن سلیمانیا منزل (کاراوللور) صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26/اگست 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 96 گرام، بصورت حق مہر، زمین 60 سینٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عبد الرحیم کویا الامۃ: نسیمہ عزیز گواہ: محمد صالح

مسل نمبر 10718: مَیں تمیم عباس ولد مکرم جی ایس احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان ریٹائرڈ عمر 71 سال پیدائشی احمدی، ساکن میسور صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1/اکتوبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شمیم احمد غوری العبد: تمیم عباس گواہ: عادل علی

مسل نمبر 10719: مَیں نزہت جہاں زوجہ مکرم مشیر علی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش یکم جنوری 1963 پیدائشی احمدی، ساکن 4/76 نزدیک گلمرگ ہوٹل (پرانی چنگی) علی گڑھ صوبہ یوپی، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم ستمبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/5000 روپئے، زیور طلائی: ناک کی کیل 22 کیریٹ، زیور نقرئی: پائل 4 تولہ، رہائشی مکان 83 گز پر مشتمل۔ ایک پلاٹ بمقام کاہلواں قادیان 6.5 مرلہ پر مشتمل۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/60,500 روپے اور آمد از جائداد سالانہ -/40,000 روپئے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ارشد علی الامۃ: نزہت جہاں گواہ: محمد بشارت احمد خان

مسل نمبر 10720: مَیں ترنم اطہر زوجہ مکرم اطہر منور صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 2/دسمبر 1988 پیدائشی احمدی، ساکن 88/409 ہمایوں باغ چمن گنج ضلع کانپور صوبہ یوپی، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26/ستمبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر: -/35,000 روپئے، زیور طلائی: ایک جوڑی کان کے ٹاپس، ایک انگوٹھی، دو عدد گلے کا ہار، دو جوڑی کان کے بالے، ایک جوڑی ہاتھ کے کڑے، ایک عدد ٹیکہ، ایک عدد نتھ (کل زیورات 5 تولہ 22 کیریٹ) زیور نقرئی: ایک جوڑی توڑھا، ایک کمر بند، ایک جوڑی ہتھ پھول، دو کلپ، ایک جھمکا (تمام زیورات 500 گرام) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد بشارت خان الامۃ: ترنم اطہر گواہ: رفیق احمد بیگ

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2019-22 Vol. 71 Thursday 20 - October - 2022 Issue. 42

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کا مقصد تب ہی پورا ہوگا جب ہم خود کو اسلامی تعلیم کا حامل بنائیں گے اور قرآن کریم کو پڑھیں گے اور اس پر عمل کریں گے

دنیا پر تباہی کے بہت ہی خوفناک بادل منڈلا رہے ہیں، ایسے میں کوئی بچا سکتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے، خود بھی اور اپنی نسلوں کو بھی اُس کے آگے جھکنے والا بنائیں تا کہ خود بھی اور اپنی نسلوں کو بھی محفوظ کر سکیں، اگر ہم لا الٰہ الا اللہ کلمے کا حق ادا کرنے والے ہوں تو اللہ تعالیٰ ہمارے نیک اعمال سے دنیا کو بھی بچا لے گا، اس سے پہلے کہ دنیا کے حالات انتہا سے زیادہ بگڑ جائیں بہت دعائیں کریں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ متقی کو پیار کرتا ہے، ہماری جماعت یہ غم سب سے بڑھ کر اپنی جان پر لگائے کہ ان میں تقویٰ ہے کہ نہیں

خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 14 ر اکتوبر 2022ء بمقام مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ (امریکہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کا آپ پر یہ بہت بڑا احسان ہے کہ اُس نے آپ کو اس ترقی یافتہ ملک میں آنے کی توفیق عطا فرمائی۔ سب سے بڑا احسان جو اللہ تعالیٰ نے ہم پر کیا ہے وہ یہ ہے کہ اس نے ہمیں آنحضرت ﷺ کے غلامِ صادق حضرت اقدس مسیح موعودؑ کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اس احسان پر ہم اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کریں وہ کم ہے، اور حقیقی شکر گزاری یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کیلئے کوشاں رہیں۔ یہ تب ہی ممکن ہے کہ ہم حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ ہمیں حقیقی مسلمان بننے کیلئے حضرت مسیح موعودؑ کی طرف دیکھنا ہوگا، آپؑ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنا ہوگا۔

خلافتِ احمدیہ حضرت مسیح موعودؑ کے طریق کو ہی جاری رکھنے والا نظام ہے۔ اپنے عہد میں ہر احمدی خلافتِ احمدیہ سے وابستگی اور اطاعت کا عہد کرتا ہے۔ اس لحاظ سے خلافت سے وابستگی کے عہد کو نبھانا ہر احمدی کا فرض ہے، ورنہ بیعت ادھوری ہے۔

قرآن کریم کو غور سے پڑھنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مَیں بار بار اس امر کی طرف ان لوگوں کو جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہیں نصیحت کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اس سلسلے کو کشفِ حقائق کیلئے قائم کیا ہے۔ مَیں چاہتا ہوں کہ عملی سچائی کے ذریعے اسلام کی خوبی دنیا پر ظاہر ہو جیسا کہ خدا نے مجھے اس کام کیلئے مامور کیا ہے۔ اس لیے قرآن کریم کو کثرت سے پڑھو مگر نرا قصّہ سمجھ کر نہیں بلکہ ایک فلسفہ سمجھ کر پڑھو۔ پس ہر ایک کو اپنے جائزے لینے چاہئیں۔ اگر ہم ان ملکوں میں آ کر اپنے اس مقصد کو بھول گئے اور دنیا کی مصروفیات میں غرق ہو گئے تو ہماری اولادیں اور نسلیں دین سے دُور ہوتی چلی جائیں گی۔ پس یہ بہت سوچنے کی باتیں ہیں۔

جو لوگ ہجرت کر کے آئے ہیں وہ دنیا کی مخالفت سے تو بچ گئے ہیں لیکن اگر دین پر چلنے والے اور قرآن پر غور کرنے والے نہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث نہیں بن سکتے۔ اسی طرح جو نئے احمدی ہیں یا یہاں پرانے رہنے والے احمدی ہیں وہ بھی یاد رکھیں کہ صرف بیعت کرنے سے مقصد پورا نہیں ہوتا۔ مقصد تب ہی پورا ہوگا جب ہم خود کو اسلامی تعلیم کا حامل بنائیں گے اور قرآن کریم کو پڑھیں گے اور اس پر عمل کریں گے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ سچی بات یہی ہے کہ تم اس چشمے کے قریب تر آ پہنچے ہو جو اس وقت خدا تعالیٰ نے ابدی زندگی کیلئے پیدا کیا ہے۔ ہاں! پانی پینا ابھی باقی ہے، پس خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے توفیق چاہو کہ وہ تمہیں سیراب کرے کیونکہ خدا تعالیٰ کے بدوں کچھ بھی نہیں ہوسکتا۔ یہ مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ جو اس چشمے سے پیے گا وہ ہلاک نہ ہوگا کیونکہ یہ پانی زندگی بخشتا ہے۔ اس چشمے سے سیراب ہونے کا کیا طریق ہے یہی کہ خدا تعالیٰ نے جو دو حق تم پر قائم کیے ہیں ان کو بحال کرو اور پورے طور پر ادا کرو۔ ان میں سے ایک خدا کا حق ہے اور دوسرا مخلوق کا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ عمل چاہتا ہے۔ جو عمل کرے گا وہ کبھی ہلاک نہیں ہوگا۔ یہ عملی حالت اس وقت ہوگی جب اللہ تعالیٰ کی رضا کے علاوہ کسی چیز کی طلب نہ ہو، اللہ تعالیٰ کے حکموں کی کامل اطاعت ہو۔ اب ہر ایک اس بات سے اپنے جائزے لے سکتا ہے کہ کیا واقعی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہمارا مقصود ہے؟ کیا ہم اُس کے حکموں کی اطاعت کر رہے ہیں؟ اگر نمازوں کے وقت دنیاوی کام چھوڑ کر نماز پڑھنے کی طرف ہماری توجہ نہیں ہوتی تو ہم منہ سے تو کلمہ پڑھ رہے ہیں لیکن ایک وقتی شرک ہمارے دل میں ہے۔ ایک مومن تو اس یقین پر قائم ہوتا ہے کہ میرے کاروبار میں اور میرے کام میں برکت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی پڑتی ہے تو پھر یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ میرے دنیاوی کام اللہ تعالیٰ کی آواز کے مقابل پر کھڑے ہو جائیں۔ اگر ایسا ہے تو ہم نے کلمے کی رُوح کو سمجھا ہی نہیں، ہم منہ سے تو کلمے کا اقرار کر رہے ہیں لیکن ہمارے عمل ہمارے اقرار کا ساتھ نہیں دے رہے۔ اگر یہ صورتحال ہے تو پھر حقِ بیعت ادا نہیں ہو رہا۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہماری عبادتیں خالص اللہ تعالیٰ کے لیے ہوں۔ ہمارے عمل اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں۔ آج کل دنیا کے حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ تباہی کے بہت ہی خوفناک بادل منڈلا رہے ہیں اور جو تباہی ہوگی وہ دنیا کے خاتمے پر منتج ہوگی۔ یہاں ہجرت کر کے آنے والے یہ خیال نہ کریں کہ وہ یہاں محفوظ ہیں۔ ان بڑی طاقتوں کے لیڈروں کے دماغ جب گھومتے ہیں تو یہ کچھ نہیں دیکھتے۔ پس اب احمدیوں کا کام ہے کہ دعاؤں سے کام لیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ نیک لوگوں کی خاطر اللہ تعالیٰ دوسروں کو بھی بچا لیتا ہے۔ ہم بہت خطرناک دور سے گزر رہے ہیں۔ اگر ایسے حالات میں کوئی بچا سکتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے۔ خود بھی اور اپنی نسلوں کو بھی اُس کے آگے جھکنے والا بنائیں تا کہ خود بھی اور اپنی نسلوں کو بھی محفوظ کر سکیں۔ اگر ہم لا الٰہ الا اللہ کلمے کا حق ادا کرنے والے ہوں تو اللہ تعالیٰ ہمارے نیک اعمال سے دنیا کو بھی بچا لے گا۔ اس سے پہلے کہ دنیا کے حالات انتہا سے زیادہ بگڑ جائیں بہت دعائیں کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ نیکی وہی ہے جو قبل از وقت کرے، اگر بعد میں کرے تو کچھ فائدہ نہیں۔ کشتی ڈوبتی ہے تو سب روتے ہیں مگر رونا اور چلانا چونکہ تقاضا فطرت کا نتیجہ ہے اس لیے اُس وقت سُودمند نہیں ہوسکتا جب کشتی ڈوب رہی ہو۔ وہ صرف اُس وقت مفید ہے جب امن کی حالت ہو۔ خدا کو پانے کا یہی گُر ہے جب انسان قبل از وقت بیدار ہوا ایسا گویا اُس پر بجلی گرنے والی ہے لیکن جو بجلی کو گرتے دیکھ کر چلّاتا ہے کہ اُس پر گرے گی تو وہ بجلی سے ڈرتا ہے نہ کہ خدا سے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ دیکھو تم لوگ کچھ محنت کر کے کھیت تیار کرتے ہو تو فائدے کی امید ہوتی ہے۔ اسی طرح امن کے دن محنت کیلئے ہیں اب خدا کو یاد کرو گے تو فائدہ پاؤ گے۔ اب اگر دعائیں کرو گے تو وہ رحیم و کریم خدا فضل فرمائے گا۔ جو دعا کرتا ہے وہ کبھی محروم نہیں رہتا۔ یہ ممکن نہیں کہ دعا کرنے والا مارا جائے۔ اگر ایسا ہو تو خدا کبھی پہچانا نہ جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اعلیٰ اخلاق دکھانا بھی اللہ تعالیٰ کے حکموں میں سے ایک حکم ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ اخلاق کا درست کرنا بڑا مشکل کام ہے۔ جب تک انسان اپنا مطالعہ نہ کرتا رہے اصلاح نہیں ہوسکتی۔ یعنی جب تک اپنا جائزہ نہیں لوگے کہ دن بھر کیا کیا اس وقت تک اصلاح نہیں ہوسکتی۔ فرمایا کہ زبان کی بد اخلاقیاں دشمنی ڈال دیتی ہیں اس لیے اپنی زبان کو ہمیشہ قابو میں رکھنا چاہیے۔ وہ شخص کیسا بیوقوف ہے جو اپنے نفس پر رحم نہیں کرتا، اپنے قویٰ سے عمدہ کام نہیں لیتا۔ اپنی تربیت کی طرف توجہ نہیں دیتا یعنی ذرا ذرا سی بات پر بد اخلاقی کا مظاہرہ کرو گے تو اپنی جان کو مشکل میں ڈالو گے۔ اسلام جہاں اخلاقی دائرے میں رہنے کی تعلیم دیتا ہے وہاں قانونی حدود میں بھی رہنے کی تلقین کرتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ آپس میں محبت اور اخوت پیدا کرو۔ ہماری جماعت میں سرسبزی نہیں آئے گی جب تک وہ آپس میں سچی ہمدردی نہ کریں۔ میں جو یہ سنتا ہوں کہ کوئی کسی کی لغزش دیکھتا ہے تو اُس سے اخلاق سے پیش نہیں آتا بلکہ نفرت اور کراہت سے پیش آتا ہے یہ طریق درست نہیں۔ جماعت تب بنتی ہے جب ایک دوسرے کی پردہ پوشی کی جائے اور حقیقی بھائیوں کی طرح ایک دوسرے سے سلوک کرو۔ صحابہؓ نے بھی ایک دوسرے سے محبت اور اخوت کی اور ایک جماعت بن گئے۔ پس آپؑ اپنی جماعت سے بھی یہی چاہتے ہیں کہ وہ صحابہؓ کی طرح آپس میں ایک دوسرے سے محبت اور اخوت پیدا کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اب تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیے ہوئے وعدے کے مطابق دنیا کی مختلف قوموں، قبیلوں اور مختلف رنگ و نسل کے لوگوں کو جماعت میں شامل کر دیا ہے اور کر رہا ہے۔ پس قطع نظر اسکے ہم کس قوم کس ملک سے تعلق رکھتے ہیں جماعت احمدیہ میں شامل ہو کر ہم ایک روحانی باپ کی اولاد بن گئے ہیں اور کسی کو کسی دوسرے پر کوئی برتری حاصل نہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو ایک نمونہ بنانا چاہتا ہے۔ پس کیا نمونہ صرف سطحی باتوں اور بغیر کسی گہرے عمل کے بن سکتا ہے؟ اس کیلئے تو بڑا اجہاد کرنا پڑتا ہے، بڑی محنت کرنی پڑتی ہے اور ہمیں بھی کرنی پڑے گی۔ اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرتے ہوئے اور اپنی اخلاقی حالتوں کے معیار درست کرتے ہوئے بھی اور آپس میں محبت اور بھائی چارے کے معیار قائم کرتے ہوئے ہمیں دیکھنا ہوگا کہ ہم وہ نمونے بن رہے ہیں یا نہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ متقی کو پیار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت کو یاد کر کے سب ترساں رہو یعنی اللہ تعالیٰ کا خوف اور خشیت دل میں پیدا کرو۔ ہماری جماعت یہ غم دنیاوی کاموں سے بڑھ کر اپنی جان پر لگائے کہ ان میں تقویٰ ہے کہ نہیں۔ پس اگر ہم نے حقِ بیعت ادا کرنا ہے، اگر ہم نے اللہ تعالیٰ کے احسانوں پر اس کا شکر گزار ہونا ہے تو ہمیں ہر وقت اپنی حالتوں کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی خواہش کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے والے ہوں۔ ہم دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی خشیت ہمارے اندر پیدا ہو جائے اور ہم حقیقت میں اشھد ان لا الٰہ الّا اللہ کا حق ادا کرنے والے بنیں اور ہم آخرین کی اس جماعت میں شامل ہو جائیں جس کی خوشخبری اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو عطا فرمائی تھی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad